Presented By: https://jafrilibrary.com

بصیرتِ ظهور

تصنیف

سیّد شبیہُ الرّضا زیدی الواسطی

﴿ناشر﴾

مجلس امام زمانہؑ کمیٹی کراچی، پاکستان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب	بصیرتِ ظہور
مؤلف	مولانا سیّد شبیہ الرضا الواسطی
پیش کش	سیّد خوشنود حسن صاحب
پروف ریڈنگ	جناب مولانا گوہر رضا قمی/مولانا شاکر حسین
سیکنڈ پروف ریڈنگ	سیّد ذوالفقار حسین نقوی
اشاعت	۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۰۱۰ء
طبع	دوّم
تعداد	۱۰۰۰
کمپوزنگ	سیّد خرم رضا
تزئین	خواجہ عباس
ہدیہ	۳۰۰
ناشر	مجلس استقبال امام زمانہؑ کمیٹی، کراچی
	ملنے کا پتہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انتساب

ان والدین کے نام جنہوں نے اپنے بچوں کو محمدؐ و آل محمد علیہم الصلوٰۃ و السلام کی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی پوری کوشش کی اور خاص طور پر امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف ارواحنالہ الفدا کی نصرت کے لیے آمادہ کیا، اور ان تمام علمائے اعلام کے نام کہ جنہوں نے ہمارے لیے معرفتِ قائمِ آلِ محمد عجّل اللّٰہ فرجہ الشّریف، ارواحنالہ الفداء علیہ افضل التّحیّۃ والسّلام کا ذخیرہ مہیا کیا، اور ہماری تربیت کا اہتمام کیا۔

خدا کرے کہ ظہورِ امامؑ ہو جائے
یزیدیت کی زمانے میں شام ہو جائے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حسن ترتیب

تقریظ حضرت آیت اللہ علامہ طالب جوہری رحجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سیّد رضی جعفر نقوی
پیش لفظ
امام العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کا اجمالی تعارف
اسماء نوابین اربعہ
حضرت مہدی موعودؑ کا ذکر اور اسلام میں ان کا تصور
حضرت مہدی موعودؑ کا ذکر احادیث نبویہؐ میں
توضیح
سرکار قائم آل محمدؐ اور طول عمر
کیا انسان کی زندگی کی میعاد معین ہے؟
اسباب غیبت
ضرورت امامؑ اور ان کی معرفت
کیا فرماتے ہیں اللہ کے رسولؐ
روز بعثت ہی خلافت کا اعلان ہو گیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صراط مستقیم، ہادی اور قیامت
زمانے کی حالت زار
ساتویں ذمے داری
خاص نکتہ
سلام کے فضائل ومراتب معصومین کی نظر میں
آٹھویں ذمے داری
قرآن مجید کی تلاوت سے حصول نور ہدایت
قرآن واہل بیتؑ سرچشمۂ ہدایت
قرآن کا تعارف بزبانِ محافظ قرآن
قرآن حکیم اور شیعہ علماء
نویں ذمے داری
تہذیب نفس
اسلام میں عدل کی اہمیت
دسویں ذمے داری
حقیقی توبہ پر متفق ہونا
گیارہویں ذمے داری
ایک مومن کے دوسرے مومن پر حقوق

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی جناب مولانا سیّد شبیہ الرضا زیدی صاحب، زاد فضلہ،

سلام مسنون الاسلام

میں اس اطلاع سے خوش وقت ہوا کہ آپ کی تصنیف ''بصیرت ظہور'' کی تقریب رونمائی منعقد ہونے والی ہے۔ ایک عالمگیر حقیقت ہے کہ پوری دنیا جس سماجی بدامنی کے طوفان میں گھری ہوئی ہے اس کا واحد حل حضرت بقیۃ اللہ صلواۃ اللہ وسلام علیہ کا ظہور مبارک ہے۔ آپ کا ظہور علم الٰہی اور مشیت الٰہی پر موقف ہے لیکن ہمیں اس ظہور کے لئے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق زمین فراہم کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ ہماری تکلیف شرعی ہے۔

آپ کی مبارک و مسعود کتاب اُسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ میں نے جستہ جستہ دیکھی اور لطف اندوز ہوا۔ مجھے امید ہے کہ صاحبان ذوق اور دین و علم سے ذوق رکھنے والے افراد اس کتاب کا استقبال کریں گے اور آپ سے یہ عرض ہے کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام پر صرف ایک ہی کتاب پر اکتفا نہ کریں بلکہ حسب موقع مسلسل کچھ نہ کچھ تحریر کرتے رہیں اور اپنی تقریروں میں بھی اس کی مراعات کرتے رہیں کہ یہی ہماری شفاعت اور ہماری نجات کی ضمانت ہے۔

میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ اُسی تاریخ میں میرا ایک مختصر سفر ہے جس کے باعث میں حاضری سے معذور ہوں۔ وہ سفر ناگزیر ہے بصورت دیگر ضرور حاضر ہوتا۔ آپ کے توسط سے تمام حاضرین کو سلام پیش کرتا ہوں۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکات

طالب جوہری

۳۰/اپریل ۲۰۱۱ء

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرِنظر کتاب ''بصیرت ظہور'' عزیز محترم مولانا سیّد شبیہ الرضا زیدی دام فضلہ، کی تازہ تحریر ہے جس کے عنوان ہی سے واضح ہے کہ اس کا تعلق حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور مبارک سے ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں ہے کہ تمام معروف ادیان عالم میں ایک ایسے نجات دہندہ کا تصور پایا جاتا ہے جو ظلم و جور اور فتنہ و شر کے عروج کے دور میں ظاہر ہو کر گمراہ انسانیت کو دوبارہ راہ راست پر گامزن کرے گا۔

اسلام کے علمی ذخیرے میں اس موضوع پر جو مواد پایا جاتا ہے وہ اپنی کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے اتنا مکمل اور تشفی بخش ہے کہ اس موضوع پر کسی بھی دین کا ذخیرہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسلامی مسالک میں مسلک امامیہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ دیگر مسالک کے مقابلہ میں یہ ذخیرہ کئی گنا زیادہ ہے۔ خصوصاً غیبت کے عنوان سے جو کتابیں مرتب ہوئی ہیں ان کی تعداد اتنی ہے کہ ایک موضوع کے اثبات کے لئے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اُن میں غیبت سے متعلق بعض ایسی کتابیں بھی ہیں جو حضرت بقیۃ اللہ کی ولادت سے بہت قبل مرتب ہوئی ہیں یعنی غیبت کا موضوع آپ کی ولادت باسعادت سے بہت پہلے ہی اپنی اہمیت کا اظہار کر چکا تھا۔

کتاب کا جستہ جستہ دیکھنے پر اندازہ ہوا کہ اس میں حضرت صاحب الزماں علیہ الصلواۃ والسلام سے متعلق ایک وسیع دائرے میں بہت سے ایسے موضوعات کو بھی سمیٹا گیا ہے جو بنیادی موضوع کے تقاضا ہیں۔ مولانا شبیہ الرضا زیدی نے اس کو عام فہم بنانے کی بیش از بیش

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کوشش کی ہے جو لائق تحسین وتقدیر ہے۔امید قوی ہے کہ صاحبان علم اس موضوع کا استقبال کریں گے۔رب العزت جناب مولانا کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور توفیقات میں اضافہ کرتا رہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب اللعالمین۔

طالب جوہری

۲۶ ذی القعدہ ۱۴۳۲ ہجری

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

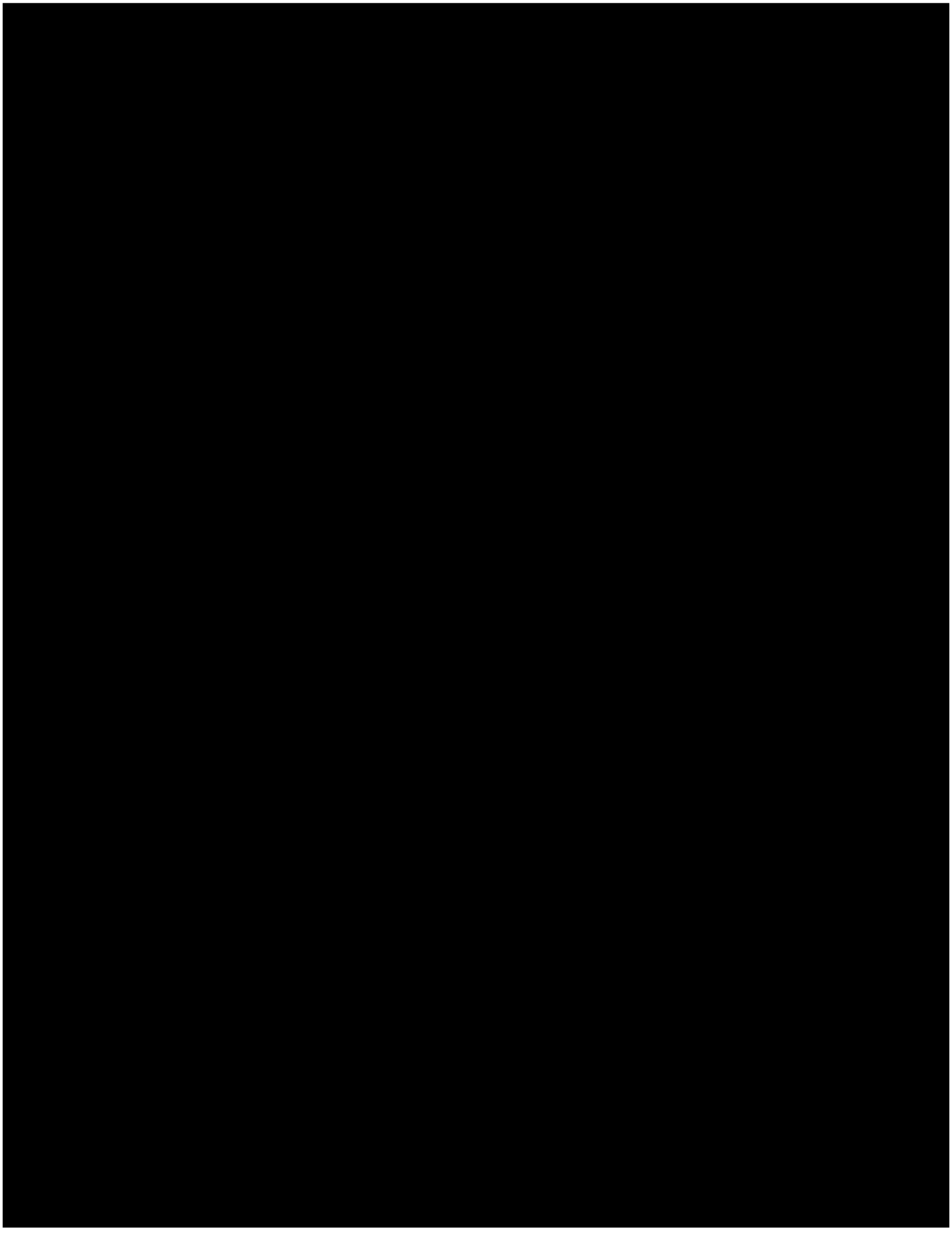

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے لئے بولا جاتا ہے۔تا کہ انسان، اپنی انسانیت اور اس کے تقاضوں سے متعلق جو بنیادی سبق بھول چکا ہو وہ اسے یاد دلا دیا جائے۔

اور سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۱۷۲ میں اس بنیادی سبق کا تذکرہ موجود ہے جو خداوند عالم کی طرف سے دنیائے انسانیت کو دیا جا چکا ہے۔

برادرم مکرم مولانا سیّد شبیہ الرضا زیدی الحسینی صارمؔ صاحب کی کتاب ''بصیرت ظہور''......درحقیقت قائم آل محمد حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور سے متعلق لوگوں کے اندر بصیرت پیدا کرنے کی ایک شعوری کوشش ہے۔

کیونکہ امام عصر کے ظہور کی تمنا تو دنیا بھر کے تقریباً ۲۰ کروڑ اہل ایمان کے اندر موجود ہے لیکن سوال یہ ہے کہ:

کیا ان ۲۰ کروڑ افراد میں سے ایک فیصد کے اندر بھی اس سلسلہ میں پوری بصیرت، اور اس کے تقاضوں کی تکمیل نظر آتی ہے؟

کیونکہ اگر ایک فیصد کے اندر بھی یہ بصیرت کامل ہوتی، اور اس کے تقاضوں پر بھرپور عمل ہوتا تو روئے زمین پر ۲۰ لاکھ، سیرت و کردار کے وہ کواکب جگمگا رہے ہوتے، جن کے آگے ستاروں کی چمک ماند پڑ جاتی اور شاعر کو اس محرومی کا اعلان نہ کرنا پڑتا، کہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

کیونکہ ایسا ''دیدہ ور'' کامل بصیرت کے بغیر کیسے پیدا ہو سکتا ہے......؟

اور بصیرت کے لئے اس موضوع پر لکھی گئی مستند کتابوں کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ ناگزیر ہے۔

برادرم مکرم مولانا سیّد شبیہ الرضا زیدی الحسینی صاحب نے اسی سعادت کے حصول کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے قوم و ملت کے لئے ''بصیرت ظہور'' نامی کتاب پیش کی ہے، تا کہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لوگ امام عصر کے حالات سے زیادہ سے زیادہ باخبر ہوسکیں۔

اس کتاب میں حضرت امام العصر کے اجمالی تعارف کے ساتھ مندرجہ ذیل عناوین پر گفتگو کی گئی ہے:

..................حضرت مہدی موعود کا ذکر اور اسلام میں ان کا تصور

..................حضرت مہدی موعود کا ذکر احادیث نبویہ میں

..................سرکار قائم آل محمد اور طول عمر

..................اسباب غیبت

..................ضرورت امام اور ان کی معرفت

..................شب قدر میں ملائکہ اور روح کس کے پاس آتے ہیں

..................وجود حجت خدا کی اہمیت

..................غیبت امامؑ میں ہماری ذمہ داریاں

..................علامات ظہور امامؑ۔ نہج البلاغہ کی رو سے

اور ان کے علاوہ پچاسوں ضمنی عنوانات کے تحت برادرم مولانا سید شبیہ الرضا زیدی الحسینی صاحب نے مستند حوالوں سے اس کتاب کو مزین کرنے کے ساتھ ان دعاؤں کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جن کی اس عہد غیبت میں پڑھنے کی تاکید وارد ہوئی ہے۔

یوں تو علامات ظہور پر اُردو، فارسی، عربی اور دوسری زبانوں میں مفصل کتابیں بھی تحریر کی گئی ہیں البتہ:

مولانا موصوف نے اپنی زیر نظر کتاب "بصیرت ظہور" میں حضرت المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بیان کردہ علامات کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالم خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس عظیم پیشین گوئی کا بھی تذکرہ کیا ہے جو دیگر مکاتب فکر کی مستند کتابوں میں بھی موجود ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اوراس مقدس پیشنگوئی میں زمانہ کی گردش اور معاشرے کی زبوں حالی کی بہت موثر تصویر کشی کی گئی ہے۔

سرکار دو عالم کی اس پیشین گوئی کو سامنے رکھ کر اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ:

حضور کی پیشین گوئیوں کا بیشتر حصہ عملی طور سے ہماری نگاہوں کے سامنے جلوہ گر ہے اور جن باتوں سے سرکار نے منع فرمایا تھا۔ان کی اپنی امت،اوران کا کلمہ پڑھنے والوں کی اکثریت ان خرابیوں میں مبتلا ہو چکی ہے۔

مولانائے موصوف کی اس گرانقدر کتاب میں حضرت امام عصر علیہ السلام کے سلسلہ میں تاریخی شواہد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ،لوگوں میں ایمانی حرارت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

پاک پروردگار بتصدق محمد وآل محمد علیہم السلام،ہمارے برادر عزم وکرم مولانا سیّد شبیہ الرضا زیدی الحسینی صاحب کو اس خدمت کا بہترین اجر وثواب عطا فرمائے۔

تمام اہل ایمان کے دلوں میں معرفت امام زمانہ کے چراغ روشن کرے،اوراس عہد غیبت میں ان کی تعلیم وہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ......بحق محمد وآلہ الطاہرین

رضی جعفر نقوی

02-11-2011

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیش لفظ

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۱)

اپنے چہرے کو دین حنیف کی طرف رکھو، یہ اللہ کی فطرت ہے، جس پر اس نے انسانوں کو خلق فرمایا ہے، یہی مضبوط دین ہے، لیکن انسانوں کی اکثریت ناواقف ہے۔

بحوالہ تفسیر برہان، امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا، لا الٰہ الّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ، وَعَلِیٌّ اَمِیْرُالمومنین وَلِیُّ اللّٰہ

اللہ کی فطرت جس پر اس نے تمام انسانوں کو خلق کیا ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور علیؑ مومنوں کے امیر، اللہ کے ولی ہیں۔

اللہ جل جلالہٗ وعزّ شانہ نے جس فطرت پر انسان کو خلق فرمایا ہے، اسی فطرت کے مطابق دین اسلام کے قوانین بنائے ہیں، نہ اللہ کی حکمت خلقت میں تبدیلی آنے والی ہے، نہ انسان کی فطرت بدلنے والی ہے، نہ ہی اسلام کے قانون بدلنے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۔سورۃ الدہر،آیت ۳۰۔

والے ہیں۔

اللہ نے انسان کی فطرت میں ہدایت شامل کردی ہے تا کہ اسے قوانین شریعت سے اجنبیت کا احساس نہ ہو۔

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعاً بَصِيراً إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوراً(۱)

ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے خلق کیا، کہ ہم اسے آزمائیں،تو ہم نے اسے سمیع وبصیر بنایا،یقیناً ہم نے اسے راستے کی ہدایت کردی ہے،اب چاہے وہ شکرگزار بن جائے،یا وہ کافر ہوجائے۔

انسان اس بات پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے کہ اللہ نے اسے اپنے دوصفاتی ناموں سے نوازا ہے ﴿السّمیع،البصیر﴾

انسان سامع بھی ہے اور سمیع بھی، باصر بھی ہے اور بصیر بھی۔سامع وہ ہوتا ہے جو ظاہری کانوں سے سنے، سمیع وہ ہے جو دل کے کانوں سے سنے،اسی طرح باصر وہ ہے جو ظاہری آنکھوں سے دیکھے،اور بصیر وہ ہے جو دل کی آنکھوں سے دیکھے یا اسے اس طرح سمجھ لیجیے کہ جو ظاہری و مادی اشیا کا مشاہدہ کرے وہ بصارت ہے،اور جو پوشیدہ چیزوں اور غیب کا مشاہدہ کرے اسے بصیرت کہتے ہیں۔
ہدایت کا تعلق بصیرت سے ہے،بصارت اس کی معاون ہے،سماعت اس کی معاون ہے،اگر ایسا نہ ہوتا تو آج چودہ سو سال کے بعد کتابوں میں لکھا دیکھ کر،اور علماء سے موعظہ سن کر لوگ مسلمان اور صاحب ایمان نہ ہوتے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(۱) سورۂ دہر آیات ۲،۳۔

کیوں کہ بعد وفات رسولؐ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، اور زمانۂ رسولؐ میں کسی نے اپنی آنکھوں سے جبرائیلؑ کو وحی لاتے نہیں دیکھا، معلوم ہوا کہ ہدایت بصارت کی محتاج نہیں ہے، اور بصیرت کے بغیر ملتی نہیں ہے، جیسا کہ رسول اللہؐ کے چند صحابی نابینا تھے، جنہوں نے رسالت کو بصیرت سے قبول کیا تھا، قرآن حکیم میں اس بات کی تائید اس طرح سے ہوتی ہے۔

ومن كان في هذه أعمىٰ فهو في الآخرة أعمىٰ (۱)

جو اس دنیا میں اندھا ہو گیا، وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا۔

آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اس اندھے کا کیا قصور کہ وہ آخرت میں اندھا اٹھایا جائے، اس بات پر تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ یہاں نابینا ہونے سے مراد گمراہی اور ضلالت ہے، اس جگہ ہم امیر المومنینؑ کے چند ایک اقوال سے استفادہ کریں گے۔

سوال: کسی نے سوال کیا "هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ يَـا أَمِيْـرَالْمُؤْمِنِيْنَ؟" کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا امیر المؤمنین؟

جواب: آپؑ نے فرمایا "أَفَـأَعْبُدُ مَـا لَاأَرىٰ" کیا میں عبادت کرتا ہوں اس کی، جسے میں نے دیکھا نہ ہو۔

فَقَالَ كَيْفَ تَرَاهُ ؟ پھر اس نے کہا کہ کیسے دیکھتے ہو؟

۱۔ سورۂ اسراء آیت ۷۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قَالَ: لاتَرَاهُ الْعُيُوْنُ بِمُشَاهَدَةِ الْعَيَانِ بَلْ تُدْرِكُهُ بِحَقَائِقِ الْاِيْمَانِ

آپؑ نے فرمایا:اس کا آنکھوں کی بصارت سے مشاہدہ نہیں کیا جا سکتا، بلکہ اسے حقائق ایمان کے ساتھ دل (یعنی بصیرت) کے ذریعہ درک کیا جا سکتا ہے (۱)۔

مزید وضاحت کیلئے سلطان الاولیاء سرکار امیر المومنین امام المتقین حضرت علی علیہ السلام اپنے خالق سے راز و نیاز کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَاعْمِ اَبْصَارَ قُلُوْبِنَا عَمَّا خَالَفَ مُحَبَّتَكَ

ہمارے دلوں کی اُن آنکھوں کو نابینا کر دے جو تیری مخالفت میں دیکھتی ہیں۔

اسی طرح مناجات شعبانیہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ كَمَالَ الْاِنْقِطَاعِ اِلَيْكَ،وَنَوِّرْاَبْصَارَ قُلُوْبِنَا بِضِيَاءِ نَظَرِهَا اِلَيْكَ حَتّٰى تَخْرِقَ اَبْصَارُالْقُلُوْبِ حُجُبَ النُّوْرِ فَتَصِلُ اِلٰى مَعْدِنِ الْعَظَمَةِ.

اے مرے معبود! تو میرے تمام تعلقات دنیوی سے کنارہ کشی کے بعد مجھے اپنی ذات سے وابستہ کر لے، اور ہمارے دل کی آنکھوں کو منور کر دے، جس کی روشنی میں تجھے دیکھ سکیں، یہاں تک کہ ہم اپنی بصیرت سے حجاب نور کو برطرف سکیں، تا کہ معدن عظمت سے متصل ہو جائیں۔

جس طرح بصارت کی قوت میں کمی ہو جائے تو عینک کے وسیلے سے اضافہ کیا جاتا ہے تو بصیرت کی قوت کو حجۃ خدا کے وسیلے سے بڑھایا جا سکتا ہے، چاہے حجۃ خدا ظاہر ہو یا پردۂ غیب میں اور اعلان مشیت ہے

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (۲)۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۔ نہج البلاغہ۔خ:۱۷۷۔
۲۔ سورۂ بقرہ، آیات ۲،۱۔

”الٓمٓ ، یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے، ہدایت ہے ان صاحبان تقویٰ کے لیے، جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔“

اس بات کی وضاحت ہو چکی ہے کہ غیب پر ایمان کا وسیلہ بصیرت ہے، لہذا نجات اخروی کے لیے واضح راستے کا انتخاب ضروری ہے، حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

أيّها النّاس من سلك الطريق الواضح ورد المآء، ومن خلف وقع التيْه.

اے لوگو جو روشن واضح راستے پر چلتا ہے، وہ سرچشمۂ ہدایت پر پہنچ جاتا ہے اور جس نے بے راہ روی اختیار کی وہ صحرائے بے آب و گیاہ میں جا پڑتا ہے۔

اسلام بصیرت کے ساتھ، مسلسل عمل کے میدان میں زندگی گزارنے کا نام ہے، جس کا آج ہمارے معاشرے میں فقدان ہے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ آخرت کی امید بغیر عمل کے مت رکھو اور ایک موقع پر ارشاد فرمایا: کہ جب علم آجائے تو عمل کرو، اور جب یقین آجائے تو اقدام کرو۔ ہم نے اس کتاب میں (غیبت امامؑ میں ہماری کیا ذمے داریاں ہیں) بعنوان ، ﴿بصیرت ظہور﴾ وضاحتیں کی ہیں، تا کہ صاحبان ایمان، خدا و رسولؐ و اہلبیتؑ بالخصوص قائم آل محمدؑ کا قرب حاصل کر سکیں ، اور استقبال امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ارواحنا لہ الفدا کے لیے عملی اقدام کر سکیں۔

میں اس کتاب کے سلسلے میں ان احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میری حوصلہ افزائی کی اور دو سال سے جو کام میں آہستہ روی کے ساتھ کر رہا تھا اس میں تیزی آ گئی، ان میں مجالس استقبال امام زمانہؑ کے بانی سیّد رضی رضوی ہیں، سیّد قسیم جعفری، رئیس مرزا، انیل مرزا، لائق صد تحسین ہیں سیّد خوشنود حسن نقوی صاحب کہ جو تحریک مجالس استقبال امام زمانہؑ میں شمولیت کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے جملہ مصارف کی ذمہ داری بھی قبول کی، خداوند دو عالم بحق چہاردہ معصومین علیہم السلام ان تمام احباب کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے، رزق میں برکت، اور تمام آفات ارضی وسماوی سے محفوظ فرمائے، اس کے بعد ناانصافی ہوگی اگر میں جناب مسیح رضا مرزا کہ جنھوں نے کتابت کے فرائض انجام دیے اور کتاب کی تزئین میں معاونت فرمائی۔ اب کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، اور آپ کو اصلاحی مشوروں کا، اور کوتاہیوں پر تبصرے کا پورا حق حاصل ہے، تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ، اور اضافہ ہو سکے، امید ہے سرکار قائم عجل اللہ فرجہ علیہ السلام اس کاوش کو قبول فرمائیں گے،

والسلام علیٰ من اتّبع الھدیٰ

سیّد شبیہ الرضا واسطی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام عصر علیہ السلام کا اجمالی تعارف

آپ کا نام: محمدؑ ہے اور کنیت ابا صالح، المہدیؑ

آپ کے والد کا نام: حضرت امام حسن عسکریؑ

آپ کی والدہ کا نام: نرجس خاتون ہے، جو قیصر روم کی پوتی اور حضرت شمعون وصی حضرت عیسیٰؑ کی نواسی ہیں۔

ولادت کی تاریخ: ۱۵ شعبان المعظم ۲۵۶ھ ہے اور اسی سن کے اعداد سے لفظ ''نور'' بنتا ہے۔ اور ولادت کا دن جمعۃ المبارک ہے اور ظہور کا دن بھی جمعۃ المبارک ہے۔ آپ کے داہنے شانے پر ''جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (۱)'' کا نقش ہے اور آپ نے اپنی ولادت کے وقت یہ آیۂ کریمہ تلاوت کی۔ وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (۲)۔ جناب حکیمہ خاتون نے آپ کی ولادت کے وقت آپ علیہ السلام سے آسمانی صحف اور قرآن حکیم کی تلاوت بھی سنی۔

آپ کے القابات ہیں: (۱) بَقِيَّةُ اللهِ (۲) خَلَف یا خَلَفِ صَالِح (۳) ابا صالح (۴) شرید (یعنی دور افتادہ) (۵) غَرِیم (قرض خواہ) (۶) حجت (۷) قائم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۔سورۂ اسراء آیت ۸۱۔
۲۔سورۂ قصص آیت ۵۔

(۸) مہدی (۹) ھادی (۱۰) منتظر (۱۱) ماء معین (یعنی چشمہ جاری) (۱۲) غائب وغیرہ ہیں۔

آپ پانچویں برس منصب امامت پر فائز ہوئے جب امام حسن عسکری کی شہادت واقع ہوئی۔ غیبت صغریٰ کا سلسلہ ۷۰ برس پر محیط ہے۔ غیبت صغریٰ میں آپ کے چار نائب گزرے ہیں جن کے واسطے سے آپ مومنین کرام کے مسائل حل فرماتے اور سوالات کے جواب عطا فرماتے جنہیں توقیعات کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اسماء نوابین اربعہ:

۱۔ عثمان بن سعید عمروی جو کہ امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھے۔

۲۔ محمد بن عثمان بن سعید عمروی

۳۔ جناب حسین ابن روح

۴۔ ابوالحسن علی بن محمد ثمری

سلسلۂ غیبت صغریٰ ۲۶۰ھ سے شروع ہو کر ۳۲۹ھ میں ختم ہو گیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی کا ذکر اور اسلام میں ان کا تصور

تاریخ ابن کثیر کی جلد ۔۱۳/۱۴ میں عماد الدین ابن کثیر نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں کیا لکھا من وعن پیش خدمت ہے ۔ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام سے مراد وہ شخصیت ہیں، جن کا آخری زمانے میں ظہور ہوگا۔ یہ خلفاء راشدین اور ہدایت یافتہ آئمہ کے سلسلہ کی ایک کڑی ہوں گے۔ ان سے مراد وہ ہستی نہیں، جن کے بارے میں روافض کا خیال یہ ہے کہ وہ سامرہ کے کسی صحراء سے ظاہر ہوں گے، اور اہل تشیع ان کے ظہور کے منتظر ہیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر اور قابل وضاحت ہے کہ اہل تشیع کے اس عقیدے کی تائید کسی حدیث، دلیل یا اثر سے نہیں ہوتی۔

اس باب میں ہم جن امام مہدیؑ کا ذکر کرنے جارہے ہیں، یہ وہ شخصیت ہیں جن کی آمد کی رسول اللہؐ نے خبر دی ہے اور ان کا ظہور حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے پہلے ہو گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت مہدی کا ذکر، احادیث نبوی میں

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانے میں اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس دنیا کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جیسے دنیا ظلم سے بھری ہوگی''۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے کی رسول اللہؐ نے فرمایا ''مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں قیادتِ امت کی صلاحیت واستعداد سے مالا مال فرمادیں گے۔''

بعض روایات کے مطابق جب حضرت علیؑ نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے تو اپنے بیٹے حضرت حسینؑ کے طرف دیکھ کر فرمایا ''میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی کریمؐ نے اسے سردار قرار دیا ہے، اس کی نسل میں سے ایک شخص آئے گا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام جیسا ہوگا، اور وہ اخلاق میں بھی نبیؐ کے مشابہ ہوگا، البتہ صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ پھر وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا حالاں کہ اس کی آمد سے پہلے زمین ظلم وستم سے اٹی ہوگی۔''

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ''یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ تم میں بارہ ایسے خلفاء نہ آجائیں جن پر تمام امت کا اتفاق ہوگا۔''

راوی کہتا ہے یہ سن کر لوگوں نے تکبیر کہی اور شور مچانے لگے، پھر آپؐ نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جیسی آواز سے کچھ کہا،تو میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا وہ سب قریش سے ہوں گے۔"

ایک روایت میں آتا ہے کہ یہ بات فرمانے کے بعد جب نبی پاکؐ اپنے گھر تشریف لے آئے تو قریش کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "اس کے بعد کیا ہوگا" تو آپؐ نے فرمایا "اس کے بعد امت میں شگاف پڑ جائے گا اور امت اختلاف کا شکار ہو جائے گی۔"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا "اگر اس دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل فرما دیں گے اور پھر میری نسل میں سے یا میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائیں گے جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مشابہ ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی۔"

حضرت سفیانؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص اہل عرب کی باگ ڈور نہ سنبھال لے،جس کا نام میرے نام سے ملتا جلتا ہوگا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت ہے کہ "میرے اہل بیت میں سے ایک شخص مسلمانوں کا قائد ہوگا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔"

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر دنیا میں صرف ایک دن باقی ہوگا تب بھی اللہ تعالیٰ اسے طویل کردیں گے، یہاں تک کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص مسلمانوں کی قیادت سنبھال لے گا، اور اس کا نام میرے نام سے ملتا جلتا ہوگا۔''

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا ''مہدی مجھ میں سے ہوگا، اس کی پیشانی چوڑی اور ناک اونچی ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جبکہ اس کی آمد سے پہلے دنیا ظلم وجور سے بھری ہوگی وہ سات سال تک زمین پر مسلمانوں کا قائد رہے گا''۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا ''مہدی میری نسل میں سے اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا''۔

حضرت ام سلمہؓ سے ارشاد نبویؐ روایت ہے ''مسلمانوں میں خلیفہ کی وفات کی وجہ سے اختلاف ہو جائے گا تو ایک شخص خلافت کے بارے بچنے کے لیے مدینے سے بھاگ کر مکہ آجائے گا، پھر کچھ مکے والے اسے زبردستی نکال کر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کرلیں گے، پھر اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جسے ''بیداء'' نامی مقام پر جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ صورت حال دیکھیں گے تو شام سے ابدال اور اہل عراق سے جماعتیں آکر اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گی۔ پھر قریش میں سے ایک شخص جس کی ننھیال کا تعلق قبیلہ کلب ہوگا۔ یہ ان لوگوں کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خلاف لشکر بھیجے گا جو ان پر غالب آجائے گا اور یہ کلب والوں کا لشکر ہوگا اس شخص کے لیے ناکامی ہے جو کلب والوں کی بیعت میں شامل نہ ہو۔ پھر وہ سات سال رہ کر انتقال کر جائے گا پھر مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

حضرت علیؑ فرماتے ہیں نبی کریمؐ نے فرمایا: "وراء النہر سے حارث بن حران نامی شخص منصور نامی شخص کے لشکر کے مقدمے پر متعین نکلے گا اور محمدؐ کی اولاد کے لوگوں کی نصرت کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہؐ کی مدد کی، ہر مومن پر اس کی مدد کرنا اور اس کی تابعداری کرنا لازم ہے۔"

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے اور مہدیؑ کی حکومت کو تقویت پہنچائیں گے اور اسے مضبوط کریں گے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں اور چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا، میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ ہم مسلسل آپ کے چہرہ مبارک پر پریشانی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا "ہم وہ اہل بیتؑ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت کو دنیا پر ترجیح اور فوقیت دے دی ہے، میرے بعد میرے اہل بیت کو بڑے مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا، یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک جماعت کالے جھنڈوں کے ساتھ آئے گی، اور وہ راستے میں روٹی مانگیں گے، لیکن انہیں روٹی نہیں ملے گی، لہٰذا وہ لڑیں گے اور فتح پائیں گے، پھر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انہیں مطالبے کی چیزیں دی جائیں گی مگر وہ قبول نہ کریں گے، یہاں تک کہ وہ انہیں میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کے حوالے کر دیں گے، چنانچہ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی اگر تم میں سے کوئی اسے پائے تو اسے چاہیے وہ ان کے پاس آ جائے چاہے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔اس سیاق میں بنی عباس کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ پہلے بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مہدیؑ بنو عباس کی حکومت کے بعد آئیں گے اور وہ حضرت فاطمہؑ کے صاحبزادوں حضرت حسنؑ یا حضرت حسینؑ کی اولاد میں سے ہوں گے۔یہ بات حضرت علیؑ سے مروی حدیث میں بھی بیان ہوئی ہے۔

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "تمہارے خزانے کے پاس تین افراد قتل ہوں گے وہ تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے، لیکن ان میں سے کوئی اس خزانے کو حاصل نہ کر سکے گا۔پھر مشرق سے ایک کالے جھنڈوں والی جماعت آئے گی، اور وہ اللہ کے نافرمانوں سے ایسے لڑے گی جیسے پہلے کوئی بھی نہ لڑا ہو گا۔" راوی کہتے ہیں کہ پھر آپؐ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں، پھر فرمایا: "اگر تم انہیں پا لو تو ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا چاہے برف پر گھسٹ کر کیوں نہ آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔"

اس حدیث میں ذکر کردہ خزانے سے مراد خانۂ کعبہ کا خزانہ ہے جس کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حصول کے لیے خلفاء کے تین بیٹے قتل ہوں گے۔ یہاں تک کہ پھر آخری زمانہ آئے گا اور حضرت مہدیؑ کا ظہور ہوگا، اوراس امام ہدایت کا ظہور بلاد مشرق سے ہوگا نہ کہ مقام سامرہ کی کسی سرنگ سے جیسا کہ جاہل اہل تشیع کا مسلک ہے۔ ان کے خیال میں حضرت امام مہدیؑ سامرہ کی کسی سرنگ میں موجود ہیں اور وہ وہاں سے ان کے ظہور کے انتظار میں ہیں۔ اہل تشیع کا یہ عقیدہ ایک فضول اور بے ہودہ کوئی اور ہذیان نما کوئی چیز ہے جو شیطان کی جانب سے ان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔ اس کی تائید نہ کتاب اللہ سے ہوتی ہے نہ سنت رسولؐ سے، نہ عقل اس بات کو مانتی ہے اور نہ کوئی مستحسن اس کی تائید کرسکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ''خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، انہیں کوئی نہیں روک سکے گا، یہاں تک کہ انہیں مقام ایلیاء پر نصب کر دیا جائے گا۔''

ان احادیث میں ذکر کردہ کالے جھنڈوں سے مراد ابو مسلم خراسانی کے وہ جھنڈے نہیں جنہیں وہ ۱۳۲ھ میں لایا تھا اور بنو امیہ کی حکومت گرا دی تھی بلکہ ان سے مراد وہ کالے جھنڈے ہیں جو حضرت مہدیؑ کی مصاحبت میں لائے جائیں گے، یہ امام مہدی، محمد بن عبداللہ، علوی، فاطمی، حسنی ہوں گے، جنہیں اللہ تعالیٰ ایک رات میں امت کی قیادت کی اہلیت اور صلاحیت نصیب فرمادیں گے، انہیں بے مثال فہم و دانش اور سمجھداری کی دولت سے مالا مال فرمائیں گے، حالاں کہ اس سے پہلے ان میں یہ استعداد نہ ہوگی۔ اہل مشرق کے کچھ لوگوں کے ذریعے ان کی نصرت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوگی جوان کی حکومت قائم کر کےان کے پاؤں جمائیں گےان کے پاس کالے جھنڈے ہوں گےاوران کا حلیہ باوقاراورسنجیدگی سے بھرپور ہوگا۔

واضح رہے کہان احادیث میں کالےجھنڈوں کی تخصیص کی وجہ یہ بھی ہے کہ نبی کریمؐ کےجھنڈوں کا رنگ بھی کالا تھااورانہیں ''عقاب'' کہاجاتا تھااورعقاب سب سے پہلےحضرت خالد بن ولید نے دمشق کی مشرقی چوٹی پرلہرایا تھااورآج بھی وہ پہاڑی''ثنیتہ العقاب'' کےنام سےمشہور ہے۔

اسی طرح جب نبی کریمؐ مکے میں فاتحانہ داخل ہوئےتو آپ کےسر پر سیاہ رنگ کامغفر (خود) تھا۔ایک روایت کے مطابق آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھاتھا۔

اس ساری تفصیل کامقصد یہ ہے کہ حضرت مہدیؑ جن کا آخری زمانے میں وعدہ کیا گیا ہے،ان کااصل ظہورتو بلادمشرق میں ہوگاالبتہ بعد میں بیت اللہ کے پاس ان کے ہاتھ پر مسلمان بیعت کریں گے۔اس بات کی تائیداوپر ذکر کی گئی احادیث مبارکہ سےبھی ہوتی ہے۔

حضرت ابوسعیدخدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشادفرمایا''میری امت میں مہدی کاظہورہوگا جو پانچ،سات،نوسال رہے گا۔اس زمانے میں اللہ تعالٰی میری امت کوایسی خوشحالی عطا کرے گا کہ اس سے پہلےکبھی ایسی خوشحالی عطانہ ہوئی ہوگی،اس زمانے میں پیداوار کی کثرت ہوگی لیکن کسی چیزکوذخیرہ نہ کیا جائے گا،مال کی بےانتہاءکثرت ہوگی،ایک آدمی کھڑاہوکر کہے گا''اے مہدی!مجھے عطا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کر''مہدی اس سے کہیں گے''یہ لے یہ تجھے دیا''۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا'' میری امت میں مہدیؑ کا ظہور ہوگا جو پانچ، سات یا نو سال رہے گا اس کے پاس ایک شخص آکر کہے گا''اے مہدی مجھے کچھ دے''تو وہ اس کے کپڑے میں اتنا کچھ ڈال دیں گے جسے وہ اٹھا کر لے جا سکے'حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی کی زیادہ سے زیادہ مدتِ حکومت نو سال، پانچ سال یا سات سال ہوگی۔یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس زمانے میں فصلیں وافر، زمینیں زرخیز، اور مال وافر مقدار میں ہوگا، اور پھلوں کی بہتات ہوگی، سلطنت مضبوط ہوگی، دین قائم ہوگا، دشمن ذلیل وخوار ہوگا اور اس زمانے میں خیر دائمی ہوگی۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت ابوسعید خدریؓ کی مجلس میں عرض کیا''ہم پر جو حکمران بھی آتا ہے پچھلے سے زیادہ برا ہوتا ہے''حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا میں نے جب بھی رسول اللہؐ کو کوئی بات فرماتے ہوئے سنا تو میں نے اس بات کو اسی طرح بیان کر دیا جس طرح سنا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:''تمہارے امیروں میں ایک امیر ایسا ہوگا جو خوب مال عطا کرے گا اور واپس نہیں لے گا، ایک شخص اس کے پاس آکر مانگے گا تو وہ کہے گا''لو یہ مال لے لو''وہ شخص کپڑا اپھیلائے گا اور وہ امیر اس کے کپڑے میں مال ڈال دے گا'' یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا موٹا کپڑا بچھایا اور اسے چاروں کونوں سے لپیٹ کر فرمایا''وہ اس کپڑے کو اپنے کندھے پر اٹھائے گا اور چلا جائے گا''گویا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کے عمل کی عملی حکایت بیان فرمائی۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا "ہم عبدالمطلبؑ کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں، میں، حمزہؑ، علیؑ، جعفرؑ، حسنؑ، حسینؑ اور مہدیؑ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مہدیؑ موعود نہیں

سنن ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالکؓ سے ایک حدیث نقل کی گئی ہے جس میں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ہر معاملے میں شدت اور سختی بڑھتی چلی جائے گی، دنیا پستی کی طرف بڑھتی چلی جائے گی، لوگوں کا بخل بڑھتا جائے گا، قیامت صرف برے اور بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور مہدی، حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ہیں۔ اس حدیث کو بعض محدثین نے اس کے راویوں کے ضعف کی وجہ سے غیر صحیح قرار دیا ہے جبکہ میرے خیال میں یہ حدیث صحیح ہے البتہ اس کے معنی وہ نہیں جو بظاہر نظر آرہے ہیں۔ کیونکہ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ہی مہدی موعود ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے اور بہت سی احادیث قطعی طور پر بتا رہی ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدیؑ الگ الگ شخصیات ہیں۔

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اصل مہدی جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسلام کو مکمل غلبہ عطا فرمائیں گے وہ تو حضرت عیسیٰؑ ہیں البتہ حضرت مہدیؑ حضرت عیسیٰؑ کی آمد سے قبل مقدمے اور تمہید کا کام دیں گے اور حضرت عیسیٰؑ کی آمد کی راہیں ہموار کرنے کا فریضہ انجام دیں گے پھر حضرت عیسیٰؑ کی آمد ہوگی اور اسلام کو مکمل غلبہ اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہدایت کو کامل فروغ حاصل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

توضیح

مندرجہ بالا مضمون ہم نے "تاریخ ابن کثیر" سے من وعن نقل کیا ہے۔ اس میں موجود بہت سی باتیں بلکہ اکثر روایات شیعہ کتب میں بھی وارد ہیں۔ البتہ چند چیزیں جن کی وضاحت انتہائی ضروری ہے۔

۱۔ ابن کثیر نے کہا ہے کہ یہ وہ امام مہدیؑ نہیں جس کا شیعہ انتظار کر رہے ہیں تو ہمارا کہنا یہ ہے کہ ہم تو حق کے متلاشی ہیں۔ آپ ہمارے مہدی کو نہ مانیں لیکن آپ نے سرکار کی احادیث کے ذیل میں جس مہدی کا تذکرہ کیا ہے، ہم شیعیان حیدر کرار اس مہدی پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔

وہ ہاشمی ہوں گے، وہ اہل بیت میں سے ہوں گے، وہ علی، فاطمہؑ کی اولاد سے ہوں گے، انہیں خدا منتخب کرے گا۔ علم وحکمت کی صلاحیت خدا عطا کرے گا۔ وہ علیؑ اور فاطمہؑ کی اولاد حسنؑ اور حسینؑ کی لڑی سے ہوں گے، وہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔ یہ ہے خلاصہ گزشتہ صفحات کا جو آپ نے ملاحظہ فرمائے۔

مگر یہ اساس ہے شیعہ عقیدے کی، کہ صرف مہدی ہی نہیں بلکہ ہمارے یہاں خلافت رسولؐ کا اول تا آخر ایسا ہی ہے۔ اور اسی کا نام عصمت ہے۔

۲۔ ہمارے یہاں روایت آل محمدؐ کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام پہلے آئیں گے اور امام مہدیؑ بعد میں آئیں گے اور حضرت عیسیٰؑ آمد کے بعد امام مہدی علیہ السلام کی اقتدا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نماز پڑھیں گے اور مسئلہ بالکل واضح ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور پھر امام مہدی علیہ السلام بطور آخری جانشین سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے اور احیائے شریعت محمدیؐ فرمائیں گے۔لہٰذا عقل کا تقاضا بھی یہی ہے،اور درایت کا اصول بھی یہی ہے کہ منسوخ شدہ شریعت کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف امام مہدی علیہ السلام کا تعارف کرانے اور عیسائیوں کو دین اسلام کی دعوت دینے اور ان کی یعنی امامؑ کی نصرت کے لیے تشریف لائیں گے،درحقیقت یہ دین اور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے عالم ارواح میں لیا تھا،جیسا کہ قرآنِ مجید و فرقانِ حمید میں اعلان ہوتا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ.........الخ

اور یاد کرو اس وقت کو جب اللہ نے وعدہ لیا تمام انبیاء سے کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت دے دوں تو تمہارے پاس رسول آئے گا جو تصدیق کرے گا جو کچھ تمہارے پاس ہوگا،تو تم ضرور بالضرور اس پر ایمان بھی لانا،اور ضرور بالضرور اس کی نصرت بھی کرنا۔(۱)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۔سورۂ آل عمران آیت ۸۱۔

سرکار قائم آل محمدؐ اور طول عمر

طول عمر پانے والے افراد کا ذکر قرآن حکیم میں بھی موجود ہے اور احادیث و روایات میں بھی، تاریخ انسانیت بھی اس امر سے خالی نہیں ہے جس کی تفصیلات کتب میں موجود ہیں۔ جو ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

تمام عالم اسلام مہدی علیہ السلام کے آنے پر تو یقین رکھتا ہے، لیکن یہ کہ وہ پیدا ہوں گے۔ البتہ مکتب تشیع کا عقیدہ یہ ہے کہ آپؑ کی ولادت ہو چکی ہے اور آپؑ پردہ غیبت میں ہیں، اور ہمارے اس عقیدے میں برادرانِ اہلسنت و الجماعت کے متعدد گراں قدر علماء شامل ہیں تفصیلات جاننے کے لیے جناب مفتی محدث دوراں نظام الدین شام زئیؒ کی کتاب ﴿عقیدۂ ظہور مہدی﴾ کا مطالعہ فرمائیں اور آپ کی غیبت کے چار مرحلے ہیں۔ ایک تو خالق نے آپ کی ولادت کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پوشیدہ رکھا ہے۔یہاں تک کہ آپ کے والدین کے علاوہ گھر کے باقی افراد سے بھی پوشیدہ رکھا گیا ۔دوسرا مرحلہ ولادت کے بعد پانچ برس تک حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے سائے میں رہے چند مخصوص بلکہ خاص الخاص افراد کو زیارت کا شرف حاصل رہا۔تیسرا مرحلہ گیارہویں امام کے شہادت کے بعد غیبت کبریٰ کا زمانہ رہا، جس میں چار نائبین جنہیں نواب اربعہ کہا جاتا ہے شامل ہیں۔ان کے توسط سے امام سے مسائل دریافت کئے جاتے رہے،اور چوتھا مرحلہ غیبت کبریٰ کا ہے جو تا حال باقی ہے اور اس عرصے میں کئی افراد ایسے گزرے ہیں جنہوں نے امت کو گمراہ کرنے کی غرض سے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور یہی دعویٰ امام علیہ السلام کے وجود پر مہر ثبت کر گیا ۔کیونکہ قانون یہ ہے کہ نقل اس وقت بنتی ہے جب اصل موجود ہو۔اصل کے بغیر نقل نہیں بن سکتی۔جھوٹے خدا بنے کیونکہ اصل موجود ہے۔ جھوٹے نبی بنے چونکہ اصل موجود تھی۔جھوٹے امام بنے چونکہ پردۂ غیبت میں اصل موجود ہے۔

ہم غیبت کے اسباب بیان کریں گے،لیکن پہلے طول عمر پر بات ہو جائے آج کے ترقی یافتہ دور میں مسئلہ طول عمر کو سمجھنا بہت آسان ہے،آپ دیکھ رہے ہیں کہ دوائیں بنتی ہیں ان کی میعاد کم ہوتی ہے تو پرزرویٹو ہونے کے ذریعے اس کی میعاد استعمال بڑھا دی جاتی ہے۔گوشت ، دودھ میوے کی عام فضا میں میعاد استعمال کم ہوتی ہے۔لیکن کولڈ اسٹوریج (Cold Storage)اور فریزر کے ذریعہ مدت استعمال میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس کے ساتھ ہی آج کے وہ سائنس دان جو حیات انسانی پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ان کا کہنا یہ ہے کہ موت دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہے۔ اگر اس کے اسباب وعلل پر غور کیا جائے اور غذا،فضا اور ماحولیات اور محنت کو معتدل بنایا جائے تو اس بیماری پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے اور انسان کئی سو سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔

یہ تو ہیں سائنس دانوں کی معلومات جو کہ برس ہا برس کی تحقیقات کے بعد انہیں حاصل ہوسکیں۔جب کہ اسلام جو کہ دین انسانیت ہے۔اس نے پہلے ہی ایسے احکامات جاری کیے اور معلومات فراہم کیں،جس کے ذریعے انسان طول عمر پا سکتا ہے۔

سائنس دانوں نے جب گزشتہ شخصیات کی زندگی پر تحقیقات شروع کیں کہ کون جلدی مر گیا اور کس نے طول عمر پائی،ان کی موت کے اسباب کیا تھے؟ وہ لوگ جلدی یا کم عمری میں کیوں مر گئے؟ طول عمر پانے والوں نے طول عمر کیوں پائی؟ وغیرہ وغیرہ تو جب حضرت علی علیہ السلام کی زندگانی پر تحقیق کی تو بے ساختہ کہہ اٹھے کہ اگر علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو قتل نہ کیا جاتا تو انہیں قیامت تک موت نہ آتی۔

اب غور کریں جبکہ عام آدمی اپنی غذا، ماحولیات،محنت اور زندگی کے بقیہ امور میں اعتدال پیدا کر کے طول عمر پا سکتا ہے۔تو پھر خدا جسے اپنے دین کی حفاظت اور اپنی حجت بنا کر زمین پر بھیج رہا ہو تو اس کی غذا اور ماحولیات کو ایسا بنا دے کہ زمانہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گزرتا رہے اور وہ زندہ بھی رہے، جوان بھی رہے تو پھر امت مسلمہ کو تعجب کیوں ہے؟ ''افلا تعقلون کیا انسان کی زندگی کی میعاد معین ہے؟'' ضروری نہیں ہے کہ انسان ایک معینہ مدت گزار کر مر جائے اور وہ مرنے پر اس طرح مجبور ہو کہ وہ زیادہ سال زندہ نہیں رہ سکتا۔ البتہ موت برحق ہے لیکن امر خدا سے یا پھر امراض کے لاحق ہو جانے سے۔

آج کی جدید سائنس نے اس سوال کا جواب دے دیا ہے انسان تو انسان کسی بھی جاندار کی زندگی کی کوئی ایسی حد معین نہیں ہے جس سے تجاوز نا ممکن ہو۔

پندرہ لیکچرز صفحہ ۳۰۴ پر برنا ڈشا کہتا ہے کہ تمام بیالوجسٹوں نے علمی اور عملی اصولوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ انسان کی زندگی کی کوئی حد معین نہیں کی جا سکتی ہے اور طول زندگی غیر محدود مسائل سے ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔(۱)

معروف جرمن ماہر حیاتیات وائز مین لکھتا ہے۔ موت قانون طبیعت کے لازمی اور حتمی قوانین سے نہیں ہے، چونکہ طبعی طور پر جس طرح عمر چند سیکنڈ دیکھی گئی ہے، اسی طرح ابدی زندگی تک مشاہدات موجود ہیں۔ بلکہ اگر کوئی چیز طبعی اور فطری ہے تو وہ صرف اور صرف حیاتِ جاویداں ہے۔ بنابریں بتوریت کے سفر پیدائش پر باب پنجم آیت نمبر ۲۷ میں متوشلخ کی عمر جو نو سو انہتر برس (۹۶۹) بتائی گئی ہے نہ خلاف عقل ہے اور نہ ہی خلاف علم و سائنس۔

تفسیر طنطاوی جلد ۲۴ صفحہ ۸۷ کے مطابق ڈاکٹر بلیر نے اپنی تصنیف عناصر طبیعی میں انسان کی معمول کے مطابق زندگی دو سو سال بتائی ہے۔(۲)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دادگستر جہاں صفحہ ۲۹۷ کے مطابق کچھ مطالعہ زندگی کرنے والے سائنس دانوں نے تمام جانداروں کی حد عمر کا پیمانہ ان کی شعوری حدود کو قرار دیا ہے ۔ان کا کہنا ہے کہ ہر جاندار کو اپنی شعوری عمر کا سات سے چودہ گنا تک زندہ رہنا چاہیے ۔

۱۔ چیدہ پیچرز، صفحہ ۲۳۰۔

۲۔ تفسیر طنطاوی، جلد ۲۲، صفحہ ۸۷۔

یعنی اگر ایک جاندار پیدا ہونے کے ایک سال بعد شعور و احساس تک پہنچتا ہے تو اسے سات سے چودہ برس تک زندہ رہنا چاہیے ۔(۱)

چوں کہ انسان عام طور پر اپنی پیدائش کے پچیس برس بعد شعور وادراک کی حد کو پہنچتا ہے اس لیے انسان کو ۲۵x۷=۱۷۵ سال، اور اگر ۲۵x۱۴=۳۵۰ سال تک زندہ رہنا چاہیے ۔اس حساب کے مطابق اوسط عمر ۲۸۰ برس ہوگی ۔

بیسویں صدی کے دائرۃ المعارف میں ''حیات'' کے ذیل میں روسی ڈاکٹر میچنیکوف کا نظریہ یوں بیان کیا گیا ہے ۔

انسان کو تین سو برس تک تو حتمی زندگی گزارنی چاہیے، کیونکہ تین صدیاں انسان کی طبعی عمر ہے ۔ جہاں تک ستر اسی برس تک پہنچ کر مر جانے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا کوئی ایک عضو کسی مرض کا شکار ہو جاتا ہے، جس کا صحیح علاج نہیں ہوتا اور وہ پھر دوسرے عضو کو بھی بیمار کر دیتا ہے یوں انسان قبل از وقت موت کی گود میں چلا جاتا ہے ۔علاوہ ازیں انسان کے خون، آنتوں اور پھیپھڑوں میں کچھ ایسے جراثیم کا داخل ہو جانا بھی سبب موت بن جاتا ہے جو مہلک اور کئی بیماریوں کا سبب ہوتے ہیں ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ماہنامہ سائنس دان شمارہ نمبر ۱ صفحہ ۴۳ کے مطابق انیسویں صدی کے معروف ترین فزیالوجسٹوں نے انسان کی عمر طبعی چھ سو برس بتائی ہے جبکہ انگلینڈ کے راجر بیکن نے انسان کی طبعی عمر ایک ہزار برس بتائی ہے۔(۲)

۱۔داور محشر جہاں، صفحہ ۲۹۷۔
۲۔ماہنامہ سائنس دان شمارہ نمبر ۱ صفحہ ۴۳۔

اسباب غیبت

غیبت امام علیہ السلام کے سلسلے میں یہ بات جاننا ضروری ہے کہ ایک تو خود مشیّت پروردگار ہے وہ جانتا ہے کہ اس نے کیوں غیبت میں رکھا۔

دوسرے ہمارا مشاہدۂ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وعلیہ السلام سے قبل ائمۂ اہل بیتؑ کے ساتھ امت نے کیا سلوک کیا اور کس طرح مسلسل انہیں ایذا دیتے رہے اور بالآخر انہیں شہید کر دیا۔

چونکہ دنیا بغیر حجت خدا قائم نہیں رہ سکتی، اس لیے انہیں لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل کر دیا۔غیبت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کسی پوشیدہ مقام پر یا کسی غار میں بیٹھے ہوئے مصروف تسبیح وتقدیس پروردگار ہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ ساری کائنات میں اللہ کی جانب سے نگران اور گواہ ہیں۔ہماری گناہگار آنکھیں انہیں نہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دیکھ پاتیں البتہ وہ ہمیں دیکھتے ہیں، اور وہ ہمارے درمیان اس طرح ہیں جیسے بادلوں کے پیچھے سورج نظر نہیں آتا مگر اپنی روشنی سے فیضیاب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ ہمارے محلوں اور گھروں میں آتے جاتے ہیں مگر ہمیں نظر نہیں آتے۔

روایت ہے کہ معصومؑ نے فرمایا کہ تمہارے معصوم بچے جو ابھی بول بھی نہیں سکتے۔ تم دیکھتے ہو کہ وہ کبھی بلا سبب مسکراتے ہیں اور کبھی روتے ہیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ امامؑ فرماتے ہیں جب ہم میں کوئی زمانے کا امام تمہارے گھر آتا ہے تو معصوم کو معصوم نگاہیں دیکھتی ہیں تو وہ بچہ مسکراتا ہے اور جب ان کا امام جانے لگتا ہے تو وہ بچہ رونے لگتا ہے۔ کیوں کہ وہ ہمیں جانتا ہے۔

ایک سبب امام علیہ السلام عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کا صاحبان ایمان کے ایمان اور عقیدے کا امتحان بھی ہے کہ آیا وہ صرف زبانی طور پر امام وقت کو حاضر جانتے ہیں یا ان کے دلوں میں بھی یہ عقیدہ راسخ ہے اور اس بات کا اندازہ مومن انسان کی سیرت سے ہوتا ہے کہ وہ اپنے ظاہر و باطن کو کیسے پاک رکھتا ہے اور حلال وحرام سے کتنا واقف ہے اور اس پر کتنا عمل کرتا ہے اور واجبات اور احکام الٰہی کی کتنی پابندی کرتا ہے۔ ایک توقیع میں خود سرکار نے اپنی غیبت کی وجہ اس طرح بیان فرمائی ہے، اس خط میں جو شیخ مفید کو لکھا گیا۔

ولو انّ اشیاعنا وفقهم اللّٰه لطاعته علیٰ اجتماع من القوب فی الوفاء بالعهد علیهم لما تأخر عنهم الیمن بلقآئنا، ولتعجّلت لهم السعادة بمشاهدتنا علیٰ حق المعرفة وصدقها منهم بنا فما یحسبنا عنهم الّا مایتّصل بنا ممّا نکرهه ولا نوثره منهم (۱)

اگر ہمارے شیعہ! اللہ انہیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے، اپنے عہد

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

و پیمان کو پورا کرنے کی کوشش میں یک قالب ہو جاتے تو پھر ہماری ملاقات میں تاخیر نہ ہوتی، اور ہماری زیارت کی سعادت سے بھی جلد بہرہ مند ہو جاتے، جو حق معرفت، اور ہماری نسبت سے صداقت پر مبنی ہے، ہمارے مخفی رہنے کی وجہ ہم تک

ا۔ احتجاج۔ ج ۲

پہنچنے والے ان کے وہ مکروہ اعمال ہیں، جن کی ہم ان سے توقع نہیں رکھتے۔

اللہ اکبر کبیرا۔ اس فرمان کو پڑھنے کے بعد دل چاہتا ہے کہ یا تو امام عصرؑ کا دل دکھانا چھوڑ دیں، یا پھر عجل اللہ فرجک کہنا چھوڑ دیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ضرورت امامؑ اور ان کی معرفت

تمام تر حمد اس ذاتِ واجب الوجود کے لیے کہ جو عالمین کا پالنے والا ہے،

اور درود اور سلام ان تمام ذوات مقدسہ کے لیے جنہیں خلاق کائنات نے درود وسلام کے لائق بنایا اور قیام قیامت تک ہماری بیزاری ہے، اعدائے خدا اور رسول وآل رسول سے۔ امابعد۔ ہم نے دینِ اسلام کو مانا ہے آخرت کی نجات کے لیے اور اگر وہ حاصل نہ ہو سکے تو ہم میں اور کافر میں کوئی فرق نہیں وہ بھی عذاب جہنم کا مستحق اور ہم بھی۔ لہٰذا ذات واجب نے راہ نجات پر باقی رہنے اور رکھنے کے لیے ہماری ہدایت کے دوہرے انتظامات کیے۔ سب سے پہلے تو خلقت میں فطری ہدایت کو رکھا اور اعلان کر دیا۔

''یقیناً انسان پر ایسا وقت گزرا ہے جب وہ قابل ذکر نہ تھا۔ ہم نے انسان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کو ملے جلے نطفے سے خلق کیا آزمانے کے لیے تو ہم نے اسے ''سمیع وبصیر'' بنایا اور ہم نے اسے سبیل (راستہ) کی ہدایت کر دی، چاہے یہ شکر گزار بن جائے چاہے یہ کافر ہو جائے۔''

بات واضح ہے کہ یہ ہدایت فطری ہے اور اس پر باقی رہنے والا اللہ کا شکر گزار ہے اور سبیل سے منہ پھیرنے والا کافر ہے۔ شکر کرنے کا لازمی نتیجہ نعمتوں میں اضافہ ہے، اور ہدایت سب سے بڑی نعمت ہے اور کفر کرنے کا لازمی نتیجہ عذاب ہے۔ ہدایت کی ذے داری اللہ نے لے لی تو قرآن مجید میں دوسرے موقع پر فرمایا

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

بیشک تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ہادی ہے۔ (۱)

پھر فرمایا

وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِى الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ

اور ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم ان پر احسان کریں جنہیں زمیں پر کمزور کر دیا گیا ہے۔ ہم انہیں بنائیں گے امام اور ہم انہیں بنائیں وارث۔ (۲)

نتیجہ

۱۔ وارث قرآن خدا بنائے۔

۲۔ زمین کا وارث خدا بنائے۔

۳۔ نبیؐ کا وارث خدا بنائے۔

۴۔ رسولؐ خدا بنائے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۵۔ہادیؑ خدا بنائے۔

۶۔امامؑ خدا بنائے۔

قرآن حکیم کی روشنی میں مشرک اور کافر ہے وہ شخص، جو خدا کے امور میں بے جا

۱۔سورۂ رعد آیت ۷۔

۲۔سورۂ قصص آیت ۵

دخل اندازی کرے۔ جو کام خدا کے کرنے کا ہے۔اگر وہ بے اجازت بندہ کرنے لگے تو دائرۂ دین سے خارج ہے۔مثلاً موت اللہ کے ہاتھ میں ہے،اور کوئی شخص خودکشی کر کے مرجائے تو کافر یا مشرک کہلائے اور اگر اللہ رسول کی اجازت سے جہاد میں جا کر جان دے دے تو شہید۔یہی وہ فلسفہ ہے جسے نہ جاننے والے ہم سے آج تک یہ پوچھتے ہیں کہ جب حضرت امام حسینؑ کو یہ معلوم تھا کہ میں کربلا گیا تو قتل کردیا جاؤں گا تو گئے کیوں؟ ہادی بنانا خدا کی ذمے داری ہے،اگر میں بنانے لگوں تو شرک ہے،ہدایت کا دوسرا انتظام و اہتمام قدرت نے انبیاء و مرسلین اور آئمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں کیا،انبیاءؑ کے ساتھ علم و حکمت و میزان کو رکھا جس کے سلسلے کے ساتھ ساتھ کتابیں اور صحیفے بھی نازل کرتا رہا،انبیاء کے سلسلے کے اول آدمؑ ہیں اور آخری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ہدایت کے راستے کا نام ہے صراط مستقیم اور یہ حضرت آدمؑ سے قبل شروع ہوتا ہے اور آخرت میں جنت کے دروازے پر اس کا اختتام ہوتا ہے اور جنت پر پہنچنے کے لیے یہ راستہ جہنم کے اوپر سے گزرتا ہے اور اتنا خطرناک ہے کہ بال سے زیادہ باریک اور آگ سے زیادہ گرم اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور نص قرآنی کے مطابق

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس راستے پر تا وقت معلوم شیطان گمراہ کرنے کے لیے بیٹھا ہے، اور اس نے بانگِ دہل سوائے مخلصین کے اس رہ گزر کے تمام مسافروں کو گمراہ کرنے کا اعلان کر رکھا ہے تو عدل الٰہی، فضل معبود، اور عقل جو کہ فطری رہبر بھی ہے تقاضا کرتی ہے کہ ایک رہبر کو بھی اس صراط پر قیامت تک رہنا چاہیے کہ جو ظاہر یا غائب رہ کر گمراہ کرنے والی قوت (شیطان) سے ہمیں بچاتا رہے۔ اس کا انتظام کرنا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ اس کی ذمے داری خود اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے اوپر لی ہے اور واضح اعلان کر دیا ہے۔

إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ (۱)

بیشک ہدایت کرنا ہماری ذمے داری ہے اور دنیا و آخرت کے بھی ہم ذمے دار ہیں۔

لہٰذا جب سلسلہ رسالت و نبوت اپنی آخری منزل پر پہنچا تو ایک مکمل ضابطۂ حیات قرآن حکیم و فرقان مجید کی صورت میں نازل فرمایا اور اسے تا قیامت آخری کتاب قرار دے دیا۔ آخری رسول پر جب آخری کتاب مکمل ہوئی اور ''اکملت لکم دینکم'' کا اعلان ہو گیا تو رسول نے اپنے واپس جانے کی خبر بھی سنا دی اور فرما دیا کہ عنقریب بلاوا آنے والا ہے، لہٰذا کتاب کو اکیلا تو چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ اپنی عترت اور اہلبیت کے ساتھ چھوڑے جا رہا ہوں۔ کیونکہ کتاب اکیلی نہیں رہ سکتی، یہ آئی ہے رسول کی طرف اور رسول آیا ہے تمہاری طرف۔ یہ کتاب تمہارے لیے بیان ہے اور رسول کے لیے تبیان (ظاہر کرنا، آشکار کرنا) ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ کوئی اس کا ساتھی ایسا ہو کہ جہاں سے یہ کتاب آئی ہے وہیں سے وہ بھی آیا ہو، تا کہ معانی و مفا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیم میں نازل کرنے والے کے مقصد کی ترجمانی ہوتی رہے اور امت مسلمہ اور حاملان قرآن اختلاف سے محفوظ رہیں۔ بصورت دیگر جتنے منہ اتنی ہی باتیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے اس کا کیا انتظام فرمایا ہے۔ زبان وحی اس سلسلے میں کیا رہنمائی کرتی ہے۔

ا۔ سورۂ نحل آیت ۱۲۔

کیونکہ آج چودہ سو سال کے بعد مسلمانوں کے درمیان یہ بات بڑی شدت کے ساتھ زیر بحث ہے اور تقاضا کیا جا رہا ہے کہ امت مسلمہ کے اتحاد اور منظم کرنے کے لیے نظام خلافت کی ضرورت ہے۔ اس بات سے یہ تو واضح ہوگیا کہ ترقی یافتہ دور کا مسلمان ہدایت کے لیے کتاب کو کافی نہیں سمجھتا۔ بلکہ کتاب کے ساتھ نظام خلافت چاہتا ہے۔ کاش کہ یہ بات بعد رسول ہی سمجھ میں آجاتی تو آج اتنے فرقے نہ ہوتے۔

نبی زادی حضرت فاطمہ علیہا السلام نے دربار خلافت میں کھڑے ہوکر جو اپنے حق کی خاطر خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس میں یہ بات صریحاً فرمادی تھی کہ اماماتنا اماناً من الفرقہ و اطاعتنا نظاما اللملة ہماری امامت فرقوں میں تقسیم ہونے سے محفوظ رہنے کی امان ہے، اور ہماری اطاعت ملت کے منظم ہونے کی ضمانت ہے۔

ولایت کے معنی رسول کی زبانی

حضرت سلطان الانبیاء سرورکونین رحمتہ للعالمین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر آخری لمحات حیات

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ظاہری تک سلسلہ خلافت ووصایت، ولایت کے عربی زبان میں جتنے الفاظ ممکن ہو سکتے تھے۔ سب بیان کر دیے تا کہ اُمت کے علماء تاویلیں کر کر کے تھک جائیں۔ اور سر پھوڑ کر مر جائیں۔ مگر حق ثابت ہو کر رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پوری زندگی ہادی اور ہدایت کو سمجھانے میں صرف کر دی۔ البتہ ایک لطیفہ یہ ہے کہ علماء اسلام کے ایک گروہ نے باطل کو حق کا اور حق کو باطل کا لباس پہنانے کی قسم کھا رکھی ہے، اور دوسری طرف وہ تمام حدیثیں ان کے نزدیک باطل یا ضعیف ہیں، جن سے آل محمد علیہم السلام کی فضیلت ثابت ہو یا آئمہ اثناعشر کی معرفت حاصل ہو۔

عوام الناس بیچارے پڑھتے پڑھاتے تو ہیں نہیں دوسرے ان پر عقل کے استعمال پر بھی پابندی لگی ہوئی ہے۔ لہٰذا جو مولوی صاحب نے فرما دیا چاہے قرآن حکیم کے خلاف ہی کیوں نہ ہو مان لیتے ہیں، کیونکہ انہیں تحقیق تو کرنی آتی نہیں بلکہ عربی بھی نہیں آتی اور اب تو ظلم ہے اردو بھی ناپید ہوتی جا رہی ہے اس لیے میں نے چاہا کہ لکھ تو دیا ہی جائے تا کہ متلاشی حق تو کم از کم غیر جانبداری کے ساتھ اپنی نجات حقیقی کا راستہ متعین کر سکے۔ جمہور علمائے اہل سنت نے درج ذیل روایت کو مختلف انداز سے پیش کیا ہے۔

جناب احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں لکھا ہے۔ (جلد اول صفحہ ۳۹ طبع مصر) عن الشعلبی مسروق قال کنا جلوسا عند عبداللہ ابن مسعود وھو یقرئنا القرآن.....الخ

کہا کہ ہم بیٹھے تھے عبداللہ ابن مسعود کے پاس اور وہ ہمیں قرآن پڑھا رہے تھے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان سے ایک آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا امت پر کتنے خلیفہ حکومت کریں گے۔ اس پر عبداللہ ابن مسعود نے جواب دیا۔ تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا جب سے میں عراق میں آیا ہوں، پھر کہا ہاں یقیناً ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو حضورؐ نے کہا ''اثنا عشر کعدد نقباء بنی اسرائیل'' بارہ ہوں گے، بنی اسرئیل کے نقباء کی تعداد میں۔ اور درج ذیل روایت بھی مسند کی پانچویں جلد میں موجود ہے کہ جابر ابن سمرۃ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے۔ لا یزال ھذا الدین ظاھرا علی من ناواہ ولا یضرّہ مخالف ولا مطارق حتی یمضی من امتی اثنا عشر امیرا کلھم من قریش یہ دین اپنی بنیادوں سے ظاہراً ہٹ نہیں سکتا اور اسے کوئی مخالف یا رستے بدلنے والا نقصان نہیں پہنچا سکتا یہاں تک کہ میری امت میں بارہ امیر نہ آجائیں اور یہ سب قریش سے ہیں۔ صحیح مسلم میں یہ حدیث ۹ طریقوں سے نقل ہوئی ہے۔ کلھم من قریش۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ ویکون علیھم اثنا عشر خلیفۃ کلّھم من قریش

اس دین کو قیامت تک کوئی زوال نہیں آسکتا اور ان پر بارہ جانشین ہوں گے اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

لا یزال امر الناس ماضیاً ما ولیھم اثنا عشر رجلا کلھم من قریش

اور صحیح بخاری میں جابر ابن سمرہ سے روایت ہے کہ بلا شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وا آلہ وسلم نے فرمایا۔

یکون بعدی اثناعشر امیرا فقال کلمة لم اسمعها فقال ابی انّہ قال لایزال ھذا الا مرفی قریش ما بقی منھم اثنان"

کّلھم من قریش ۱۰۱/۹ باسنادہ الی جابر

میرے بعد بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد انہوں نے جملہ کہا جو میں نے نہیں سنا۔تو پھر میرے والد نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ''وہ سب کے سب قریش سے ہونگے''۔بخاری میں نبی مکرمؐ سے روایت ہے۔(باب مناقب قریش) (باب الامراء من قریش)اور مندجہ بالا حوالے میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاانّ ھٰذا الا مرفی قریش لا یعادیھم احد اِلاّ اکّبہ اللّٰہ علی وجھہ ما اقاموا الدّین اس طرح کی روایات کنزالاعمال میں ملاعلی المتقی نے بھی لکھی ہیں ،صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر مکی نے لکھی ہیں، القسطلانی فی ارشاد الساری، ینابیع المودۃ میں علامہ قندوزی نے لکھا ہے۔

بعض محققین کا کہنا ہے کہ تمام احادیث جو آئمہ اثناعشر پر دلالت کرتی ہیں وہ بہت سے طریقوں سے شہرت رکھتی ہیں۔زمان کی شرح وبسط کے ساتھ اور تعریف کون ومکاں کے ساتھ،معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد ان آئمہ اثناعشر سے آئمہ اہل بیت وعترت ہیں۔جبکہ اس حدیث کو بعد رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم، سقیفہ میں بنائے گئے خلفاء کے لیے ثابت نہیں کیا جا سکتا ،کیوں کہ ان کی تعداد اثناعشر سے کم ہے۔اور نہ ہی اموی بادشاہوں کے لیے کوئی ثابت کرسکتا ہے اور سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ سب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قریش سے ہوں گے اور بنی عباس بھی عدد مذکورہ کی وجہ سے خارج از بحث ہیں۔
اسی طرح کا بیان علامہ وحیدالزماں کا بھی ہے جو کہ لغات الحدیث کی جلد نمبر۔۔۔۔
صفحہ نمبر ۹۰ پر تحریر ہے انہوں نے صاف لکھ دیا کہ اس حدیث کے مطابق مجھے شیعہ ہی حق پر لگتے ہیں ۔یکون فی امتی اثنا عشر امیرًا کلھم من قریش میری امت میں بارہ امیر ہوں گے جو سب قریش سے ہوں گے۔مترجم (علامہ وحیدالزماں) مراد بارہ امیروں سے وہ امراء ہیں، جو امام علی کے بعد امام حسن اور امام حسین کی اولاد میں سے حکومت کریں گے۔جیسے دانیال پیغمبر کی کتاب میں ہے اور جن لوگوں نے مصداق اس حدیث کا خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کو ٹھہرایا انہوں نے غلطی کی ہے۔
چونکہ بنی امیہ اکثر ظالم، غاصب اور جابر تھے، اور عباسیہ کا عدد بارہ سے زیادہ تھا، اہل سنت کے علماء ان میں تراش خراش کرتے ہیں اور خلفائے راشدین کے بعد کچھ لوگوں کو بنی امیہ میں سے لیتے ہیں۔کچھ عباسیہ میں سے جو ذرا اچھے اور عادل گزرے ہیں اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں یہ لکھا ہے کہ ان بارہ امیروں سے آئمہ اثنا عشر (بارہ امام) مراد ہیں اور امارت سے دینی پیشوائی اور سرداری مراد ہے نہ کہ حکومت ظاہری۔واللہ اعلم۔

نوٹ

امارت سے دینی پیشوائی مراد ہے نہ کہ حکومت ظاہری۔

مندرجہ بالا عبارت علامہ وحیدالزماں صاحب کے عقیدے کا دفاع ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وگرنہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد تو واضح ہے کہ خداوند عالم نے اپنی کتاب میں وضاحت اور صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے کہ خدا امارت دینی دیتا ہی اس کو ہے جسے ظاہری امارت کا بھی اہل سمجھتا ہے، اسے ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صرف حدیث ثقلین ہی حدیث آئمہ اثناعشر کی حامل ہے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور عترت کی شان میں ہے، کیونکہ وہی اپنے زمانہ میں اہل زمانہ سے اعلم تھے، صاحب عزت وکرامت تھے، پرہیزگار وصاحب تقویٰ تھے، بلکہ اتقی الناس تھے بلکہ امام المتقین تھے، عالی نسب اور افضل ترین حسب اور اللہ کے نزدیک صاحب عز وشرف تھے اور ان کا علم متصل تھا اپنے آباء واجداد کے توسط وتوسل سے اپنے جد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور وراثت، اہل علم وتحقیق نے یہی ثابت کیا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں خداوند کریم جل شانہ نے فیصلہ کن آیۃ نازل فرما کر قیامت تک کے لیے ہادی اور حاکم اور حکومت الٰہیہ کے لیے اپنی سنت کا اجراء فرما دیا۔ جب قوم بنی اسرائیل نے اپنی مشکلات کو اپنے زمانے کے نبی سے بیان کیا اور مسائل کے حل کے لیے حاکم کی تقرری کی درخواست پیش کی تو جناب شموئیل نے اس طرح انہیں اللہ کا پیغام سنایا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوٓا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَلِيْمٌ (۱) اُن سے اُن کے نبی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو حاکم مبعوث فرمایا ہے، انہوں نے کہا، کیا واقعی وہ ہم پر حکمرانی کرے گا، جبکہ ہم خود اس سے زیادہ حکومت کے حقدار ہیں، اور اس کے پاس تو مال کی بھی وسعت نہیں ہے، کہا

۱۔ سورۂ بقرہ، آیت ۲۴۷۔

(نبی) نے کہ اللہ نے اس کو تم پر مصطفیٰ بنایا ہے اور اس کو وسیع علم و شجاعت عطا فرمائی ہے، اور خدا جسے چاہے اپنی (جانب سے) حکومت عطا فرماتا ہے، اور اللہ واسع علیم ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے واضح ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جسے حکومت عطا فرماتا ہے۔

۱۔ اسے خود منتخب کرتا ہے۔

۲۔ علم سے مالا مال کرتا ہے۔

۳۔ شجاعت عطا کرتا ہے۔

علم اس لئے تاکہ حکومت کو صحیح سمت میں گامزن کر سکے، حقوق کی پاسداری کر سکے، اور شجاعت اس لیے تاکہ مشکلات میں ثابت قدم رہے، اور میدان جہاد سے فرار نہ کرے۔ اب فرمائیں کہ وہ کون سی دلیل ہے جس کے ذریعہ آپ نے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نکتہ نکال لیا کہ اس سے مراد علمی یا دینی اقتدار ہے، ظاہری حکومت نہیں ہے۔ آگے بڑھیے اور ملاحظہ فرمایئے، ینابیع

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

المودت میں جناب جابر سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا سید النبیین و علیٌ سید الوصین وانّ او صیائی بعدی اثنا عشر: اولّھم علیٌ وآخر ھم القائم المھدیؑ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نبیوں کا سردار اور علیؑ اوصیاء کا سردار ہے اور میرے بعد بارہ وصی ہوں گے ان کا پہلا علیؑ ہوگا اور آخری القائم المہدی ہوگا۔

درج ذیل روایت کو شیخ الاسلام شافی نے فرائد السمطین میں ابن عباس سے نقل کیا ہے اور اس روایت کو علامہ قندوزی نے ینابیع المودت میں نقل کیا ہے۔

سلمان محمدی رضوان اللہ علیہ قال دخلت علی النبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فاذا الحسینؑ علی فخذیہ، وھو یقبّل خدّیہ ویلثم فاہ، و یقول انت سید ابن سید و اخو سید وانت امام ابن امام، اخو امام وانت حجۃ ابن حجۃ واُخو حجۃ ابو حجج تسعۃ تاسعھم قائمھم المھدیؑ(۱)

جناب سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حاضر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تو دیکھا کہ حسین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بانہوں میں ہیں اور آپ کبھی ان کے گال چومتے ہیں اور کبھی ان کا منہ اور کہتے جاتے ہیں تو سید ابن سید اور سید کا بھائی ہے اور تو امام ابن امام اور امام کا بھائی ہے اور تو حجۃ ابن حجۃ اور حجۃ کا بھائی ہے اور تو حجت ہائے خدا کا باپ ہے جن کا نواں قائم المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ہے۔

صدر اسلام سے لے کر آج تک عالم اسلام کی کوئی کتاب جو مشاہیر علمائے اسلام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں سے کسی نے لکھی ہو اور اس میں یہ لکھا ہو کہ تاریخ میں آل محمد علیہم السلام سے علم وفضل میں کوئی صحابی، تابعی، یا تبع تابعی آگے تھا۔ البتہ تاریخ اس بات کا اعلان کھلے عام کرتی ہوئی نظر آتی ہے کہ بڑے بڑوں نے اپنے علمی وسیاسی مسئلوں کی گتھیاں آل محمدؑ کی خدمت میں آ کر پیش کیں، اور انہوں نے بلاتوقف وتامل انہیں سلجھایا،

۱۔ ینابیع المودۃ۔

اور جہاں تک ان کی شجاعت کا تعلق ہے تو وہ روز روشن کی طرح واضح ہے، بدر واحد، خندق وخیبر کے معرکے اس کے گواہ ہیں کہ ہر جگہ علیؑ ہی نظر آئے، یہی سبب ہے کہ ہم شیعہ اثناعشری بعد رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف آل نبیؐ کو ہی اپنا ہادی ورہبر تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ علم وشجاعت ان کا حسب ہے اور نبیؐ کی قرابت ان کا نسب ہے۔ یہی ہدایت ورہبری کی اساس ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خلافت کا اعلان

دعوتِ ذوالعشیرۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے لیے آیۂ وأنذر عشیرتك الأقربین کے حکم پر عمل کرنے کے لیے حضرت ابو طالب کے گھر میں دعوت کا اہتمام کیا، انتظام علی ابن ابی طالب نے فرمایا اور کم وبیش چالیس افراد نے شرکت کی، دو روز تو دعوت کھا کر لوگ چلے گئے تیسرے روز حضرت ابو طالب نے انہیں جانے سے حکماً روک لیا اور سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا! کہ اے میرے سردار اُٹھئے اور جو کہنا چاہتے ہیں کہئے، آپ نے ارشاد فرمایا یـــابن عبد المطلب إن الله بعثنی الی الخلق كافة، والیكم خاصة فقال (وأنذرعشیرتك الاقربین) وانادعوكم الی كلمتین خفیفتین علی اللسان، ثقیلتین فی المیزان: شهادة ان لا اله الّا الله، وانی رسول الله، فمن یجیبنی الی هذا الامر، ویوأزرنی، یكن اخی، ووزیری، ووصیی، ووارثی وخلیفتی من بعدی فلم یجبه احد منهم؟ فقلم علّی ! وقال انا یارسول الله، فقال اجلس، ثم اعاد القول علی القوم ثانیاً فصتوا، فقلم علیٌ وقال أنا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یا رسول اللّٰہ فقال اجلس، ثم اعاد القول علی القوم ثالثاً فلم یجبہ احد منہم، فقام علی: فقال انا یا رسول اللّٰہ فقال اجلس، فأنت اخی و وزیری، ووصیی، ووارثی وخلیفتی من بعدی ۔

اے بنی عبدالمطلب، بیشک اللہ نے مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا ہے اور تمہاری طرف خصوصی طور پر پھر فرمایا؛ ﴿وأنذر عشیرتك الاقربین﴾ اور میں تمہیں دو کلمات کی طرف دعوت دیتا ہوں جو زبان سے ادا کرنا آسان اور میزان پر وزنی ہوں گے ﴿شہادۃ ان لا الہ اللّٰہ، وانی رسول اللّٰہ﴾ کون ہے اس امر میں میری بات کا جواب دینے والا اور میری وزارت کرنے والا، وہی میرا بھائی، اور میرا وزیر، اور میرا وصی، اور میرا وارث، اور میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا۔ ان میں سے ایک نے بھی اس کا جواب نہ دیا۔ پس علیؑ کھڑے ہو گئے اور کہا میں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر آپؐ نے اپنا قول دہرایا، وہ سب خاموش رہے، پھر علیؑ کھڑے ہو گئے، اور کہا میں، یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر آپؐ نے تیسری مرتبہ اس قول کا اعادہ فرمایا! پھر اس قوم کے کسی ایک فرد نے بھی جواب نہ دیا۔ علیؑ پھر کھڑے ہو گئے اور کہا میں اے رسول اللہ۔ پھر اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور تم میرے وزیر ہو اور جانشین ہو اور میرے بعد میرے وارث ہو اور میرے بعد میرے خلیفہ ہو۔ مندرجہ بالا روایت مختلف لفظوں سے سیکڑوں راویوں اور کتابوں میں نقل ہوتی چلی آرہی ہے۔ جو کہ تواتر کا درجہ رکھتی ہے۔ رسول اللہؐ نے اپنے جانشین کے اوصاف بیان کیے۔ علاوہ ازیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱. انا مدینة العلم و علی بابھا ومن اراد العلم فلیات الباب۔

میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہے، اور جسے بھی علم چاہیے اسے چاہیے کہ وہ دروازے پر آئے۔

۲.فمن کنت مولا ہ فھذاعلیؑ مولاہ۔

جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

۳.اقضیٰ کم علیؑ۔

تم میں سب زیادہ فیصلے کی قوت علیؑ کے پاس ہے۔

٤.اعلم امتی من بعدی علی ابن ابی طالبؑ۔

میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ علم علیؑ ابن ابی طالب کا ہے۔

٥.الحق مع علیؑ وعلیؑ مع الحق۔

حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ۔

٦.القرآن مع علیؑ و علیؑ مع القرآن۔

قرآن علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ قرآن کے ساتھ

۷.انادارالحکمۃ و علی بابھا۔

میں حکمت کا گھر ہوں، اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

تفصیلات کے لیے عالم اسلام کی معتبر کتب کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔المختصر یہ کہ علی علیہ السلام جو کہ آئمہ اثنا عشر کے سرکردہ ہیں، سربراہ ہیں، اور رسول اسلام کے بلافصل جانشین ہیں۔ان کی جانشینی کے لیے لغت میں جتنے لفظ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ممکن ہو سکتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما دیے۔

اُمیر، اُخی، وزیر، وصی، وارث، خلیفہ، مولا، ھادی، باب العلم، قاضی، اُعلم، بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، مع الحق، مع القرآن، حدیث ثقلین وغیرہ۔

ان تمام لفظوں کے بعد کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔ ممکن ہے کہ دنیا میں چشم پوشی اور تاویلات کسی کے کام آجائیں، مگر سوچیں کہ آخرت میں کیا بنے گا؟ جہاں رسول اللہ تخت نشین ہوں گے۔ لوائے حمد علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا، اور میزان عدالت الٰہی قائم ہوگی اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوگا۔ نہ قیل وقال کی گنجائش ہو گی۔ نہ ہی زبانوں کو بولنے کی اجازت ہوگی، اور انسان کے اعضاء وجوارح گواہی دیں گے۔ حق حق کے ساتھ اور باطل باطل کے ساتھ محشور ہوگا۔

قرآن نے پکار کر اپنی ندا سنا دی:

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ(۱)

اس دن ہر انسان کو اس کے امام کے ساتھ پکارا جائے گا۔

سرکارِ رسالت مآب نے اعلان کر دیا کہ من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ جو بھی مر گیا اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر، وہ جہالت کی موت مر گیا (کفر کی موت مر گیا)۔

آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کے بارہویں اور آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام ہیں۔ جن کے بارے میں کثیر اور تواتر کے ساتھ آیات قرآنی اور احادیث رسولؐ موجود ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں کچھ لوگوں یعنی مولویوں کا خیال یہ ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ روایات تو ہیں مگر آیات نہیں ہیں جن میں مہدی کا ذکر اور صفات عالیہ کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ وہ مہدی نہیں ہیں جن کا تذکرہ شیعہ کرتے ہیں۔

تو میں صدق دل سے گزارش کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ جس مہدیؑ کا احادیث میں ذکر ہے تو آپ اس کو ثابت کریں ان تمام صفات اور حسب ونسب کے ساتھ

۱۔ سورۂ اسراء آیت ۷۱۔

سارے شیعہ بالاتفاق اس کو ماننے اور ان کی اطاعت کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔

اور دوسرے آپ کا خیال ہے کہ احادیث میں مہدیؑ کا ذکر تو تواتر کے ساتھ ہے، لیکن قرآن میں کوئی واضح آیت آپ کو نہیں ملتی تو میری گزارش ہے کہ وہ حدیث صحیح ہو نہیں سکتی جو قرآن کے مطابق نہ ہو، لہذا آپکو ماننا پڑے گا کہ ان تمام روایات کی مطابقت قرآن سے ثابت ہے اور پھر بھی آپ کو اطمینان چاہیے تو ہم اس جگہ صرف ایک آیت پیش کر کے آپ کی تشفی کیے دیتے ہیں۔ تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان احادیث کا حق ہونا آپ پر ثابت ہو جائے۔ لیکن اس سے قبل ایک روایت ضروری سمجھتا ہوں کہ بیان کر دی جائے اور وہ درج ذیل ہے۔

ینابیع المودۃ میں جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کی سند سے روایت ہے کہ جندل بن جنادہ ابن جبیر یہودی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ آپ مجھے اپنے بعد آنے والے اوصیاء کے بارے میں بتائیں تا کہ میں ان سے تمسک اختیار کروں۔ آپ نے فرمایا میرے بعد بارہ وصی ہوں گے۔ جندل نے کہا ہم نے تورات میں اسی طرح پایا، اور کہا اے اللہ کے رسول ان کے نام بتائیں۔ آپ نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فرمایا ان کا پہلا سید الاوصیاء اور ابوالآئمہ علیؑ پھر اس کے بعد حسنؑ اور حسینؑ ان سے تمسک کرنا اور تجھے جاہلوں کا جہل دھوکا نہ دے اور جب علی ابن الحسینؑ زین العابدین پیدا ہوگا، اس وقت اللہ کی قضا تم پر آن پہنچے گی، اور دنیا میں تمہارا آخری زاد دودھ ہوگا جسے تم پیو گے۔

جندل نے کہا! ہم نے توراۃ میں ایسا ہی پایا، اور انبیاء کی کتب میں: ایلیا وشبر وشبیر ہیں، اور یہ نام ہیں علیؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کے۔ پھر حسینؑ کے بعد کون ہوں گے؟ اوران کے نام کیا ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا! کہ جب حسینؑ کی مدتِ امامت پوری ہوگی تو اس کے بعد امام علیؑ ہوگا جس کا لقب زین العابدینؑ ہوگا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمدؑ جس کا لقب باقرؑ ہوگا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا جعفرؑ ہوگا جو صادق پکارا جائے گا اس کے بعد موسیٰ اور اس کے بعد اس کا بیٹا علیؑ جو کہ رضا پکارا جائے گا اس کے بعد اس کا بیٹا محمدؑ جو تقی و ذکی پکارا جائے گا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا علیؑ ہوگا جو نقی پکارا جائے گا۔ اسکے بعد اس کا بیٹا حسنؑ ہوگا جس کو عسکری کہیں گے۔ اسکے بعد اس کا بیٹا محمدؑ ہوگا جسے مہدی پکارا جائے گا، جو غائب ہو کر ظاہر ہوگا۔ جب ظاہر ہوگا تو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ بشارت ہو اس کی غیبت میں صبر کرنے والوں کو اور بشارت ہو انکی محبت رکھنے والے متقین کو یہی وہ لوگ ہیں جنکے اوصاف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیے ہیں ھُدًی لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ہدایت ہے صاحبانِ تقویٰ کیلیئے، جو کہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔(۱)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر فرمایا أُوْلَـئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۲) ان تمام تر تفصیلات کے بعد بھی کسی کو حق نظر نہ آئے تو یہ اس کی قسمت ہے، امام عصر السلام کی غیبت کا سب سے اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ انکے ماننے والے مستقل قربت اور معرفت حاصل کریں۔ انکے وجود سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ بعض علمائے اسلام نے

۱۔ سورہ بقرہ آیات ۲،۳۔

۲۔ سورہ مجادلہ آیت ۲۲۔

سابقہ تمام روایات کو صحیح تسلیم کرنے کے بعد اپنا ایک تاویلی نظریہ بیان فرمایا ہے، تا کہ وہ اپنے عقیدے کا دفاع کر سکیں، اور اپنے ضمیر کو مطمئن کر سکیں، اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر دینی کی امارت آل محمد علیہم السلام کو دی، اور امور حکومت کو امت کے لیے کھلا چھوڑ گئے۔ ہمارے اس دور کے محدث ومجدد جناب ڈاکٹر طاہر القادری نے بھی اپنی کتاب (۱) کے شروع ہی میں امت مسلمہ کی وحدت کے لیے ایک رائے پیش کی ہے کہ:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت دو طرح کی ہے۔ ایک علمی خلافت، دوسری ظاہری خلافت ۔۔۔۔ علمی خلافت کے بلافصل خلیفہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ ہیں اور ظاہری خلافت کے خلیفہ بلافصل حضرت ابو بکر ہیں، یہاں ڈاکٹر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ وہ اللہ ربّ العزت کو حاضر و ناظر جان کر جواب دیں کہ:۔ کیا اس قسم کی تقسیم قرآن وسنت کے مطابق ہے؟ تو جواب واضح ہے کہ نہیں، نہ تو قرآن کے مطابق، نہ ہی فرمان رسالت، نہ ہی سنت رسولؐ کے مطابق درست اللہ اپنے نمائندگان کو دینی و دنیاوی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امارت سے سرفراز فرما کر بھیجتا ہے اور یہی سنت الٰہیہ ہے، جیسے حضرت داؤدؑ، سلیمانؑ، یوسفؑ، وغیرہ اور جناب طالوت کا اصطفیٰ کر کے تو صاف واضح کر دیا کہ جسے اللہ حکومت عطا فرماتا ہے، اسے علم و شجاعت عطا کرتا ہے تا کہ اس کی حکومت مستحکم ہو، اور وہ اپنی حکومت کے امور انجام دینے میں خدا کے علاوہ کسی کا محتاج نہ ہو۔

۱۔ سیف تجلی علی منشر ولایت علی

صراط مستقیم، ہادی اور قیامت

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۱)

ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت کرتا رہ

تمام مسلمان ہر نماز میں یہ آیت پڑھتے ہیں۔ یہ آیت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔ یہ صراط آدمؑ کے دنیا میں آنے سے پہلے ہے اور قیامت میں جنت کے دروازے پر اختتام ہوگا۔ راستہ بالکل سیدھا ہے اور اس پر آدمؑ کے دنیا میں آنے سے پہلے شیطان آ کر بیٹھ گیا ہے، اور وقت معلوم تک بیٹھا رہے گا۔ صراط راستہ ہے۔ گمراہ کرنے والی قوت پوری آب تاب ولاؤ لشکر کے ساتھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گمراہ کرنے کے لیے موجود ہے۔لمبی عمر والا بھی ،گمراہ کرنے والا بھی ہے،نگاہوں سے غائب بھی ہے۔ایک وقت میں صراط پر آنے والے تمام لوگوں کو بھٹکانے میں مصروف رہتا ہے،اورلطف اس بات کا ہے کہ وہ اپنی تمام ابلیسیت کے ساتھ اس بات کا معترف ہے کہ میں سب کو گمراہ کروں گا لیکن تیرے خالص ؤمخلص بندوں پر میرا بس نہیں چل سکتا ،اسی بات سے سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کے نمائندوں کی عصمت کا قائل تو شیطان بھی ہے،کوئی نہیں ہے تو اس کی قسمت۔

۱۔سورۂ حم آیت ۶۔

ایک اہم مسئلہ اور اس کا حل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما خلقت الجن والانس الّا لیعبدون (۱) اور میں نے نہیں پیدا کیا جن وانس کو مگر یہ کہ وہ عبادت کریں،اب سوال یہ ہے کہ عبادت کس کی کریں؟ اسی لئے ارشاد ربّ العزت ہوا وقضیٰ ربك أن لا تعبدوا الّا ایّاہ (۲) اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ تم کسی کی عبادت نہ کروگے سوائے اس کے۔سورۂ مبارکۂ الحمد میں اللہ نے بندے سے اعلان کرایا کہ ایّاك نعبد (۳) ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔اب پھر سوال پیدا ہوگا کہ عبادت کب ہوتی ہے؟اسی بات کی طرف قرآن مجید نے متوجہ کیا انّ اللّٰہ ربی وربّکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم (۴) بیشک اللہ میرا بھی رب ہے،اور تمہارا بھی رب ہے،اس کی عبادت کرو یہی صراط مستقیم ہے۔معلوم ہوا عبادت صراط مستقیم پر ہوتی ہے،اور صراط مستقیم پر شیطان بیٹھا ہے، وہ خطرناک عزائم لیے ہوئے ہے،اللہ نے اس کے خطرے سے بچانے کے لیے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بندے سے کہلوایا۔ایاك نعبد وایاك نستعین ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔اب قانون قدرت سمجھیں۔کہ عبادت صراط پر ہوتی ہے ،صراط پر شیطان بیٹھا ہوا ہے،اس غائب اور گمراہ کرنے والی قوت کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے لہٰذا اس موقع پر اللہ جل جلالہ کی خاص مدد درکار ہے،تو قدرت نے کہا صراط پر باقی رہنے کے لیے میری خاص مدد درکار ہے،اور اس کا اندازہ بھی ہمیں اس

۱۔سورۂ الذاریات ۵۶ ۲۔سورۂ اسراء ۲۳
۳۔سورۂ فاتحہ ۴۔سورۂ آل عمران ۵۱

بات سے ہو جاتا ہے کہ جب خالق ازل نے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کے جرم میں اپنی بارگاہ سے لعین کہہ کر دھتکارا، تو ابلیس کی ابلیسیت پکار اٹھی ۔قال فبما اغویتنی لا قعدنّ لھم صراطك المستقیم ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ولاتجدُ اکثرھم شاکرین(۱) اس نے کہا! (اے اللہ) تو نے مجھے جس طرح بغاوت کے جرم میں راندہ درگاہ کیا ہے تو میں ضرور بالضرور بیٹھوں گا تیرے سیدھے راستے کے اوپر اور (اس پر چلنے والوں) کو گمراہ کروں گا سامنے، پیچھے، دائیں اور بائیں سے اور یقیناً تو انہیں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

تعجب ہے کہ اس بات پر سارے مسلمان بالاتفاق یقین رکھتے ہیں ۔ کوئی اختلاف نہیں ہے ۔پھر اس بات کو تسلیم کرنے میں کیا قباحت ہے کہ جس صراط پر باقی رہ کر ہی کوئی عمل عبادت قرار پا سکتا ہے، اور اس پر گمراہ کرنے والی قوت تا وقت معلوم موجود ہے،تو اس پر بلا توقف سلسلہ وار ہدایت کرنے والی قوت کا ہونا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بھی ضروری ہے، تا کہ اللہ کے بندے خود کو شیطان سے محفوظ رکھ سکیں۔اس قوتِ ہدایت اور نصرتِ الٰہی کا نام قرآن نے امام رکھا ہے۔

چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں

جب صراط پر ایسی خطرناک گمراہ کرنے والی قدرت وطاقت موجود ہے تو عقل ودانائی اور عدل الٰہی کا تقاضہ ہے کہ اس گمراہ کرنے والی قدرت وطاقت سے

۱۔سورۂ اعراف ۱۷

زیادہ،قدرت اور طاقت رکھنے والا، راستہ دکھانے اور صراط مستقیم پر قائم رکھنے کے لیے موجود ہونا چاہیے۔اور اس کا انتظام بھی اللہ کی طرف سے ہونا چاہیے۔اسی کو ضرورت ہدایت کہتے ہیں۔عقل کا تقاضا بھی یہی ہے اور عدل الٰہی کی شان بھی یہی ہے کہ وہ اس کا اہتمام فرمائے،(عدل کی اہمیت کو وہ ہی سمجھ سکتا ہے جس کے عقیدۂ اصولِ دین میں عدل شامل ہوگا)اور قرآن حکیم میں اللہ جل شانہ نے اس کی ذمے داری بھی قبول فرمائی ہے۔انّ علینا للهدیٰ وانّ لنا للآخرة والأولیٰ (۱) بیشک ہدایت کی ذمے داری ہم پر ہے،اور دنیا (کی ہدایت) وآخرت (نجات کی) ذمے داری بھی ہم پر ہے،اب یہ بات سمجھنا اور بھی آسان ہے کہ جب خدائے لم یزل ولایزال نے جو علیم وقدیر بھی ہے،قدوس وحکیم بھی،آخرت ودنیا کی تمام ذمے داریاں خود سنبھال لی ہیں،تو ہادی بنانا بھی اس کی ذمے داری ہے،اب ہمارا کام اتنا ہے کہ اس ہادی کو تلاش کریں،اس کو پہچانیں،اور مانیں،اس کی اطاعت کریں،اور نجات یافتہ بن کر جنت کے حقدار بن جائیں۔اسی بات کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے،یآ أیُّھا الذین آمنوا اتّقوا اللّٰہ وابتغوا الیه الوسیلة (۲) اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔ یعنی تمہارا کام ہے اللہ تک رسائی کے لیے وسیلہ تلاش کرنا، وسیلہ بنانا اللہ کا کام ہے، اسی طرح ایک اور مقام پر قدرت نے اعلان فرمایا کہ۔ یآ أیُّھا الّذین آمنوا اتّقوا اللّٰہ و کونوا مع الصادقین (۳) اے ایمان والو! تم سب اللہ سے ڈرو اور تم سب صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔

۱۔ ۳۔

۲۔ سورۂ مائدہ ۳۵

اس آیۂ کریمہ کے ذیل میں علامہ فخر الدین رازی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ نے صادقین کے ساتھ ہونے کا حکم دیا ہے۔ صادقین وہ ہوں گے جو نگاہ قدرت میں صادقین کہلانے کے حقدار ہوں اور جسے اللہ صادق کہے اس کے کردار میں کوئی کمی یا عیب نہ پایا جاتا ہو، اسے شریعت کی زبان میں معصوم کہتے ہیں اور یہ حکم قیامت تک آنے والے تمام مومنین کرام کے لیے ہے، لہٰذا ہر دور میں ایک صادق کا ہونا ضروری ہے۔ اس بنیاد پر صادق کون ہوگا؟ لہٰذا علامہ نے اپنا نظریہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ چونکہ صادق کی تلاش ممکن نہیں ہے لہٰذا جب جس پر امت کا اجماع ہو جائے اسے صادق مان لیا جائے۔ ہم مکتب آل محمد کی جانب سے مندرجہ بالا نظریے پر تحفظات رکھتے ہیں۔

۱۔ جب اللہ نے تمام صاحبان ایمان کو صادقین کے ساتھ ہونے کا حکم دیا ہے تو اب اسی کی ذمے داری ہے کہ ہر دور میں ایک صادق رکھے جو معصوم ہو، ورنہ حکم بے معنی ہو جائے گا، اس لیے کہ اسی نے فرمایا کہ خدا عبث اور بے کار کام نہیں کرتا۔ دوسرے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ کہ وہ اپنے بندوں پر ایسا بوجھ نہیں ڈالتا جسے وہ اٹھا نہ سکیں۔ لا یکلف اللہ نفساً الّا وُسعَھَا(۱)

۲۔ جب صادقین کے ساتھ ہونے کا حکم دیا ہے جو کہ واجب ہے تو صادقین کو پہچوانا بھی اسی کی ذمے داری ہے۔ لہٰذا مباہلے میں جب نصاریٰ نجران آئے تو اللہ نے اپنی توحید کے اثبات کے لیے صادقین کو میدان میں بھیج کر پہچان کروا دی اور بیک وقت پانچ معصوم صادقین میدان مباہلہ میں دکھا دیئے اور انہیں کو زیر کساء جمع کر

۱۔ سورۂ بقرہ ۲۸۶

کے ان کی پوری زندگی کی طہارت کی ذمے داری بھی لے لی۔ اس عمل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ صادق کا انتخاب بھی خدا کرتا ہے اور صادقین کی طہارت حیات بھی خود اپنے ذمہ رکھتا ہے اور ان کی پہچان بھی خود کراتا ہے۔ اب ان کے ساتھ ہو جانا، یہ صاحبان ایمان کی ذمے داری ہے اور چونکہ حکم معیت کا ہے لہٰذا صادق کا ظاہر ہونا یا پردہ غیب میں رہنا کوئی مسئلہ نہیں جبکہ صراط مستقیم پر دشمن قوت بھی موجود ہے جو غائب رہ کر گمراہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو پھر اللہ کی قوت رحمانی قوت پردۂ غیب میں رہ کر کیوں ہدایت نہیں کر سکتی۔ یہ آیۂ کریمہ واضح اعلان کر رہی ہے کہ قیامت تک صادقین کا ایک فرد باقی رہے گا اور یہی بات حدیث میں ہے کہ جب تک آخری حجت خدا ظاہر ہو کر نہ آجائے قیامت نہیں آئے گی۔ چاہے قیامت آنے میں ایک دن ہی کیوں نہ رہ جائے اور اس آیت کے عنوان کے مطابق بھی مکتب تشیع میں بارہویں امام کا ذکر موجود ہے اور اس کا عقیدہ مستحکم ہے۔ یقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفیٰ باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب (۱) کافر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے کہ تو رسول نہیں ہے کہہ دو (اے رسول) کہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے، ایک اللہ اور دوسرا وہ جو کل کتاب کا علم رکھتا ہے۔

غور کریں کہ کافر کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے۔ مطلب واضح ہے کہ انکار رسالت کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور کافر انکار کرتے رہیں گے۔ لہٰذا ایک گواہ اللہ ہے رسالت کا۔ دوسرے گواہ ہیں کل کتاب کا علم رکھنے والے۔

ا۔ سورۂ رعد ۴۳

اب آپ خود فیصلہ کریں انکار رسالت جاری ہو اور نبوت و رسالت کا ایک گواہ تو رہے اور دوسرا گواہ نہ رہے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔

معلوم ہوا کہ یکے بعد دیگرے ہر زمانے میں نبوت کے گواہ آتے رہیں گے اور وہ وہ ہوں گے جو کہ کل کتاب کے عالم ہونگے۔ لہٰذا آج کے دور میں قائم آل محمدؐ کل کتاب کے عالم بھی ہیں، اور رسالت کے گواہ بھی ہیں۔

قیامت کے دن ہر انسان اپنے امام کے ساتھ

یوم ندعوا کل اناس بامامھم (۱)

اس دن ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ۔

اس آیۂ کریمہ پر گفتگو سے قبل چند معروضات ہیں جن کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ کچھ لوگوں نے اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں امام سے مراد قرآن حکیم ہے یا زمانے کا نبی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بھی امام ہے اور نبی بھی امام ہے قرآن کی امامت نبی کی امامت سے متصل ہے کیونکہ قرآن آیا ہے نبی کی طرف اور نبی آیا ہے امت کی طرف اور یہ قانون الٰہی اس لیے ہے کہ کتاب بیان ہے امت کے لیے اور اس کا تبیان ہے بذریعہ رسول۔ نبی اللہ کا فرمان پڑھ کر بھی سناتا ہے اور اس فرمان پر عمل کر کے بھی دکھاتا ہے۔ لہٰذا جب نبی دنیا سے پردہ کر جائے تو کتاب کے مطابق صحیح اور صد درصد مطابق عمل رسول کیلئے ایک سلسلہ ایسا ہونا ضروری ہے جو کہ نبی جیسا ہو۔ اس قانون کے تحت نبیؐ نے

ا۔ سورۂ بنی اسرائیل ا ے

جانے سے قبل فرمایا انّی تارك فيكم الثقلين كتاب اللّٰه و عترتي أهلبيتي ما ان تمسّكتم بهما لن تضلّوا بعدي لن يّفترقا حتّىٰ يرد علىّ الحوض کہ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب، دوسرے میری عترت، میرے اہل بیتؑ، اگر تم ان دونوں سے متمسک ہوئے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، یہ دونوں ہرگز ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر مجھ تک پہنچ جائیں گے۔

جب تک قرآن ہے اس وقت تک مطابق فرمان رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عترت اس کے ساتھ ہے، اور یہ بھی امام مہدی علیہ السلام کے وجود پر ایک مستحکم دلیل ہے، اور اسی طرح ہر زمانے کا صاحب ایمان، اور ہر ایک بے ایمان اپنے اپنے امام کے ساتھ آئے گا قیامت میں اور اسے پکارا جائے گا اور اس کے زمانے کے امام کے ساتھ۔ اب ایک طرف آنے والے امام برحق ہوں گے اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دوسری طرف آئمۂ ضلال ہوں گے اور اس کی صراحت قرآن حکیم میں موجود ہے۔ وجعلنا منهم آئمة يهدون بامرنا بما صبروا وكانوا بآياتنا يوقنون (۱) اور ہم نے ان میں سے امام بنائے جو ہمارے امر سے ہدایت کرتے ہیں اور ہمارے اس امر کے لیے انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر مکمل یقین رکھتے تھے۔ ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ عزّ شانہ ہے کہ وجعلناهم آئمة يهدون بامرنا (۲) اور ہم نے انہیں امام بنایا ہے جو ہمارے امر سے ہدایت کرتے ہیں۔

۱۔ حٰم سجدہ ۲۴۔

۲۔

اب زمانہ تلاش کرے کیا امر الٰہی رک گیا، یا جاری ہے قیامت تک۔ اگر رک گیا تو سلسلۂ امامت ختم اور اگر جاری ہے تو سلسلۂ امامت بھی جاری ہے۔ یہاں امر کے جاری ہونے کے معنی وحی یا کتاب کے نازل ہونے کے نہیں بلکہ (كل يوم هو في شان) کے ہیں اور اس کے امر اس کائنات میں جاری وساری ہیں۔ موت و حیات، رزق کی تقسیم، صحت و مرض اور موسم کی تبدیلی وغیرہ ہی میں اس کے امر جاری ہیں اور ہر سال شب قدر میں یہ نازل ہوتے ہیں۔ ملائکہ اور ارواح لے کر۔ ظاہر ہے کسی کے پاس تو وہ آتے ہوں گے۔ تو اب ہمیں وہ ذات بتاؤ جہاں ملائکہ و ارواح کی آمد ہوتی ہو یا پھر جان لو کہ سلسلۂ آئمہ اثنا عشر جاری ہے اور ان کے ہی گھر زمانہ رسولؐ میں بھی ملائکہ اور ارواح آتے رہے ہیں اور جب تک یہ سلسلہ جاری ہے، آتے رہیں گے۔

سوال: شب قدر میں ملائکہ اور ارواح کس کے پاس آتے ہیں؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ج جواب: سورۃ القدر میں ہے کہ تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر(۱)

نازل ہوتے ہیں ملائکہ اور روح اس رات میں اپنے رب کی اجازت سے تمام امر لے کر۔

نتیجہ

امر الٰہی جاری ہے، اور ہر سال ماہ مبارک رمضان میں شب قدر آتی ہے اور اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں سال بھر کے تمام امر لے کر اور جس کے

۱۔ سورۂ قدر ۴

حوالے وہ کرتے ہیں اسے اولی الامر کہتے ہیں ینزّل الملائکہ بالروح من امرہ علی من یشآء من عبادہ ان انذروا انہ لاالہ الا انا فاتقون (۱) نازل کرتا ہے (اللہ) ملائکۃ کو روح کے ساتھ اپنا امر دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے تاکہ وہ ڈرائیں۔ بیشک میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تاکہ وہ مجھ سے ڈرتے رہیں۔

اس آیۂ کریمہ نے وضاحت کردی کہ اس کے بندے ہیں جن پر ملائکہ، روح کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔ ان بندوں کو تلاش کرنا اور انکی معرفت حاصل کرنا اور انکی اطاعت کرنا واجب ہے۔ اسی لیے سرکار رسالت نے فرمایا من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاھلیۃ جو بھی مرجائے اور نہ پہچانے اپنے زمانے کے امام کو وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت مر گیا۔

نوٹ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یاد رہے کہ سوائے آل محمد علیہم السلام کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جن کے در پر زمانہ پیغمبر میں بھی ملائکہ آتے رہے، یہ بتانے کے لیے کہ لوگ پہچان لیں کہ ملائکہ کی آمد و رفت کا دروازہ کون سا ہے اور وہ لوگ کون ہیں۔ اسی لیے آیہ تطہیر کے نزول کے بعد سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض روایات کے مطابق چھ ماہ اور بعض کے مطابق تا آخر حیات ظاہری حضرت علیؑ کے در پر آکر یوں سلام پڑھا کرتے تھے۔ السلام عیکم یا اھل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ و مختلف الملائکۃ سلام ہو تم پر اے اہل بیت نبوت اور رسالت کی کان اور ملائکہ کی آمد رفت والوں۔

ا۔

واضح ہوا کہ ان کی اطاعت واجب ہے اللہ کی جانب سے اور ہر زمانے میں جو اولی الامر ہوتا ہے اس کو امام زمانہ کہتے ہیں۔ اب چاہے وہ ظاہر ہو یا غائب۔ اس کی معرفت ضروری ہے۔

اطاعت کرنے کی تاکید اور اس کا اثر

یآ أیھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ وا طیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردّوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تو منون باللّٰہ والیوم آلآخر ذالك خیر و أحسن تأویلا ہ (ا) اے وہ تمام لوگو جو ایمان لائے ہو! تم سب کے سب اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، اور اولی الامر کی جو تم میں ہو اور اگر تمہارا کسی شے میں اختلاف ہو جائے تو اسے پلٹاؤ اللہ اور رسول کی طرف اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہی خیر ہے اور یہی سب سے بہترین پلٹانا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آیت کا حکم تا روز قیامت ہے لہٰذا اللہ کی جانب سے قرآن ہے اور رسول کی جانب سے عترت اور اہل بیت ہیں جو کہ قیامت تک امت کے اختلاف کا حل نکال کر انہیں متحد رکھ سکتے ہیں۔

اس آیت سے بھی واضح طور پر ثابت ہے کہ ہر دور میں کتاب کا مکمل علم رکھنے والا اللہ کی جانب سے ہو جو کہ امر الٰہی کو جانتا اور سمجھتا ہو، اور تاریخ اس سلسلہ میں گواہ ہے کہ امت کے مسائل اختلافی کو جب بھی حل کیا اہل بیتؑ کے اس فرد نے کیا جو کہ آئمہ اثنا عشر کا ایک فرد رہا ہو۔

۱۔ سورۂ نسا ۵۹

آج کے دور میں وہ صاحب العصر والزمان علیہ السلام ہیں۔ امام ہیں، ہادی ہیں، عندہ علم الکتاب کے مصداق ہیں، صادق ہیں، وسیلہ ہیں، اولی الامر ہیں، اور اللہ کے اذن سے لوگوں کی ہدایت فرما رہے ہیں۔

کن لوگوں کی اطاعت نہیں کی جا سکتی

خداوند کریم نے اطاعت کے سلسلے میں قرآن حکیم میں اہم ترین قانون وضع فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کی اطاعت واجب ہے اس کے اوصاف کیسے ہونا چاہیے ہیں ارشاد ہوتا ہے۔ فلا تطع المكذّبين، ودّو الوتدهن فيد هنون، فلا تطع كلّ حلّاف مهين، همّاز مشّاء بنميم، منّاع للخير معتد أثيم عُتلّ بعد ذلك زنيم (۱) اور اطاعت نہ کر جھٹلانے والوں کی۔ وہ چاہتے ہیں کہ کچھ تم نرمی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرواور کچھ وہ نرمی کریں،اور اطاعت نہ کرو ذلیل مسلسل حلف اٹھانے والے کی۔ عیب چین، چغلخور، اور بہت زیادہ خیر سے روکنے والا، حد سے بڑھنے والا گنہگار، بہت زیادہ سخت مزاج اور حرام زادہ کی۔ اطاعت اللہ نے ان لوگوں کی واجب کی ہے جن میں مندرجہ بالا خصلتیں نہ پائی جاتی ہوں اور وہ سوائے معصوم عن الخطاء کے کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ فلا تطع المکذبین کو سمجھنے کے لیے سورۂ ماعون کا سمجھنا ضروری ہے۔

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم☆ أرأیت الذی یکذب بالدّین☆فذالك الّذی یدّع الیتیم☆ ولا یحضّ علی طعام المسکین☆ فویل للمصلّین الّذین ھم عن صلوٰتھم ساھون☆ الّذین ھم یراءون ویمنعون الماعون☆

۱۔سورۂ ن والقلم

کیا تو نے دیکھا نہیں اس شخص کو جو دین (قیامت) کو جھٹلاتا ہے۔ یہ وہی ہے جو یتیم کو دکھ دیتا ہے اور کسی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ دکھانے کے لیے عمل کرتے ہیں اور معمولی ظروف بھی عاریتاً دینے سے منع کرتے ہیں۔

عتل بعد ذلك زنیم

بدمزاج اور حرام زادے کی اطاعت نہ کرنا۔

مندجہ بالا آیت اور اس کی ماقبل آیات سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ جس کی اطاعت کی جائے اس کا حسب نسب اعلیٰ ہونا چاہیے۔ پست اور کم نسب کی اطاعت سے روکا گیا ہے۔ صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ حضرت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عمر نے کہا، تحبّبواالی الأشراف وتودّدوا و اتّقواعلی اعراضکم من السّفلة و اعلموا انّه لا یتمّ الشّرف الّا بولایة علی ابن ابی طالب محبت پیدا کروشریفوں سے اور مودت کرواور ڈرواپنے آپ کو پست اور کمینے لوگوں کے حوالے کرنے سے اور جان لو کہ کسی کا شرف بھی مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ حضرت علیؑ کی ولایت کو نہ مان لے۔یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کسی کی شرافت بغیر ولایت علیؑ ثابت نہیں ہوسکتی ہے۔

سرکارختمی مرتبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔من اراد ان یحییٰ حیاتی ویموت موتی ویدخل جنة الخلدالتی وعدنی ربی فلیتولّ علی ابن ابی طالب لانه لن یدخلکم فی الضّلالة ولن یّخرجکم من ھدی جو میری طرح زندہ رہنا چاہے اور میری طرح مرنا چاہے اور اس جنت میں جانا چاہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے تو اسے چاہیے کہ علیؑ کی ولایت کو مانے، کیونکہ وہ ہرگز تمہیں گمراہی میں داخل نہیں ہونے دے گا، اور نہ ہی تمہیں ہدایت سے باہر جانے دے گا۔

نتیجہ واضح ہے کہ اطاعت واتباع کے لیے جس کا انتخاب کیا جائے پہلے اس کا حسب ونسب دیکھا جائے یہی وجہ تھی کہ سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام بھی بتائے شجرۂ نسب بھی بتایا اور حسب بھی بتایا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے جب دربار یزید میں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا! أیھاالناس اعطیناستاو فضلنا بسبع اعطیناالعلم، والحلم، و الفصلحة، والسملحة، والشجاعة، و المحبة، فی قلوب المومنین، وفضلنا بانّ النبی المختار منّه والصّدیق منّه واسد اللّٰه، واسدرسوله منّه و سبطاھذه الأمة منّه

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

والطّیار منّہ و من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعر فنی فقدانبأته بحسبی ونسبی اے لوگو! ہمیں چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں، اور سات چیزوں سے فضیلت دی گئی۔ ہمیں علم، حلم وفصاحت، بزرگی، شجاعت اور مومنوں کے دلوں میں ہماری محبت دی گئی ہے۔ اور ہمیں فضیلت دی گئی ہے کہ نبی مختار ہم میں سے ہیں، اور نبوت کی تصدیق کرنے والے علیؑ ہم میں سے ہیں، اور اسداللہ واسدرسول حضرت حمزہؑ ہم میں سے ہیں، اور اس امت کے سبطین، حسنؑ و حسینؑ ہم میں سے ہیں، اور جعفر طیار ہم میں سے ہیں۔ جو مجھے پہچانتے ہیں وہ پہچانتے ہیں جو نہیں پہچانتے انہیں میں نے اپنا حسب اور نسب دونوں بتا دیے۔

مولف

گویا امامؑ نے اہل دربار سے پوچھ لیا کہ یہ تو میرا حسب نسب ہے اب جو تخت خلافت پر بیٹھا ہے اس سے تم پوچھو کہ اس کا حسب نسب کیا ہے؟ جس کی تم بیعت کیے بیٹھے ہو اور جس کی تم اطاعت کر رہے ہو۔

اب میں کسی تفصیل اور شرح کے بغیر آپ کی توجہ اس آیت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جہاں خداوند کریم نے اعلان کیا۔ وجعلنا هم آئمة يدعون الى النار ويوم القيامة لاينصرون☆ واتبعناهم فى هذه الدنيالعنة ويوم القيامة هم من المقبوحين☆ (۱) اور ہم نے انہیں ایسا امام قرار دیا جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ ہوگی، اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لگادی ہے اور قیامت کے دن ان کے چہرے بگاڑ دیے جائیں گے۔ ایسے آئمہؑ ضلال گمراہ کرنے والے ہوں گے، اور آئمہؑ ھدیٰ کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے۔ دنیا میں تو بہت سے لوگ انہیں مان لیں گے۔ لیکن ان کی اتباع کرنے والے جب میدان حشر میں آئیں گے تو قرآن حکیم نے اس طرح سے اس کی منظر کشی کی ہے۔

۱۔ ۴۱/۴۲/۲۸ القصص۔

گمراہوں کا اتباع کرنے والے

اذتبرّأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأ واالعذاب وتقطعت بھم الا سباب وقال الذین اتبعوالو أنّ لناکرّۃ فنتبرّ أمنھم کما تبروأ منّا کذالك یر یھم اللّٰہ اعمالھم حسرات علیھم وماھم بخارجین من النار ☆ (۱) کیا سخت وقت ہوگا جب اتباع کرنے والے اپنے پیشواؤں پر تبرا کر رہے ہوں گے اور وہ اپنی آنکھوں سے عذاب دیکھیں گے اور اسباب ان سے منقطع ہو چکے ہوں گے، اس وقت وہ کہیں گے کہ اگر ہمیں دنیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں واپس جانے کا موقع مل جاتا تو ہم ان لوگوں پر اس طرح تبرا کرتے جس طرح آج یہ ہم سے بے زاری کر رہے ہیں۔ اس طرح دکھائے گا خدا ان کو، ان کے اعمال ان پر یاس وحسرت بن جائیں گے اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں ہیں۔

اب گزشتہ آیات کی روشنی میں تو صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ امام دو طرح کے ہوں گے ایک اللہ کے امر کے ساتھ اذنِ الٰہی سے ہدایت کرتے ہوں گے اور وہ معصوم عن الخطاء ہوں گے، اور دوسرے گمراہ کرنے والے امام ہوں گے جن پر دنیا میں بھی لعنت ہوگی اور آخرت میں وہ اپنے پیروکاروں پر لعنت کریں گے اور پیروکار ان پر لعنت کریں گے۔

۱۔ سورۂ البقرہ ۱۶۵/۱۶۶

اب سرکارِ ختمی مرتبتؐ کے اس فرمان کی اہمیت کو سمجھیں، اور غور فرمائیں، من مات ولم یعرف امام زمانه مات میتة الجاهلیة جو زمانے کے امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر گیا وہ کفر کی موت مرے گا۔

خلافت الٰہیہ اور سنّت الٰہیہ

وعد الله الذین آمنوا منکم وعملو االصلحات لیستخلفنّهم فی الا رض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ لهم ولیبدّ لنّهم من بعد خوفهم أمنا یعبدوننی ولایشر کون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالك فأولئك هم الفاسقون (۱) وعدہ کر رکھا ہے اللہ نے تم میں سے بعض ایمان لانے اور عمل صالح بجا لانے والوں سے کہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا ضرور بالضرور جیسا کہ ان سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہلے خلیفہ بنائے تھے اور ضرور بالضرور ان کے لیے متمکن کرے گا اس دین کو ان کے لیے جو چنا ہوا ہے، اور ضرور بالضرور بدل دے گا ان کے خوف کو امن سے وہ صرف میری عبادت کریں گے اور میرے لیے شریک نہ بنائیں گے کسی شے کو بھی، اس کے بعد جس نے بھی کفر کیا وہی لوگ ہوں گے جو فاسق ہوں گے۔اس آیۂ کریمہ کی چند باتیں غور طلب ہیں:

۱۔اللہ نے خلیفہ بنانے کا اختیار اپنے پاس رکھا ہے۔

۲۔خلافت کے لیے ایمان اور عمل صالح کی شرط رکھی ہے،

۳۔منکم کے ذریعہ بعض کو خلافت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

۴۔خلیفہ بنانے کے لیے گزشتہ زمانوں کے خلفاء بنانے والی روش اور سنت کا اجراء

۱۔سورۂ نور۴۲۔

ہوگا۔

۵۔دین اسلام کو غلبہ دے گا ان کے لیے جسے اللہ نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے۔

۶۔اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

۷۔وہ غلبہ مستقل ہوگا اور ایسا ہوگا کہ اس دور میں کوئی بھی شرک نہ رہے گا۔

۸۔اس کے بعد جو کفر کرے گا بیشک وہ فاسقوں میں سے ہوگا۔

ازروئے قرآن خلیفۃ اللہ کیسے بنتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے خلیفہ بنانے کے لیے جو سنت قائم کی ہے وہ روز روشن کی طرح واضح ہے۔پہلا خلیفہ آدم علیہ السلام کو بنایا، دوسرا خلیفہ داؤد علیہ السلام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کو، اور تیسرا خلیفہ حضرت ہارون علیہ السلام کو بنایا۔ خلیفۂ اول حضرت آدم علیہ السلام کو جب اللہ نے زمین پر اپنا خلیفہ بنانا چاہا تو اعلان کیا۔ انیّ جاعل فی الا رض خلیفة (۱) میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔ خلق کرنے کے بعد روح پھونکنے سے پہلے فرمایا، اذا نفخت فیه من روحی فقعواله ساجدین (۲) (اے ملائکہ) جب میں اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب سجدے میں گر جانا۔ ابلیس کے علاوہ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا تو حکم الٰہی کے توڑنے والے اور خلیفۃ اللہ کے سامنے تکبر کرنے والے اور عدل الٰہی پر (انا خیر منه) میں اس سے بہتر ہوں کہہ کر اعتراض کرنے والے کو اللہ سبحانہ نے تا وقت معلوم ملعون بنا دیا اور اپنے تقرب سے دور کر دیا۔

۱۔

۲۔

اس طرح سنت الٰہیہ کا اجرا ہو گیا کہ اللہ کے بنائے ہوئے خلیفہ کا مقابلہ کرنا، اور اس سے ٹکرانا ابلیسیت ہے۔ وَعَلّمَ آدم الأسمآء کلها (۱) اور آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی اور اعلان کر دیا کہ خلیفہ اللہ علم لے کر آتا ہے۔ وہ کسی کے سامنے زانوئے ادب طے نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ جسے اللہ خلیفہ بنائے ملائکہ اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور وہ ہدایت کا علم اللہ کی جانب سے لے کر آتا ہے۔

دوسرے خلیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے ارشاد ہوا یاداؤد انا جعلناك خلیفة فی الارض (۲) اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا تو انہیں بھی علم عطا کر دیا اور حکومت بھی۔

تیسرے خلیفہ حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے (جب جناب موسیٰ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

توریت لینے کے لیے طور پر تشریف لے گئے) تو خداوند کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمان کو اس طرح بیان کیا کہ أخلفنی فی قومی وأصلح ولاتتبع سبیل المفسدین (۲) میری قوم میں میرے خلیفہ بن جاؤ، اور ان کی اصلاح کرو، اور فاسدوں کے رستے کا اتباع نہ کرنا۔ یہاں اس بات کا خیال رہے کہ حضرتِ موسیٰؑ نے ہارونؑ کو خلیفہ اپنی مرضی سے نہیں بنایا تھا، بلکہ اپنے خالق سے اجازت مانگی اپنی خواہش کا اظہار کیا، جب اللہ نے دعا قبول کر لی، تو اپنے بھائی کو اپنا خلیفہ بنایا، حضرتِ علیؑ کو پیغمبر اکرمؐ نے اپنے ساتھ وہی نسبت دی ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی، اور قرآنِ کریم میں اللہ سبحانہ نے سرکارِ رسالتؐ کو موسیٰ سے تشبیہ دی ہے، تو جس طریقے

۱۔ سورۂ بقرہ ۳۱

۲۔

۳۔

سے ہارونؑ کی خلافت، من جانب اللہ ہے، اسی طرح علیؑ کی خلافت بھی من جانب اللہ ہے۔ کیونکہ اللہ کی سنت بدلتی نہیں ہے۔

چوتھے خلیفہ حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ اب میں مولائے کائنات علی علیہ السلام کا فرمان سناتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں زمین پر اللہ کا چوتھا خلیفہ ہوں اور جو نہ مانے وہ ملعون ہے۔ کسی نے پوچھا کیسے؟ تو آپ نے فرمایا۔ اول آدمؑ۔ دوم داؤدؑ۔ سوم، ہارونؑ۔ چہارم علیؑ۔ خلیفۂ الٰہی معصوم عن الخطا ہوتا ہے، اس طرح کہ ولادت سے شہادت تک نہ وہ بت پرستی کرتا ہے، نہ کوئی گناہ کبیرہ وصغیرہ کرتا ہے، یہ ہے معیار خلافت الٰہیہ۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كّله ولوكره المشركون (۱) اس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ، تا کہ اس کا دین مکمل طور پر غالب آ جائے چاہے مشرک اُسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔ اس آیۃ کی تعبیر ہونا ہے، اور دین الٰہی کا غلبہ ہونا باقی ہے اور وہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری جانشین آ کر پورا کرے گا جس کے لیے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یملا ء الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجوراً (۲) وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے بھری ہوئی ہو گی ظلم و جور کے ساتھ۔

۱۔

۲۔

حدیث کی مطابقت فی القرآن

۱۔قاتلوهم حتیٰ لا تكون فتنة ويكون الدّين كله للّٰه (۱) ان کو قتل کر کے ختم کر دو تا کہ فتنہ بالکل باقی نہ رہے، اور سارا دین خدا کا ہو کر رہ جائے۔

۲۔واشرقت الأرض بنور ربها (۲) زمین اپنے مربّی کے نور سے چمک اٹھے گی۔

۳۔هل ينتظرون الّا أن يأتيهم الملائكة او ياتى ربك او ياتى بعض آيات ربك يوم ياتى بعض آيات ربك لاينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت فى ايمانها خيرا قل انتظروا انا منتظرون (۳) اے نبی کہہ دو کیا یہ اس بات کے منتظر ہیں فرشتے آئیں گے یا تمہارا رب آئے گا یا تیرے رب کی نشانیاں آئیں گی، تو جس دن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تیرے رب کی نشانی آئے گی تو جو شخص پہلے سے صاحب ایمان نہ ہو گا، یا اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہیں بجالایا تو اس کا ایمان لانا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ تم ان سے کہہ دو کہ وہ انتظار کریں، ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔

تدبّر

قرآن پاک کی آیت نے جس کا انتظار کرنا چاہئے اور جس کے انتظار کا حکم دیا ہے۔ اس کو بالکل واضح کر دیا۔ ان لوگوں کو تین چیزوں کا انتظار تھا۔ خدا اور فرشتے آئیں گے، اور خدا کی مقررہ آیت۔ تو اس آیت میں خدا نے دو کا تو انکار کر دیا کہ نہ تو خود خدا آئے گا، نہ اس کے فرشتے۔ تیسری چیز کا اعلان کر دیا کہ خدا کی

۱۔ سورۂ بقرہ

۲۔ سورۂ زمر

۳۔ سورۂ انعام

نشانیوں میں سے ایک نشانی آئے گی اس سے مراد ہرگز قرآن کی آیت نہیں کیونکہ وہ تو مکمل ہو چکا ہے، اور کامل ہے۔ اس لیے اب جدید نہیں آئے گا۔ یہاں آیت سے مراد وہ ذات ہے۔ جو آیت الٰہی بن کر آئے گی۔ پھر غور کریں کہ آیت قرآنی آتی نہیں ہے بلکہ نازل ہوتی ہے۔

یہاں لفظ استعمال ہوا ہے۔ ''یــأتی'' یعنی وہ آئے گا۔ جو ایک ذات کا پتہ ہے۔ قرآن کی آیت کو اللہ نے ''انزلنا'' کہہ کر بیان کیا ہے۔ تو اس موقع پر لفظ ''آیتِ رب'' سے مراد امامِ آخرالزمان عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔ وہ بھی وقت کے منتظر ہیں اور ہم بھی انتظار کر رہے ہیں اور اس کا ہی ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تشریح لفظ آیتِ قرآن سے

لفظ آیت سے کوئی دھوکا نہ کھائے اس لیے ہم چند ایک قرآنی آیات تحریر کرتے ہیں کہ آیت کے معانی سمجھ سکیں۔تا کہ کسی کو غلط تاویل کا موقع نہ مل سکے۔

۱۔فیه آیات بینات مقام ابراهیم(۱) اس کعبہ میں کھلی ہوئی آیت مقام ابراہیم۔

۲۔نیک لوگوں کو آیت سے تعبیر کیا۔اصحاب کہف کے لیے فرمایا ہے کانوا من آیتنا عجبا(۲) اصحاب کہف ہماری عجیب آیات میں سے ہیں۔

۳۔جس جانور سے کمال قدرت اور تعجب صفت نمایاں کی ہے۔اس کو بھی آیت فرمایا ہے۔هذه ناقة الله لکم آیة(۳) یہ اللہ کا ناقہ تمہارے لیے ایک آیت ہے۔

۱۔سورۂ آل عمران

۲۔سورۂ کہف

۳۔سورۂ اعراف

(۴) فرعون جیسے کافر کو اتنے دن محفوظ رکھا تو اس کو بھی آیت قرار دیا۔فالیوم ننجیك ببدنك لتکون لمن خلفك آیة وانّ کثیرا من الناس من آیاتنا الغافلون(۱) آج کے دن ہم تیرے بے روح بدن کو تہ نشین نہیں ہونے دیں گے تا کہ تو تیرے بعد آنے والوں کے لیے عبرت کی نشانی بن جائے اور بیشک انسانوں میں سے اکثریت ہماری نشانیوں سے غافل ہے۔

۶۔حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ حضرت مریم کو بھی آیت کہا۔وجعلناها وابنها آیة للعالمین(۲) اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو بھی آیت قرار دیا عالمین کے لیے۔

جب ثابت ہو گیا کہ ہستیوں کو اور اشخاص کو اس نے آیت فرمایا ہے تو مذکورہ تین

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ذاتوں کا انتظار اُمت کو تھا۔ ملائکہ وہ ہستیاں ہیں۔ خدا کی بھی ہستی اور ذات ہے تو تیسری منتظر شے بھی ذات ہوگی اور جس طرح حضرت عیسیٰؑ کو بقا اور طول عمر دے کر آیت فرمایا ہے۔ اسی طرح سے یہ ذات اپنی بقا اور طول عمر کی وجہ سے آیت ہے اور اس کے ہی انتظار کا خدا نے حکم دیا ہے۔ یہ مسلّم ہے کہ خدا جس کام کا حکم دے اس کا بجالانا عبادت، اور داخل دین ہے۔ تو اس ذات کا انتظار بھی عبادت اور داخل دین ہے اور اس انتظار کی عظمت اس سے معلوم ہوگی کہ ہمارے ساتھ خدا بھی منتظر ہے۔ یہ آل محمد علیہم السلام کی عظمت ہے۔ کہ جب ان پر درود پڑھا جائے تو خدا اس میں شریک ہوتا ہے اور جب صاحبان ایمان زمانہ غیبت میں ان کا انتظار کریں تو خداوند عالم اسمیں بھی شریک ہے۔

۱۔ سورۂ یونس آیت ۲۰۔

۲۔ سورۂ انبیاء آیت

وجود حجت خدا کی اہمیت

حدیث معصوم میں وارد ہوا ہے کہ الحجة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق حجت خدا کا وجود مخلوق سے پہلے اور مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد اصول کافی جلد اول میں معصومؑ فرماتے ہیں۔ انّ الحجة لا تقوم للّٰه علٰی خلقه الّا بامام بیشک اللہ کی حجت لوگوں پر قائم نہیں ہوسکتی سوائے امام کے۔

امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے (اصول کافی جلد نمبر ۱) ۔ انّ اللّٰه تبارك وتعالیٰ ! طهّرنا وعصّمنا وجعلنا مع القرآن وجعل القرآن معنا لا نفارقه ولا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يفا رقنا بیشک اللہ تبارک وتعالی نے ہمیں طاہر بنایا اور معصوم بنایا، اور ہمیں اپنی مخلوق پر گواہ بنایا اور اپنی زمین پر ہمیں اپنی حجت قرار دیا اور ہمیں قرآن کے ساتھ قرار دیا اور قرآن کو ہمارے ساتھ قرار دیا نہ ہم اسے چھوڑیں گے نہ وہ ہمیں چھوڑے گا۔

امام علی ابن الحسین علیہما السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ بنا یمسك الارض ان تميد بأهلها وبنا ينزل الغيث وبنا ينشر الرحمة ويخرج بركات الارض و لو لا مافى الارض منا لساخت بأهلها (۱) ہماری وجہ سے زمین اپنے اوپر بسنے والوں کو تنگ نہیں کرتی ہے اور ہماری وجہ سے بارشیں ہوتی ہیں اور ہمارے سبب ہی رحمتیں پھیلتی ہیں اور زمین کے خزانے نکلتے ہیں۔ اگر ہم سے کوئی زمین پر نہ ہو تو یہ اپنے اوپر بسنے والوں کو نگل جائے۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ لو ان الامام رفع من الارض ساعة لماجت باهلها كما يموج البحر باهله (۲) اگر ایک لمحہ کے لیے بھی امام زمین سے اُٹھا لئے جائیں تو زمین اپنے رہنے والوں کو اس طرح غرق کر دے گی جیسے امواج (سمندر کی موجیں) اپنے رہنے والوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر (غرق) کر دیتی ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ولو لا من على الارض من حجج الله لنقضت الارض مافيها والقت ما عليها ان الا رض لا تخلوا ساعة من الحجة (۱) اگر زمین پر اللہ کی حجت میں سے کوئی ایک بھی نہ رہے تو زمین اپنے اندر کی چیزوں کو اگل دے گی اور اپنے اوپر رہنے والوں کو پھینک دے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ

۱۔ فرائد السمطین جلد اول۔ ۲۔ امالی شیخ صدوق۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

زمین ایک لمحہ کے لیے بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ کسی شاعر کا ایک شعر میرے برادر عزیز شاعر آل محمد اور قلم کار سید آل محمد رزمی اعلیٰ اللہ مقامہ پڑھا کرتے تھے۔

ہٹ جائیں گر امام زماں درمیان سے
لاکھوں بلائیں ٹوٹ پڑیں آسمان سے

اقتباس از کتاب (سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واھلبیتہ) صفحہ ۲۶۸۔الحمومنی نے فرائد السمطین میں سعید ابن جبیر سے اور انہوں نے عبد اللہ ابن عباس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ان خلفآئی واوصیائی و حجج اللّٰہ علی الخلق بعدی، اثنا عشر اوّلھم اخی وآخرھم ولدی قیل یا رسول اللّٰہ! ومن أخوك؟قال علی ابن ابی طالب قیل ومن ولدك ؟ قال المھدی الذی یملا ھاقسطا وعدلاً کما ملئت جوراً و ظلما (۲) بیشک میرے بعد خلفاء میرے جانشین ہوں گے. میرے بعد پوری زمین پر اللہ کی حجت ''بارہ'' ہوں گے۔

۱۔کمال الدین ۲۔سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واھلبیتہ صفحہ ۲۶۸

ان کا پہلا میرا بھائی اور آخری میرا بیٹا ہوگا۔کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ آپ کا بھائی کون ہے؟فرمایا علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔پوچھا گیا کہ آپ کا بیٹا کون؟فرمایا!المہدی علیہ السلام عجل اللہ فرجہ الشریف جو کہ زمیں کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ جوروظلم کے ساتھ بھری ہوئی ہوگی۔اس حدیث کو علامہ مجلسی نے اسی سند کے ساتھ بحار الانوار۔جلد ۱۵ صفحہ ۸۱ پر ''کمال الدین'' سے نقل کیا ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں جن لوگوں نے بھی احادیث بیان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی ہیں اور ان کی اسناد لکھی ہیں ان میں ایک محمد صدیق حسن القنوجی البخاری ہے جس نے اپنی کتاب، (الاذاعۃ ماکان ویکون بین یدی الساعۃ) اس نے کہا کہ..... کہ ان میں سے مہدی موعود ہوگا جو منتظر فاطمی ہوگا، اور وہ اس کا پہلا ہوگا اور اس کے بارے میں مختلف روایات بہت کثرت کے ساتھ ہیں اور یہ روایت سنن نسائی وغیرہ، اسلام کی تدوین اور معاجم ومسانید میں موجود ہے۔ پھر کہا اس نے دجال اور عیسیٰ میں بھی روایات حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور ان روایات کے انکار کی کسی میں مجال نہیں ہے۔ اسے قاضی علامہ محمد بن محمد علی الشوکانی الیمنی رحمہ اللہ نے کھول کر بیان کیا ہے۔ اپنی کتاب (التوضیح فی تواتر ماجاء فی المهدی المنتظرو الدجال والمسیح) میں مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں وہ بلا شک وشبہ متواتر ہیں۔ جس میں سے پچاس حدیثیں تو بالکل صحیح ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ علامہ سیّد بدر الملۃ المنیر محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی۔ مہدی کے بارے میں احادیث فیصلہ کن ہیں اور وہ آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم سے ہیں۔ بیشک وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے پھر وہ کہتے ہیں کہ ان کے آنے کا زمانہ متعین نہیں کیا جاسکتا سوائے اس کے کہ ان کے آنے سے پہلے دجال ظاہر ہوگا اور اس کی وضاحت عبدالعزیز بن باز رئیس الجامعۃ الاسلام فی المدینۃ المنورہ تحقیق ظہور مہدی علیہ السلام ایک ایسی حقیقت ہے جسمیں کوئی شک نہیں ہے اور اس کا قول یہ بھی ہے کہ امر مہدی امر معلوم ہے اور اس کے بارے میں احادیث بالکل واضح اور صحیح ہیں۔ بلکہ ایسے تواتر کے ساتھ ہیں کہ جنہیں رد نہیں کیا جاسکتا اور حق کے ساتھ دلالت کرتی ہیں کہ بتحقیق یہی وہ شخصیت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔اس کا امر ثابت ہے اور اس کا خروج حق ہے۔(مجلّہ الجامعۃ الاسلامیہ/العدد۳ صفحہ ۱۶۱۔۱۹۲) اور اسی جامعہ کے استاد نے ایک عظیم اجتماع میں جس کا عنوان ہی یہ تھا (عقیدۃ اھل السنۃ والاثر فی المھدی المنتظر) اصحاب کے نام اور ان حدیث کی کتابوں کے نام جس میں احادیث مہدی روایت کی گئی ہیں۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ۲۶ ہیں:

۱	عثمان بن عفانؓ	۲	علیؑ ابن ابی طالب	۳	طلحہ ابن عبداللہ
۴	عبدالرحمٰن بن عوف	۵	الحسینؑ ابن علیؑ	۶	ام سلمہؓ
۷	ام حبیبہؓ	۸	عبداللہ ابن عباسؓ	۹	عبداللہ ابن مسعود
۱۰	عبداللہ ابن عمر	۱۱	ابوسعید الخدری	۱۲	جابر بن عبداللہ الانصاریؓ
۱۳	ابو ہریرۃ	۱۴	انس بن مالک	۱۵	عمار بن یاسرؓ
۱۶	عوف بن مالک	۱۷	ثوبا مولی الرسول	۱۸	عبداللہ
۱۹	قرۃ ابن ایاس	۲۰	علی الھلالی	۲۱	حذیفہ بن الیمانیؓ
۲۲	عبداللہ بن حارث	۲۳	عوف بن مالک	۲۴	عمران بن حصین
۲۵	ابو طفیل	۲۶	جابر الصدفی		

سبب تاخیر ظہور قائم آل محمدؑ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ لطف اللہ صافی نے اپنی تصنیف منیف ،منتخب الاثر، جس کا اردو ترجمہ ہے ”جمال منتظر“ اس کے مقدمہ میں لکھا ہے۔جس شخص کو تاریخ و

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آثار اور آخری زمانے میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بارے میں نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی متواتر بشارتوں اور آپ کے اصحاب کی روایات سے کچھ لگاؤ ہے۔اس پر مخفی نہیں ہے کہ جہل کی تاریکی دور کرنے ظلم وستم کا قلع قمع کرنے اور عدل کا پرچم لہرانے ،کلمہ حق کو بلند کرنے ،اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ دینے کے لیے خدا آپ کے وجود کا آفتاب طلوع کرے گا۔خواہ یہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

آپ خدا کے اذن سے دنیا کو غیر خدا کی عبادت کی ذلت سے نجات دلائیں گے،بری عادات و برے اخلاق کا خاتمہ کر دیں گے اور ان ناقص قوانین پر خط تنسیخ کھینچ دیں گے،جن کو لوگوں نے اپنی خواہشات کے مطابق ڈھال لیا ہے،اور تعصبات کے اسباب کو قطع کر دیں گے،قومی وعنصری اور وطنی تعصب وغیرہ کو ختم کر دیں گے،جو امت کے اختلافات اور افتراق کا باعث اور فتنوں اور جھگڑوں کا سبب ہوتے ہیں۔نہج البلاغہ میں امیر المومنین کا فرمان ہے۔امام زمانہؑ اپنے ظہور کے بعد کیا کریں گے؟اس طرح ارشاد فرماتے ہیں :یعطف الهویٰ علی الهدیٰ اذا عطفوا الهدیٰ علی الهویٰ ویعطف الرأی علی القرآن اذاعطفوا القرآن علی الرائی وہ خواہشات کو ہدایت کی طرف موڑے گا،جب کہ لوگ ہدایت کو خواہشات کی طرف موڑ رہے ہوں گے،اور لوگوں کی آراء کو قرآن کی طرف موڑے گا جب لوگ قرآن کو اپنی آراء کی طرف موڑ رہے ہوں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اہم نکتہ

عام طور پر صاحبان ایمان میں یہ رائے پائی جاتی ہے کہ جب معصومؑ نے فرما دیا کہ قبل ظہور ایسا، اور ویسا ہو گا تو پھر ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ اگر وہ غور کریں تو یہی تو آل محمدؑ کی عظمت کا اعلیٰ ترین نشان ہے، کہ قبل از وقت، بطور حفظ ماتقدم آگاہ فرما دیا کہ جب ایسا ہو اور الٹی گنگا بہ رہی ہو تو تم استقامت سے کام لے کر صرف ہم سے وابستہ رہنا، اور ہم سے توسل رکھنا، تا کہ ساری دنیا اس دھارے میں بہہ جائے لیکن تم نہیں۔ اس لیے کہ جب اس دنیا کے سمندر کی موجیں ہر شے کو نگلنے اور الٹنے پلٹنے پر تلی ہوئی ہوں تو تم کشتی نجات میں سوار رہنا۔ جس طرح طوفان نوح میں سب ڈوب گئے مگر کشتی میں سوار سب بچ گئے اسی طرح دنیا کے ظلم وجور و فسق وفجور کے طوفان میں سب غرق ہو جائیں گے لیکن صرف تم ہی بچ سکتے ہو، کیونکہ تمہارے پاس کشتی نجات موجود ہے۔ الحموینی نے فرائد السمطین میں اپنی سند کے ساتھ سعید ابن جبیر سے انہوں نے: فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اے علیؑ میں علم کا شہر ہوں اور تو اس کا دروازہ ہے اور شہر میں سوائے دروازے کے داخلہ نہیں ہو سکتا اور جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو اپنے زعم میں مجھ سے محبت کرتا ہو اور وہ تم سے عداوت رکھتا ہو۔ اس لیے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تمہارا گوشت میرا گوشت ہے، اور تمہارا خون میرا خون ہے اور تمہاری روح میری روح میں سے ہے۔ تمہارا راز میرا راز ہے۔ تمہارا اعلان میرا اعلان ہے۔ نیک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بخت ہے وہ شخص جس نے تیری اطاعت کی اور بد بخت ہے جس نے تیری نافرمانی کی۔ فائدہ مند ہوا جس نے مجھ سے محبت کی اور ناکام وہ شخص جس نے تجھ سے دشمنی کی۔ کامیاب ہوا وہ جو تم سے آملا اور ناکام رہا وہ جو تم سے بچھڑ گیا۔ تیری مثل اور تیرے بیٹوں میں سے آئمہ کی مثل سفینہ نوح کی جیسی ہے جو اس میں سوار ہو گیا۔ نجات یافتہ ہوا اور جس نے منہ پھیرا غرق ہوا۔ تم سب کی مثال ستاروں کے جیسی ہے، کہ جب ایک ستارہ نگاہوں سے اوجھل ہو جائے تو دوسرا طلوع ہو جاتا ہے۔ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بحوالہ عبقات الانوار دوسری حدیث میں سرکارؐ نے ارشاد فرمایا اِنّ الحسینؑ مصباح الھدیٰ وسفینۃ النّجاۃ بیشک حسینؑ ہدایت کا روشن چراغ اور کشتی نجات ہیں۔

بس دوستو آل محمدؐ کی محبت و ولایت اور مظلوم کربلا کی عزاداری غیبت امامؑ میں ہماری نجات کی محافظ ہے، اور مرجعیت آل محمد علیھم السلام کے مشن کا تسلسل ہے، اس لیے اس سے وابستہ رہیں، عزاداری اور مرجعیت کا مخالف تشیّع کا مخالف اور مکتب اہلبیتؑ کا دشمن ہے۔

غیبت امامؑ میں ہماری زبوں حالی

دورِ حاضر کو دورِ فساد و ابتلا کہا جاتا ہے، دینی، مذہبی، اخلاقی، سماجی، ذاتی، معاشرتی، اجتماعی، برائیوں نے ایسا جنم لیا ہے کہ اب شریف لوگ سوچتے ہیں کہ کس طرح اپنے دامن کو بچائیں۔ خاص طور پر شیعیان حیدر کرار کے لیے زمانہ سخت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ناسازگار ہے۔ دہشتگردی نے پورے ملک وپوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ پھر مساجد غیر فعال، منبر پر جہلاء کا قبضہ، اصول وفروع دین میں نت نئے مسائل کی ایجاد، ایمان کی حفاظت انتہائی دشوار، مال حرام کی فراوانی، حرام خوری کی وجہ سے ترک واجب، دیدہ دلیری کے ساتھ فعل حرام کا ارتکاب، اس قدر رواج پکڑ چکا ہے کہ اب خواجہ سرا بھی قرآن وحدیث پر اپنی رائے کا اظہار فتویٰ کی صورت میں فرمانے لگے۔ ایسے ہی دور کے لیے یہ فرمانِ معصومؑ ہے القابض علی دینه کالقابض علی الجمرة دین پر قائم رہنا ایسا ہوگا جیسا کہ دہکتا ہوا انگارہاتھ میں لے کر کھڑا ہونا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ انه سیأتی علیکم من بعدی زمان لیس فیه شیء أخفیٰ من الحق ولا أظهر من الباطل ولا اکثر من الکذب علی الله ورسوله ولا أکثر عند ذالك الزمان سلعة ابور من الکتاب (۱) یقیناً عنقریب میرے بعد تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جس میں کوئی شے حق سے زیادہ پوشیدہ نہیں ہوگی اور باطل سے زیادہ کوئی شے ظاہر نہ ہوگی اور سب زیادہ جھوٹ اللہ اور رسول پر بولا جائے گا اور اس زمانے میں (کاروبارِ زندگی) کا سب سے زیادہ بے قیمت سودا کتاب خدا ہوگی۔

ایسے دور میں قائم آل محمد علیہ السلام عجل اللہ فرجہ کا انتظار کرنے والوں کو کس طرح اپنا دامن بچانا ہوگا؟ اپنے ایمان کی حفاظت کیسے کرنا ہوگی؟ اس سلسلے میں امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا ایک فرمان جو کہ "بلاغۃ الامامین صفحہ ۷۴" میں

۱۔ نہج البلاغہ خطبہ ۱۴۷۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بحوالۂ ''ارشادالقلوب''نقل ہوا ہے ، امامؑ فرماتے ہیں،اس قرآن کے علاوہ اس دنیا میں باقی رہنے والی کوئی شے نہیں ہے،اسے اپنا امام بناؤ،یہ تمہاری ہدایت کی طرف راہنمائی کرے گا،اور قرآن پر عمل کرنے والا تمام انسانوں میں اس پر سب سے زیادہ حق رکھتا ہے،چاہے اس نے حفظ نہ بھی کیا ہو،اور قرآن سے بہت زیادہ دورافتادہ ہے وہ شخص جواس پر عمل نہیں کرتا،چاہے وہ اس کی تلاوت ہی کیوں نہ کرتا رہتا ہو۔

اس کے علاوہ علماء کرام نے آئمہ معصومین علیہم السلام کے فرامین کی روشنی میں غیبتِ امامؑ کے زمانے میں کچھ ذمے داریاں مرتب فرمائی ہیں جو کہ باعث حفظ ایمان بھی ہیں،اور استقبال خاتم الآئمہ عجل اللہ فرجہ کی آمادگی کے لیے سنگ میل ہیں۔خداوند دوعالم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ بحق محمد وآل محمد علیہم السلام ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے عمل سے امام عصر علیہ السلام کو راضی وخوشنود رکھنے میں کامیاب ہوجائیں،اسی میں اللہ کی رضا بھی ہے۔

غیبت امامؑ میں ہماری ذمّے داریاں

۱۔ہر روز بعد نماز فجر دعائے عہد کی تلاوت کرنا۔

۲۔شب جمعہ اور روز جمعہ دعائے ندبہ پڑھنا۔

۳۔تمام ماہ مبارک رمضان میں امام عصرؑ کو یاد کرنا اور ان سے متعلق دعائیں پڑھنا، بالخصوص دعائے افتتاح پڑھنا اور شب قدر میں امامؑ کو یاد کرنا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۴۔امامؑ کو یاد کر کے گریہ کرنا غمگین رہنا۔

۵۔امام علیہ السلام کی نیابت میں صدقہ دے کر، وصل کرنا ان کی سلامتی کا صدقہ دینا۔

۶۔امامؑ کے شیعہ اور صالح دوستداروں کی مالی امداد کر کے امامؑ سے وصل کرنا۔

۷۔امام علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے صاحبان ایمان کو خوشحال کرنا۔

۸۔امامؑ کی معرفت کے لیے مسلسل دعائیں کرنا۔

۹۔علامات ظہور امامؑ کا پہچاننا، اور پابندی کے ساتھ فرائض کی ادائیگی کرتے رہنا۔

۱۰۔امامؑ کی نیابت میں حج کرنا (اپنے واجب حج کی ادائیگی کے بعد)۔

۱۱۔امامؑ کی نیابت میں کسی اہل شخص کو حج کے لیے بھیجنا۔

۱۲۔امامؑ کی نیابت میں طواف کرنا، یا کسی کو نیابت دیکر طواف کرانا۔

۱۳۔امامؑ کی نیابت میں زیارات معصومینؑ کے لیے جانا، یا انکی نیابت میں کسی مومن کو بھیجنا۔

۱۴۔سرکار قائمؑ کی خدمت میں رہنا۔

۱۵۔امامؑ کی خوشی کی خاطر صالح مومنین کی زیارت کرنا، اور ان کو سلام کرنا۔

۱۶۔آنحضرتؑ کی زیارت پڑھنا۔

۱۷۔دو رکعت نماز قربتاً الی اللہ پڑھ کر آنجنابؑ کو ہدیہ کرنا۔

۱۸۔قرآن مجید پڑھ کر ثواب آپ کی خدمت میں ہدیہ کرنا، اور قرآن فہمی کے ذریعے اپنے عقائد کی حفاظت کرنا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۹۔امامؑ کی خوشنودی کی خاطر نماز پڑھ کر۱۳معصومینؑ کی خدمت میں ہدیہ کرنا۔

۲۰۔خداوند عالم سے آنحضرتؑ کے وسیلے سے شفاعت ووصل طلب کرنا۔

۲۱۔آنحضرتؑ کے حقوق کو پہچاننا،اور پابندی کے ساتھ ان کی ادائیگی کرتے رہنا۔

۲۲۔علمائے کرام کا اپنے علم کو آشکار کرنا۔

۲۳۔آنحضرتؑ کی نسبت سے ایذا پہنچانے والوں کی تکذیب کرنا،اور اپنے اعمال کی ادئیگی کی سختی پر صبر کرنا۔

۲۴۔تہذیب نفس کرنا۔

۲۵۔اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس بات کی مسلسل دعا کرنا کہ آپؑ کی یاد دل سے محو نہ ہو جائے۔

۲۶۔توبہ حقیقی پر متفق ہونا،آنجنابؑ کی خاطر اپنے ذمہ لوگوں کے حقوق ادا کرنا۔

۲۷۔جو جگہیں امامؑ سے منسوب ہیں مثلاً سامرہ،مسجد سہلہ،مسجد کوفہ،وغیرہ کی زیارت کرنا۔

۲۸۔وقت ظہور کا تعین نہ کرنا۔

۲۹۔بارگاہ ایزدی میں دعا کرنا کہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ آپ کی زیارت ہو۔

۳۰۔امام حسینؑ پر گریہ کرنا،اور ان کی زیارت کے لیے کربلا جانا۔

۳۱۔اپنے گھروں میں محافل ومجالس معصومینؑ کا انعقاد کرنا۔

۳۲۔آنحضرتؑ کے مناقب،نظم یا نثر کی صورت میں بیان کرنا۔

۳۳۔آنحضرتؑ سے منسوب محافل ومجالس میں شرکت کرنا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۳۴۔بقصد قربت امامؑ کا انتظار کرنا، اور نا امیدی سے دور رہنا۔

۳۵۔لوگوں کے درمیان امامؑ سے محبت کا اظہار کرنا۔

۳۶۔انتظار کے ساتھ آپؑ کی نصرت کی خاطر اسلحہ اور سواری کا انتظام رکھنا۔

۳۷۔ان کی غیبت میں مدعیانِ نیابتِ خاصہ کی تکذیب کرنا۔

۳۹۔امامؑ کی نیابت میں صاحبان ایمان کی دعوت کرنا۔

۴۰۔برادران ایمانی کے حقوق کی پاسداری کرنا، اور ان کو ادا کرتے رہنا۔

۴۱۔حضرت صاحب عصر علیہ السلام کو حاضر جان کر با ادب رہنا۔

۴۲۔جب آپ کا نام نامی یا لقب پکارا جائے تو کھڑے ہو کر سر جھکا کر، اور سر پہ ہاتھ رکھ کر تعظیم بجا لانا۔

۴۳۔دعائے غریق کا بلا ناغہ پڑھنا۔

۴۴۔انتظار کی فضیلت اور اس کا ثواب جاننا۔

پہلی ذمے داری

دعائے عہد اور اس کی افادیت

اس دعا کو ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے ''بحار الانوار'' میں سیّد ابن طاؤس نے مصباح الزائر میں محمد ابن علی جبعی نے مجموعہ جبعائی میں اور ''بلد الامین'' مصباح کفعمی اور کتاب عتیق سے بھی نقل کیا ہے اور کئی حوالوں سے بھی نقل ہوئی ہے اس جگہ فقط ایک سند کو نقل کیا جاتا ہے۔جلال الدین ابوالقاسم اور انہوں نے فخار بن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

معد بن فخار العلوی الحسینی الموسوی سے اورانہوں نے تاج الدین ابو محمد الحسن بن علی سے اورانہوں نے ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بحرانی سے اورانہوں نے ابو محمد الحسن بن علی سے اورانہوں نے علی بن اسماعیل سے اورانہوں نے ابوزکریا یحیٰی بن کثیر سے اورانہوں نے محمد بن علی القرشی سے اورانہوں نے احمد بن سعید سے اورانہوں نے علی بن حلم سے اورانہوں نے ربیع بن محمد المسلمی سے اورانہوں نے ابو عبداللہ بن سلمی سے اورانہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا، جوکوئی بھی اس دعا کو چالیس روز تک صبح کے وقت پڑھے گا۔ ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھیوں میں سے ہوگا، اور اگر ظہور سے قبل مرجائے گا۔تو خدا اسے قبر سے نکالے گا تا کہ حضرت کے ساتھیوں میں شامل ہو جائے اور خدائے متعال دعا کے ہر جملے کے بدلے اسے ہزار نیکیاں اور کرامتیں عطا فرمائے گا، اور اس کے ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بحوالہ "عہد سے ظہور تک" علامہ اسد عالم۔

چالیس دنوں کی خصوصیات

سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ من اخلص للہ اربعین صباحاً ظهرت ینابیع الحمکة من قلبه الی لسانه جس نے بھی اللہ کی خاطر خود کو چالیس روز تک خالص رکھا اس کی زبان پر اس کے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہونے لگیں گے۔ سرکار ولایت سلطان الاوصیاء حضرت امیر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

المومنین علیہ افضل الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں ۔من أصلح لله جوانيه اربعين صبا حاً اصلح الله برانيه جس نے چالیس روز تک اللہ کی خاطر اپنے باطن کی اصلاح کی خدا اس کے ظاہر کی اصلاح فرمادے گا۔اس طرح سرکار باب الحوائج حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں من شرب الخمر لم يحسب له صلاته اربعين يوماً (اصول کافی جلد ۵) جس نے بھی شراب پی چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہوگی ۔علامہ سیّد کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی کتاب ''مطالب السئول'' میں علامہ ابن حجر مکی ''صواعق محرقہ'' میں سبط ابن جوزی ''تذکرۃ الخواص'' میں لکھتے ہیں کہ دس محرم کے چالیس روز تک جو کپڑا بھی زیر آسمان پھیلایا جاتا تھا اس پر خون کے چھینٹے نظر آتے تھے ۔یعنی خدا نے بیس صفر تک کائنات کو سوگوار رکھا۔

دعائے عہد کے موضوعات پر ایک نظر

بسم الله الرحمن الرحيم

أللهمّ ربّ النور العظيم، وربّ الكرسى الرّفيع، و ربّ البحر المسجور

اے ہمارے اللہ ۔نور عظیم کے پروردگار، اے بلند کرسی والے پروردگار، اے بھرپور موجیں مارتے ہوئے سمندر کے رب ۔

خداوند کریم کی عظمت وجلالت وقدرت وربوبیت کے اقرار کے بعد پروردگار دوعالم کی خدمت میں عرض مدعا کچھ اس طرح کہ:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللّٰهم انیّ اسئلك بوجهك الكريم وبنورك العظيم

اے ہمارے اللہ بے شک میں سوال کرتا ہوں تیرے کریم اور تیرے روشن چہرے کا واسطہ دے کر۔

النور العظیم، ہوسکتا ہے کہ نورِ محمدی اور حقیقت محمد کی طرف اشارہ ہو جیسا کہ قرآن حکیم میں کہا گیا ۔قد جاء کم من الله نور وكتاب مبين (۱) یقیناً اللہ کی جانب سے آیا ہے تمہاری طرف نور اور کھلی ہوئی کتاب اس آیت میں نور سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔وبنور وجهك المنير سے مراد محمد وآل محمد علیہم السلام ہوں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا !نحن حجة الله، باب الله، نحن لسان الله ونحن وجه الله (۲) ہم اللہ کی حجت ہیں خدا کی معرفت کے دروازے ہیں ۔ہم اللہ کی زبان ہیں اور ہم اللہ کی پہچان ہیں ۔

۱۔

۲۔ا۔تفسیر مجمع البیان / البرهان۔

قرآن حکیم میں پروردگار جلّ شانہ کا ارشاد ہے كل من عليها فان ويبقىٰ وجه ربك ذو الجلال والاكرام (۱) جو کچھ بھی اس (زمین) پر ہے فانی ہے اور باقی رہے گا صرف تیرے رب کا چہرہ جو صاحب جلال واکرام ہے ۔حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں نحن وجه الله ہم اللہ کی پہچان ہیں ۔یعنی ساری دنیا کی ہر شے کو فنا ہے ۔لیکن جنہیں اللہ نے اپنی پہچان بنا کر بھیجا جن کی وجہ سے کائنات خلق ہوئی ۔جن کی خلقت کے بعد موت وحیات کو خلق کیا۔ان کے علاوہ ہر شے کو فنا ہے۔اس طرح اس کی حکومتِ دائمی اور بقائے بالذات اور قدرت کاملہ کا اقرار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

أللّهم بلّغ مولانا الامام الهادی المهدی القائم بامرك صلواة الله عليه وعلى آبائه الطا هرين عن جميع المؤ منين والمومنات فی مشارق الارض و مغار بها سهلها وجبلها وبرّها وبحرها وعنّی وعن والدیّ من الصلواة

اے اللہ پہنچا دے ہمارے مولا امام ہادی ومہدی تک جو قائم ہے تیرے امر پر صلواۃ ہوان پر اللہ کی اوران کے آبائے طاہرین پر تمام مومنین ومومنات کی جانب سے چاہے وہ زمین کے مشرقین یا مغربین میں رہتے ہوں۔سطح زمین پر رہتے ہوں یا پہاڑوں پر صحراؤں میں رہتے ہوں یا سمندر میں اور میری طرف سے اور میرے والدین کی طرف سے ایسی رحمت اور درود جو عرش کے وزن کے برابر ہو اور کلمات خدا کے پھیلاؤ کا حامل ہو اور ہر اس چیز کے برابر جس کا (اللہ) کے علم نے احاطہ کیا ہوا ہے۔اور جس جس چیز کا اس کی کتاب میں ذکر ہے۔

ا۔

سرکار قائم آل محمد روحی وارواح العالمین لہ الفدا پر۔درود کے بعد تذکرہ عہد شروع ہوتا ہے۔بارگاہ رب العزت میں تجدید عہد تصمیم ووفاداری۔

اللّٰهم انّی اجدّد له فی صبیحة یو می هذا وماعشت من ایّامی عهدا وعقدا وبیعة له فی عنقی لاحول عنه ولاازول ابدا

اے ہمارے اللہ! میں بیشک تجدید کرتا ہوں میرے آج کے اس دن کی صبح کو اور جب تک میں زندہ رہوں گا۔ان کے لیے عہد وپیمان اور جو میری گردن میں ان کی بیعت ہے کہ میں نہ بال برابر اس کو بدلوں گا اور نہ کبھی چھوڑوں گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دعا کے اس حصے میں اپنے اس معبود حقیقی کے حضور جس کی ثناء میں اس کے اوصاف بیان کر کے اس عہد وعقد وبیعت کی تجدید کرنے کا اعلان ہے اور تا حیات اس پر باقی رہنے کی تصمیم ہے۔ جو کہ دعاؤں کا سننے والا ہے، اور قبول کرنے والا ہے۔ جسے مختلف زبانوں میں مختلف دعائیں مانگنے والے مغالطے میں نہیں ڈال سکتے۔ جو نیتوں کا جاننے والا ہے۔، اور دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کا علم رکھنے والا ہے۔ جو اپنی جانب قدم بڑھانے والے بندوں کا ہاتھ تھامنے والا ہے، اور ان کے پائے ثبات میں استحکام دینے والا ہے۔ عرض گزاری کے بعد بندہ مومن نصرتِ قائم آل محمدؑ عجل اللہ فرجہ کی درخواست کرتا ہے۔ نصرتِ امام علیہ السلام کے لیے بارگاہ رب العزت میں درخواست۔

اللّٰھم اجعلنی من انصاره واعوانه والذّابین عنه والمسارعین الیه فی قضآء حوائجه والممتثلین لأوامره والمحامین عنه والسابقین الی ارادته والمستشهدین بین یدیه

اے ہمارے اللہ! مجھے ان کے انصار و اعوان اور ان کی دفاع کرنے والوں، اور تیزی کے ساتھ ان کی حاجتوں میں ساتھ دینے والوں، اور ان کے حکم پر عمل پیرا ہونے والوں، میں اور ان کی حمایت کرنے والوں میں، اور ان کے ارادے پر پہل کرنے والوں میں، اور انکی معیت میں شہید وانے والوں میں قرار دے۔

امام علیہ السلام کی غیبت میں انکی نصرت یہ ہے کہ ان کے چاہنے والوں کو خوشحال کیا جائے، خود بھی واجبات پر عمل پیرا ہو، اور دوسروں کو بھی واجبات کی پابندی پر آمادہ کرے، وہ احکامات قرآن جو متروک ہو گئے ہیں ان کو زندہ کرے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

معصوم فرماتے ہیں ۔رحم اللّٰہ من یحیی أمرنا خدا رحم کرے اس پر جو ہمارے امر کو زندہ کرے۔ مندرجہ بالا دعا کے کلمات نفس مومن کو امام علیہ السلام کا حقیقی منتظر بنانے ،اور غیبت کے زمانے میں بیدار رکھنے،اور عملی اقدام کرنے کے لیے کافی ہیں، تا کہ مومن اپنے آپ کو بعد ظہور امام علیہ السلام آمادہ رکھے۔یقیناً اگر ہم خلوص نیت کے ساتھ عمل کے میدان میں اتر آئیں تو خداوند عزوجل امام علیہ السلام کی نصرت کی توفیق عطا فرمائے گا۔لیکن اس میں نفس امّارہ کو تو مارنا پڑے گا۔اور نفس کی ناجائز خواہشات کو ترک کرنا پڑے گا۔خداوند کریم قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم بیشک خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت کو خود نہیں بدلتی ۔

ہمیں اپنی حالت زار پر غور کرنا ہوگا، کہ ہم نے اپنے آپ کو کس قدر آمادہ کیا ہے نصرتِ امام کے لیے؟ ہمارے گھروں میں امام علیہ السلام کا کتنا تذکرہ ہوتا ہے؟ ہمارے دلوں میں کتنی تڑپ ہے زیارت امام علیہ السلام کی؟ ہم کس قدر منکرات یعنی ان کاموں سے پرہیز کرتے ہیں جن سے خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا ہے؟

نصرت امام کی تڑپ اور عقیدۂ رجعت

اللّٰھم ان حال بینی وبینه الموت الذی جعلته علی عبادك حتما مقضیاً فلخرجنی من قبری موتزراً کفنی شاھراً سیفی مجرداً قناتی ملبّیاً دعوة الداعی فی الحاضر والبادی اے ہمارے اللہ! اگر میرے اور میرے مولا کے درمیان موت حائل ہوجائے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جس کا تو نے اپنے بندوں کے لیے حتمی فیصلہ کر رکھا ہے۔ مجھے (ان کے ظہور کے بعد) اس طرح قبر سے اُٹھانا کہ میں کفن میں لپٹا ہوا ہوں، اور میرے ہاتھ میں تلوار بے نیام ہو، دوسرے ہاتھ میں نیزہ ہو، ان کی آواز (حق آغاز و حق انجام) پر لبیک کہتا ہوا شہر و بیاباں میں جاؤں۔

ا۔ دعا کے اس حصے سے ''آل محمدؐ کی محبت میں موت آئے تو شہادت ہے'' کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

۲۔ زندگی کو ایسے سنوارا جائے کے موت بھی نصرت اِمام میں حائل نہ ہو سکے۔

۳۔ زبانی دعوں سے آگے بڑھ کر ہمیں عملی اقدام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

۴۔ یہ دعا ہمیں سکھاتی ہے کہ امامؑ کا انتظار کرنے والا اور ان کی نصرت کی شدت کے ساتھ دل میں تڑپ رکھنے والا، زمانے کے بہاؤ میں نہیں بہتا بلکہ لاکھ طوفان مخالفت و عداوت سر اٹھائیں وہ صراط حق سے روگرانی نہیں کرتا، جسے معاشرتی طوفان گھیر لیں اور وہ اپنے نفس کو دنیا کے حوالے کر دے، کبھی بھی نصرت امامؑ کے لیے خود کو آمادہ نہیں کر سکتا۔

زیارت امام کی درخواست

اے اللہ مجھے حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف علیہ السلام کا چمکتا ہوا چہرہ دکھا اور انکی درخشاں پیشانی کو اور انکی زیارت کو میری آنکھوں کا سرمایہ قرار دینا اور ان کے ظہور حق نگر میں تعجیل فرما، اور ان کے خروج کو آسان فرما اور ان کے راستے کو آسان فرما دے اور مجھے ان کی راہ پر قرار دے اور ان کے امر کو نافذ فرما اور ان کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پشت کو مضبوط فرما۔ اے ہمارے اللہ! قائم آل محمد علیہ السلام عجل اللہ فرجہ الشریف کے توسط سے دنیا کی (گمراہی) سے اجڑی ہو بستیوں کو آباد فرما اور اپنے بندوں کے (پژمردہ دلوں) کو زندہ کر دے۔ بیشک تو نے فرمایا اور تیرا فرمان حق ہے کہ جن کی وتری میں فساد ظاہر ہو چکا، جو لوگوں کے ہاتھوں سے برپا ہوا ہے۔ اے میرے اللہ ہمارے لیے اپنے ولی اور اپنے نبی کی بیٹی کے بیٹے کو ظاہر فرما دے جو تیرے رسول کا ہم نام ہے یہاں تک کہ باطل نا کام ہو جائے مگر یہ کہ متفرق ہو جائے۔ قیام حق مستحکم ہو اور (پوری دنیا) پر ثابت ہو جائے۔

بستیوں کی آبادی اور بربادی کے اسباب

قرآن کریم میں خداوند دو عالم نے اسے اس طرح بیان فرمایا ہے۔ ضرب اللہ مثلا قریة آمنة مطمئنة یأتیها رزقها رغداً من کلّ مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقها اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون ☆ (۱) اللہ تعالیٰ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن و اطمینان میں تھی اور اس کا رزق ہر طرف سے بہم پہنچ رہا تھا کہ اس نے

ا۔ سورۂ نحل آیت ۱۱۲۔

اللہ کی نعمتوں کا کفر کرنا شروع کر دیا تو اللہ نے انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا جو کچھ وہ انجام دے رہے تھے (اسکے بدلے میں)۔ معلوم ہوتا ہے کہ معاشرے میں خوف اور بھوک اللہ کی نعمتوں کے کفر کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا اس کا علاج بھی بتا دیا۔

ا۔ فلیعبدوا ربّ هذا البیت الذی اطعمهم من جوع وآمنهم من خوف (۱) پھر تم عبادت کرو اس البیت (کعبہ) کے رب کی جس نے تمہیں بھوک میں شکم سیر کیا اور خوف میں امن عطا فرمایا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۔لئن شکرتم لازیدنکم و لئن کفرتم انّ عذابی لشدید (۲) اگر تم شکران نعمت کرو گے تو ضرور بالضرور ہم اضافہ کریں گے اور کفرانِ نعمت کرو گے تو ہمارا عذاب بڑا سخت ہے۔اللہ نے اپنے بندوں پر جو انعام کیے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔بندگان خدا میں ان کے شمار کی صلاحیت بھی نہیں ہے۔ان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوھا (۳) اگر تم اس کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو گے تو ان کا احصا (یعنی احاطہ) نہیں کر سکو گے۔کائنات میں اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے "دین" اور دینداری و دیانتداری شکران نعمت ہے، اور بے دینی اور گمراہی کفران نعمت ہے۔بستیاں اجڑنے لگتی ہیں، چوری ڈاکے، قتل و غارت گری، فتنہ و فساد بڑھنے لگتے ہیں، بیماریاں سر اٹھاتی ہیں، ناگہانی اموات بڑھ جاتی ہیں، بھائی چارہ ختم ہو جاتا ہے، خلوص دم توڑ دیتا ہے، قوت برداشت کا نام و نشان مٹ جاتا ہے، افراتفری معاشرے میں گھر کر لیتی ہے، حقوق پامال ہونے لگتے ہیں، عبادت گاہیں ویران نظر آتی ہیں، لحاظ و مروت کا جنازہ اُٹھ

۱۔

۲۔

۳۔

جاتا ہے، تہذیب یادرفتگاں بن کر رہ جاتی ہے، ہر آنے والا دن گزشتہ دن سے بدتر ہوتا چلا جاتا ہے، برکتیں آسمان پر اٹھ جاتی ہیں، زمین اپنے خزانے روک لیتی ہے، پریشانیاں چاروں طرف سے گھیر لیتی ہیں، قحط عام ہو جاتا ہے، اور ظالم حکمران مسلط ہو جاتے ہیں، دھوکا دہی کا بازار گرم ہو جاتا ہے، جھوٹ سر چڑھ کر بولتا ہے، حرام کاریاں عام ہو جاتی ہیں، لوگ نیکیاں کرنے سے شرماتے ہیں، اور گناہوں پر فخر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرتے ہیں،عریانیت کوفیشن کا نام دیا جاتا ہے، بے حیائی کو زمانے کے ساتھ چلنے کا تقاضا سمجھا جاتا ہے،اسی کو اسلام کی لغت میں زمانہ جاہلیت کہا جاتا ہے۔

انہیں تمام برائیوں اور کوتاہیوں کا ذکر قرآن حکیم،احادیث نبوی اور اقوال معصومین میں کثرت کے ساتھ ملتا ہے، بلکہ علامات ظہور امام علیہ السلام میں مکمل صورتحال نظر آتی ہے۔ہم علامات کا ذکر آئندہ کریں گے۔

واجعله اللّٰهم مفزعًا لمظلوم عبادك و ناصرا لمن لا يجد له ناصرا غيرك و مجددًا لما عطل من احكام كتابك ومشيّدا لما ورد من اعلام دينك وسنن نبيك صلى اللّٰه عليه وآله اے ہمارے اللہ! ان کو اپنے مظلوم بندوں کی پناہ اور جن لوگوں کا تیرے علاوہ کوئی حامی وناصر نہ ہو مددگار قرار دے،اور اپنی کتاب کے معطل احکامات کی تجدید کرنے والا قرار دے،اور اپنے دین کی تمام تر نشانیوں اور اپنے نبی کی سنتوں کو مضبوط کرنے والا قرار دے۔

جیسا کہ ہم سابقاً عرض کر چکے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے،جب حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف علیہ افضل الصلوۃ والسلام آئیں گے تو لوگوں کی رائے کو ہدایت کی طرف موڑ دیں گے جب کہ لوگ ہدایت کو اپنی آراء کی طرف موڑ رہے ہوں گے۔اسی طرح وہ لوگوں کی خواہشات کو قرآن کی طرف موڑیں گے،جبکہ لوگ قرآن کو خواہشات کی طرف موڑ رہے ہوں گے۔

دوسری ذمے داری

دعائے ندبہ کا پڑھنا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دعائے ندبہ ایک استغاثہ ہے امام عصرؑ کی غیبت میں اس دعا کو پڑھنا بہت ثواب ہے اور اس کے جملوں کو پڑھ کر سمجھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دور غیبت کتنا کربناک ہے۔اسی دعا میں امام علیہ السلام کا فرمان ہے اے جد بزرگوار مجھے زمانے نے پیچھے ڈال دیا ورنہ میں روز عاشورہ آپ کی نصرت کرتا اور میں صبح سے شام تک آپ پر پانی کے نہیں خون کے آنسو بہا رہا ہوں۔دعائے ندبہ کو تنہا پڑھا جائے یا دعائے ندبہ کی مجالس کا انعقاد کیا جائے۔اس سے فکر کو ہدایت وتازگی و بلندگی ملتی ہے۔احساس انتظار امامؑ میں شدت پیدا ہوتی ہے۔دعائے ندبہ پڑھنے والے کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیتی ہے۔اخلاق انسانی میں اخلاص پیدا کرتی ہے اور ایک انقلاب برپا کر دیتی ہے۔اس میں عقائد بھی ہیں۔اصول وفروع بھی اور تسلط ضعف و ناامیدی اور مایوسی کے تمام اندیشوں اور فساد پیدا کرنے والے جذبات سے باز رکھتی ہے۔اس میں کربلا والوں سے اور اسیران کربلا سے امامؑ کی وابستگی اور ان کے غم میں غمگساری کے محسوسات پر مبنی بیان موجود ہیں۔

تیسری ذمے داری

انفاق کیسے ہو

وضاحت:غرباء ومساکین کی مالی امداد عمومی طور پر بلاتفریق رنگ ونسل،مذہب وملت ایک مستحسن عمل ہے،شارع مقدس نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔قرآن حکیم واحادیث میں انفاق فی سبیل اللہ کی تاکید کی گئی ہے،تشویق دلائی گئی ہے اور اس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سلسلے میں خمس، زکوٰۃ،فطرہ،صدقات وغیرہ کا نصاب قائم کیا گیا ہے،اور اس میں سے بعض کو معین کر کے فرض قرار دیا۔انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلے میں قرآن حکیم کچھ اس طرح اعلان کر رہا ہے۔الم☆ذالك الكتاب لا ريب فيه هدىً للمتقين ☆الذين يومنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة ومما رزقناهم ينفقون (۱)الٓمٓ یہ ایسی کتاب ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔ہدایت ہے ان پرہیز گاروں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور قائم کرتے ہیں نماز کو،اور ہم نے جو رزق انہیں دیا ہے(خدا کی راہ میں)خرچ کرتے ہیں۔وانفقوا مما رزقناكم من قبل ان يأتي أحدكم الموت ☆ (۲) اور خرچ کرو اس رزق میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے،اس سے قبل کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے آپ اگر قرآن مجید کا مطالعہ فرمائیں گے تو اس قبیل کی بہت سی آیات آپ کے سامنے آئیں گی،ہم نے اس جگہ پر طوالت کے خوف سے صرف دو آیات کا ذکر کیا ہے۔ورنہ انفاق فی سبیل اللہ کا ایک مکمل اور جامع نظام کتاب خدا

۱۔سورۂ بقرہ

۲۔سورۂ المنافقون

میں موجود ہے۔مستحقین میں فقراء،مساکین،ایتام،قیدی،ابن سبیل،سب ہی ہیں لیکن اگر اعزہ میں کوئی مستحق ہو تو وہ سب پر مقدم ہے،اس کے بعد امام عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے شیعہ و صالح دوستدار ہیں۔

معصومؑ فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ سوال پر سائل کو تو اپنی لاج رکھنے کے لیے سب ہی دے دیتے ہیں مگر خود تلاش کر کے برائے خوشنودیِ معبود مستحق کی امداد کرنے کا اجر و ثواب جداگانہ ہے۔ہمارے معاشرے میں لوگ کسی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی مدد کرنا اس غریب پر احسان سمجھتے ہیں اور دیتے بھی ہیں تو احسان جتلاتے ہیں۔ دس آدمیوں میں یہ کہہ کر بیان کرتے ہیں کہ آج میرے پاس فلاں صاحب ضرورت کے لیے آئے تھے اور میں نے اتنی رقم ان کو دے دی یہ سمجھ کر کہ ضرورت مند ہیں چلو خدا راضی ہو جائے گا لیکن یہ بات کسی اور کو نہیں بتلائیے گا، ورنہ اس بیچارے کی معاشرے میں عزت خراب ہو گی واہ...سبحان اللہ! کیا غریب کی پردہ پوشی فرمائی ہے آپ نے۔ بہرحال اس دور میں جبکہ سفید پوش لوگوں کی آبرو خطرے میں ہے، فاقوں کی نوبت ہے، غربت نے زندگی کے گرد گھیرا تنگ کر دیا ہے، بچوں کو تعلیم دلوانا امر محال ہوتا جا رہا ہے، ایسے میں ان مومنین کرام پر لازم ہے جنہیں اللہ نے کشادگی رزق عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنے زمانے کے امام کی خوشنودی کی خاطر اپنے ایمانی بھائیوں کی بھرپور مدد فرمائیں۔ تلاش کریں کہ کون ضرورتمند ہے، خاص طور پر اپنے اعزّہ کی احوال پرسی کریں، اگر وہ ضرورت مند ہیں تو ان کو اس طرح سہارا دیں کہ ان کی ضرورت بھی پوری ہو جائے اور عزت نفس بھی مجروح نہ ہو۔

چوتھی ذمے داری

امام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مومنین کو خوشحال کرنا

غیبت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام میں ہماری ایک ذمے داری اور اہم ترین ذمے داری ہے کہ صاحبان ایمان اور آل محمد علیہم السلام کے چاہنے والوں کی بھرپور مدد کی جائے اور انہیں خوشحال کرنے کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تدبیریں کی جائیں اوران کے رنج وغم میں غیبت امام میں ان کی دلجوئی کی جائے اورحتی المقدوران کے ساتھ دیا جائے جس سے امام صاحب العصرؑ راضی ہوتے ہیں۔اس سلسلے میں تعلیمات محمد وآل محمد علیہم السلام کی روشنی میں قرآن کی آیات سے سبق حاصل کیاجائے اوران پر مسلسل عمل پیرا ہونے کی مکمل کوشش کی جائے۔

ارشادرب العزت ہے لیس البرّأن تو لواوجو ھکم قبل المشرق و المغرب ولکن البرّمن آمن باللّٰہ والیوم آلاخروالملائکۃ و الکتاب والنّبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ و المسکین وابن السبیل و السائلین وفی الرّقاب و اقام الصلٰوۃ و اتی الزکو ۃوالموفون بعھدھم اذاعاھدوا والصابرین فی البأساء والضرآء وحین البأس اولئک الذین صدقواو اولئک ھم المتقون (۱) یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم (نماز میں)اپنا منہ مغرب یا مشرق کی طرف کر کے کھڑے ہو جاؤ بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ جو ایمان لایا اللہ پر قیامت کے دن پر اور ملائکہ پر کتاب پر اور انبیاء پر، اوراللہ کی

۱۔سورۂ بقرہ آیت ۱۷۷۔

محبت میں خرچ کیا، اپنے مال کو رشتہ داروں پر، یتیموں پر اور مساکین اور ابن سبیل اور سائلوں اور غلاموں کی آزادی پر، نماز پڑھتے، اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وعدوں کو پورا کرتے ہیں جب وعدہ کرلیں اور فقر و فاقہ اور رنج و کٹھنائیوں کے وقت صبر کرتے ہیں اور (جنگ) میں خوف کے وقت، یہی وہ لوگ ہیں جو سچے اور یہی لوگ صاحبان تقویٰ ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں جو پیغام ہمیں ملاوہ واضح ہے کہ مشرق یا مغرب کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

طرف منہ کر کے نماز کے لیے کھڑا ہونا کوئی نیکی نہیں، اس سلسلے میں حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ عبادت کثرت نماز و روزہ نہیں بلکہ امر الٰہی میں فکر کرنے میں ہے۔ وہ کیا شے ہے؟ ہمیں کیوں پیدا کیا؟ ہمیں کہاں جانا ہے؟ ہم دنیا میں کیوں بھیجے گئے ہیں؟ ہمارا فریضہ شرعی کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ ایک اور جگہ معصومؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک لحہ کے لیے سر جھکا کر فکر کرنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ خداوند عز وجل نے فرمایا ایمان لانے کے بعد اور نماز وزکوۃ و جہاد سے پہلے رفاہِ عامہ کا عمل انجام دیتے ہوئے نماز تک پہنچو، تا کہ انسانیت کے شرف کو حاصل کر کے معبود حقیقی کی بارگاہ میں سجدہ گزاری اور زکوۃ ادا کرو، یعنی دوسرے لفظوں میں خدا اچھے انسان سے اپنی عبادت طلب کر رہا ہے اور اس عمل میں بھی یہ ہے کہ جسے تم چاہو وہ اور بات ہے اور میری (یعنی اللہ کی) محبت میں عزیز و اقارب اور یتیموں اور مسکینوں وغیرہ پر خرچ کرنا اور بات ہے۔

حضرت امام علیؑ فرماتے ہیں! جعل اللّٰہ سبحانہ حقوق عبادہ مقدمة علٰی حقوقه فمن قام بحقوق عباد اللّٰہ کان ذالک مودیاالی القیام بحقوق الله (۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حقوق کو اپنے حقوق کا مقدمہ قرار دیا ہے پس جو بندگان خدا کے حقوق کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے حقوق اللہ کو ادا کرنے کے لیے قیام کیا۔ رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! من اصبح و لم یهتم بامور المسلمین فهو لیس بمسلم جو صبح کرے اس حالت میں کہ امور مسلمین کے لیے کوئی ہم و غم نہ ہو تو وہ مسلمان ہی نہیں مندرجہ بالا حدیث ہے تو مختصر لیکن ایک مکمل اور جامع

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حکمت عملی کا پیغام ہے اور ایسا قول ہے جو مسلمان کی فکر کو روشن کرنے والا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں المومن اخو المومن کالجسد الو احدا شتکی شئیا منه وجد الم ذالك فی سائر جسده وار واحهما من روح واحد (اصول کافی)۔ ہر ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے ایک جسم کی طرح جب بھی جسم کے کسی حصے کو تکلیف ہوگی پورے جسم کو تکلیف کا احساس ہوگا اور ان دونوں کی ارواح ایک ہی روح سے ہیں۔ کتنا خوبصورت فرمان ہے کیسی خوبصورت تعبیر ہے جو انسان کو حب ذات سے نکال کر انسانیت سے متصل کر دینے والی ہے اور خوابیدہ ضمیر کو جھنجوڑ کر بیدار کرنے والی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام باب الحوائج ارشاد فرماتے ہیں بلکہ اپنے شیعوں اور محبوں کے لیے ایک عظیم نسخہ تجویز فرماتے ہیں جب کسی مومن نے آپ سے سوال کیا کہ مولا میں حاجت مند ہوں اور فلاں مومن میری حاجت پوری

ا۔ غرر الحکم و درر الکلم۔

کر سکتا ہے، آپ سفارش فرما دیجیے، وہ میری حاجت روائی کر دے گا امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں ایک رقعہ تحریر فرمایا! بسم الله الرحمن الرحیم o ان لله تحت عرشه ظلا لا یسکنه الامن اسدی الی اخیه معروفا نفّس عنه کربة او ادخل علی قبله سرورا و هذا اخوك (والسلام موسیٰ ابن جعفرؑ) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بخشنے والا ہے۔ بے شک اللہ کے عرش کے نیچے ایک سایہ ہے اور اس (سائے) میں فقط وہی رہ سکتا ہے جو اپنے کسی (مومن) بھائی کے ساتھ نیکی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انجام دے گا یا اس کی پریشانی کو رفع کرے گا، یا اس کے دل میں خوشی داخل کرے گا اور یہ تیرا (دینی) بھائی ہے۔ والسلام موسیٰ ابن جعفر۔

جب وہ مومن مولاؑ کی یہ تحریر لے کر دوسرے مومن کے پاس جا کر پیش کرتا ہے تو وہ خط کو چومتا ہے اور اس کی حاجت روائی کرتا ہے بلکہ بعض کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ اس مومن نے کہا کہ امام علیہ السلام نے تجھے میرا بھائی لکھا ہے لہٰذا تجھے اپنی تمام جائیداد کے نصف کا مالک بناتا ہوں۔ ہماری جانیں قربان ہو جائیں اس مومن پر جس نے امام علیہ السلام کی تحریر کو معظم سمجھا۔ غور فرمائیں کہ امام علیہ السلام نے اس مومن کی حاجت روائی کے ساتھ ساتھ تا روز محشر آنے والے صاحبان ایمان کے لیے عظمت و بزرگی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ بلکہ میں نے تو اس فرمان سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ امام علیہ السلام اور تمام اہلبیتؑ کو راضی کرنے کا ایک مضبوط وسیلہ ہے کہ ان کے شیعوں اور محبوں کو مثبت انداز اور خوش دلی سے راضی کیا جائے، اور ان کے ساتھ حسن سلوک انجام دیا جائے تا کہ دنیا میں بھی ان کی نظر کرم رہے اور آخرت میں بھی ان کی رضا مل جائے۔ میں نے مندرجہ بالا نتیجے کی صحت کے لیے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہی سے متعلق ایک واقعہ بھی نقل کئے دیتا ہوں تا کہ مزید وضاحت ہو سکے۔

علی ابن یقطین رضوان اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے معتمد اور خاص صحابی تھے صاحب علم و فضل تھے حاکم وقت نے چاہا کہ انہیں اپنی حکومت کا اہم منصب دار بنائے تو علی ابن یقطین نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا میں حکومت کی خواہش کو قبول کرلوں؟ تو اس کے جواب میں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ظالم حکومت کی ملازمت حرام ہے۔لیکن ایک شرط پر جائز ہوسکتی ہے کہ تم وہاں بیٹھ کر ہمارے چاہنے والوں کی حتی المقدور معاونت کروگے۔جب انہوں نے قبول کرلیا تو ایک دن کسی مومن نے اپنی حاجت برآوری کے لیے ان کے دروازے پر دستک دی لیکن کسی سبب سے علی یقطین نے ملنے سے انکار کردیا اور وہ مومن مایوس اپنے گھر کی طرف پلٹ گیا۔وقت گزرا اور حج کے موسم میں حج کا فریضہ انجام دیکر علی ابن یقطین مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔امام علیہ السلام کی حرم سرا پر پہنچے اور دق الباب کے بعد زیارت کی خواہش ظاہر کی تو امام علیہ السلام نے اپنے غلام کے ذریعہ ملنے سے انکار فرمادیا۔علی ابن یقطین کو تشویش ہوئی اور انہوں نے غلام کے ذریعہ پیغام بھجوایا کہ امام کی ناراضگی کا سبب معلوم کرو غلام نے پیغام پہنچایا امام نے فرمایا بغداد میں تمہارے پاس ہمارا ایک چاہنے والا حاجت لے کر آیا تھا تم نے ملنے سے انکار کیا تھا اور جب تک وہ تمہیں معاف نہیں کرے گا ہم تمہیں معاف نہیں کریں گے اور نہ ہی تم سے ملاقات کریں گے۔علی ابن یقطین کہتے ہیں کہ مولاؑ سے کہو میں وعدہ کرتا ہوں کہ واپس جا کر سب سے پہلے اس مومن سے معافی مانگوں گا،مگر اس وقت مجھے زیارت سے محروم نہ کریں جواب آیا کہ جاؤ بقیعہ میں ناقہ آمادہ ہے جو تمہیں بغداد لے بھی جائے گا اور لے بھی آئے گا علی ابن یقطین گئے اور اس مومن سے معافی مانگ کر واپس آئے تو اذن بازیابی ملا۔راقم الحروف نے مندجہ بالا تحریر کو خلاصہ کرکے پیش کیا ہے تفصیلات کے لیے احسن المقال جلد نمبر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۔احوال امام موسیٰ کاظم میں اور بحارالانوار میں مطالعہ فرمائیں۔

البتہ نتیجہ ہمارے سامنے یہ آیا کہ ہم آل محمدؐ کے چاہنے والوں کے ساتھ کیسا برتاو کرتے ہیں،اور اپنے زمانے کے امام کو کتنا راضی اور ناراض کرتے ہیں، جب سرکار قائم آل محمد علیہ السلام وعجل اللہ فرجہ تعالیٰ کا ظہور ہوگا تو کتنے لوگ ہم میں سے امامؑ کی زیارت سے مشرف ہوں گے یہ ہم ہتک وتوہین کے بعد کیسے امام کو بلاتے ہیں اور کیونکر عجل اللہ فرجک کی دعائیں کرتے ہیں۔اس لیے گزشتہ زمانے میں اکثریت اور آج کل چند ایک افراد ایسے ہیں جو حج بیت اللہ عمرہ یا زیارات کے لیے ایران شام یا عراق تشریف لے جاتے ہیں تو وہ اپنے ناراض اقارب اور برادران ایمانی سے معافی مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔گویا وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم جہاں جارہے ہیں وہ سب زندہ ہیں اور ہماری موجودگی جو جانتے ہیں اور ہماری گزارشات کو سنتے بھی ہیں۔اگر انہوں نے پوچھ لیا کہ ہمارے چاہنے والوں کی ہتک وحرمت کو پامال کرکے ان کے حقوق کو ضائع کرکے ہمارے پاس کیوں آئے ہو؟تو یقیناً ہمارے پاس کوئی جواب نہ ہوگا اور زیارت بھی قبول نہیں ہوگی اور ائمہ اطہار خوش نہیں ہوں گے۔لہٰذا ان کو راضی کرنے کے لیے اور زیارات کی قبولیت کے لیے ان کے محبوں سے معافی مانگ لی جائے اور انہیں راضی بھی کرلیا جائے۔

مگر افسوس صد افسوس آج مال کی فراوانی اور احساس برتری کی جولانی نے فکر وتدبر سے بے نیاز کردیا اور ایمان تو کجا دائرۂ انسانیت سے ہی خارج کردیا۔

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا وقت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آنے والا ہے انسانوں پر کہ مقرب بارگاہ مسخرے ہوں گے۔خوش مزاج فاجر ہوں گے،منصف کمزور ہوں گے،صدقہ خسارہ سمجھا جائے گا۔صلہ رحمی کو احسان سمجھیں گے،عبادت لوگوں پر فخر کرنے کے لیے انجام دی جائے گی اس وقت حکومت عورتوں کے مشورے سے ہوگی نوخیز لڑکوں کی وزارت ہوگی اور خواجہ سراؤں کی تدبیریں ہوں گی۔خداوند عالم سے پناہ مانگیں کہ ہمیں اس برے وقت میں اپنے امامؑ زمانہ سے توسل کی توفیق عطا فرمائے اور دین حقہ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرکے دنیا میں عزت دار قوم کی طرح زندگی گزارنے کی صلاحیت سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور لکھنے والے نشر کرنے والے اور پڑھنے والے کو خلوص نیت کے زیور سے آراستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور امام عصر علیہ الصلوۃ والسلام کے اعوان وانصار میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے دنیا سے جانے سے قبل توبہ کی توفیق اور زیارت امیر المومنینؑ سے مشرف فرمائے (آمین یارب العالمین بحق محمد وآلہ الطاہرین علیہم السلام)۔

ہمارے مندرجہ بالا مضمون سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں کہ اللہ جل جلالہ وعزشانہ اور محمد وآل محمد علیہم الصلواۃ والسلام کا منشاء یہ ہے کہ (۱) ظالم حکمران کی ملازمت حرام ہے اگر صاحبان ایمان کی مدد ومعاونت نہ کی جائے۔(۲) اپنی زندگی کو صرف اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لیے مخصوص نہ کریں بلکہ برادران ایمانی کی فلاح اور اصلاح میں بھرپور حصہ لیں۔(۳) صرف اپنے آپ کو خمس وزکوۃ کی ادائیگی تک محدود نہ کرلیں بلکہ اللہ تعالی کے دیے ہوئے رزق سے خدا کی راہ میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس طرح خرچ کریں کہ حق بندگان خدا ادا ہو جائے۔ (۴) مساجد، امام بارگاہ، مدارس دینیہ، عزاداری سیّد الشہداء، فقراء ومساکین، طلبہ کی امداد کے لیے بھرپور انداز میں حصہ لیں۔ (۵) صرف دنیا بنانے کی کوشش نہ کریں بلکہ آخرت کی ابدی حیات کے سنوارنے کا بھی اہتمام کریں۔ (۶) اپنے حسن اخلاق سے معاشرے میں امن وسکون قائم کریں اور ہر قدم پر اپنے خدا اور محمد وآل محمدؐ بالخصوص صاحب الامر علیہ السلام کو راضی وخوشنود رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ (۷) نشر واحیاء علوم آل محمدؐ کے لیے دامے، درمے، سخنے، قدمے آمادہ رہیں اور دنیا پر ثابت کریں کہ آل محمدؐ کے چاہنے والے اوران کا دم بھرنے والے کس طرح تقدیر کائنات بدلتے ہیں۔ (۸) ولایت آل محمدؐ ہمارا نکتہ اتحاد ہے، قائد ہمارے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف علیہ السلام ہیں، مساجد ومدارس وامام بارگاہیں ہماری تعلیم وتربیت کے مراکز ہیں انہیں آباد کریں اور شاد رہیں۔ (۹) قوم وملت ورنگ ونسل ولسانیت اور علاقائیت سے بالاتر ہو کر صرف آل محمدؐ کے ہو جائیں اور امام عصرؑ کے استقبال کی تیاریاں کر کے ان کی نصرت کے لیے آمادہ ہو جائیں کیونکہ اب وقت ظہور قریب سے قریب تر ہو چکا ہے۔

پانچویں ذمے داری

امامؑ سے متعلق دعاؤں کا پڑھتے رہنا

یوں تو تفصیل کے ساتھ کتب ادعیہ میں اور معارف امام زمانہؑ عجل اللہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تعالیٰ فرجہ الشریف پر لکھی گئی کتب میں ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے ہم اس موقع پر صرف چند ایک کا تذکرہ کریں گے۔ امام معصومؑ نے فرمایا واکثروا الدعآء بتعجیل الفرج فانّ ذالك فرجکم بہت زیادہ دعائیں کرو (اپنے زمانے کے امام کے) ظہور کی کہ اس میں تمہارے لیے کشائش ہے۔ یہ فرمان حضرت شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ پہلی دعا صبح کی نماز کے بعد اس سے قبل کہ کسی سے کلام کرے سو مرتبہ درج ذیل دعا پڑھے۔ یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْتِقْ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ اے میرے رب! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور کشائشِ آل محمد میں تعجیل اور میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

کتاب جمال الصالحین میں مولا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہمارے جملہ حقوق جو ہمارے شیعوں پر ہیں انہیں میں سے ایک حق یہ ہے کہ نماز فریضہ کے بعد ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی پکڑیں اور تین مرتبہ کہیں یا رب محمد و آل محمد عجل فرج آل محمد یا رب محمد احفظ غیبة محمد یا رب محمد انتقم لابنة محمد اے محمدؐ کے پالنے والے آل محمدؐ کی کشائش میں تعجیل فرما، اے رب محمدؐ غیبت محمد کی حفاظت فرما، اے رب محمدؐ دختر محمد کا انتقام لے۔ از مترجم (جو مومن نماز ہی سے محروم ہو وہ بے چارہ اس سعادت سے کیسے بہرہ مند ہو سکتا ہے) سجدۂ شکر میں درج ذیل دعا پڑھی جائے جو کہ تحفۃ الابرار میں شیخ مفید علیہ الرحمتہ کی کتاب مقنعہ سے نقل کی گئی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

أللّٰهمّ اليك توجهت و بك اعتصمت و عليك توكلت أللّٰهمّ أنت ثقتي ورجائي فلكفني ما أهمّني ومالم يهمّني وما أنت أعلم به منّي عزّجارك و جلّ ثناوءك و لا اله غيرك صلّ علىٰ محمّد وآل محمّدعجّل فرجهم

اے ہمارے اللہ میں متوجہ ہوں تیری بارگاہ میں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھ پر بھروسا کرتا ہوں ۔اے ہمارے اللہ میں متوجہ ہوں تیری بارگاہ میں اور تیری پناہ چاہتاہوں اور تجھ پر بھروسا کرتا ہوں ۔اے ہمارے اللہ تو ہی میرا ملجاء اور امید کو پورا کرنے والا ہے تو ہی میری مہمات کو حل کرنے والا ہے اور جو میرا ہم وغم نہیں ہے اور تو ہی مجھ سے بہتر میرے حالات کا جاننے والا ہے ۔تیرے قرب میں عزت ہے اور تیری ثناء روشن ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ۔محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما، اوران کی کشائش میں تعجیل فرما۔

شیخ ابو جعفر طوسی نے کتاب ''مختصر المصباح'' میں لکھا ہے کہ شب جمعہ حضور اکرم حضرت محمدؐ پر اس طرح درود پڑھیں بعض ثقہ ومعتبر علمائے شیعہ نے بھی جمعرات کے دن بھی اس درود کی تاکید فرمائی ہے۔

اللّٰهمّ صلّ علىٰ محمّد وآل محمّد وعجّل فرجهم و أهلك عدوّهم من الجنّ والانس من الاوّلين و الآخرين سو بار پڑھے یا جتنا ممکن ہو سکے اے ہمارے اللہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما۔تعجیل کر ان کی کشائش میں اور اولین وآخرین میں سے ان کے دشمنوں کو ہلاک کر چاہے وہ انسان ہوں یا جن ۔غیبت امام میں ایک اور بہت اہم دعا ہے ۔جس کا پڑھنا بہت اہم ہے اور اس کی تاکید کی گئی ہے اصول کافی جلد نمبر ۱ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے زرارہ نے نقل کی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللّٰھمّ عرّفنی نفسک فانّک ان لّم تعرّفنی نفسک لم اعرف نبیّک اَللّٰھمّ عرّفنی نبیّک فانّک ان لّم نبیّک لم اعرف حجّتک اَللّٰھمّ عرّفنی حجّتک فانّک ان لّم تعرّفنی حجّتک ضللت عن دینی اے اللہ مجھے اپنی معرفت عطا کر، اگر تیری معرفت حاصل نہ ہو سکی تو تیرے نبی کو نہ پہچان پاؤں گا۔ اے اللہ مجھے اپنے نبی کی معرفت عطا فرما، اگر میں تیرے نبی کو نہ پہچان سکا تو تیری حجت کو نہ پہچان پاؤں گا، اور اگر تیری حجت کو نہ پہچان سکا تو میں دین سے بھٹک جاؤں گا۔

اس دعا میں قابل توجہ بات یہ ہے کہ سلسلہ معرفت اللہ سے شروع ہو کر نبی کی معرفت تک پہنچتا ہے اور نبی کے بعد حجت خدا (زمانے کے امام تک) ظاہر ہونا یہ چاہیے تھا کہ حجت سے خدا تک سلسلہ ہوتا جب خدا کی عظمت و معرفت حاصل نہ ہو گی اس کے نمائندے کی عظمت کیسے مسلم ہو گی اور حجت خدا (امام) رسول کا نمائندہ ہوتا ہے جب تک رسول کی عظمت اور اس کی شخصیت کا عرفان نہ ہو گا اس وقت تک حجت خدا کی معرفت اور عظمت سمجھ میں نہ آئے گی اور اگر حجت خدا کی معرفت اور عظمت جاگزیں نہ ہو گی عظمت دین اور سلسلہ ہدایت اور گمراہی سے بچاؤ کا احساس نہ ہو گا اور رفتہ رفتہ ثقافت دوراں رسم و رواج تو ہمات جنم لیں گے اور اصل دین ہاتھوں سے جاتا رہے گا یہاں تک کہ روایت ہے کہ جب سرکار قائم کا ظہور ہو گا اور آپ دین کے حقائق کی جانب لوگوں کی توجہ مبذول کرائیں گے تو اکثریت کہے گی کہ آپ تو نیا دین لائے ہیں جو ہمیں قبول نہیں ہے۔

چھٹی ذمے داری

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نبی کریمؐ کی نظر میں علاماتِ ظہورِ امام زمانہؑ

روی عن وهب ابن منبه عن ابن عباس قال رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلم. لمّا عرج بی الی السمآء نادانی ربیّ جل جلاله (یامحمد) انیّ اقسمت بی، وانا الله الذی لا اله الّا انا انیّ أدخل الجنة جمیع أمتك الّا من ابیٰ فقلت ربیّ ومنْ یابی دخول الجنه؟ فقال انّی اخترتك نبیاً واخترت علیا ولیا فمن أبیٰ عن والایته فقد أبیٰ دخول الجنة، لأنّ الجنّة لایدخلها الّا محبّه وهی محرّمة علی الانبیاء حتّیٰ تدخلها أنت وعلی وفاطمة والحسن والحسین و عترتهم و شیعتهم فسجدت (لله) شکرا ثم قال بی یامحمد أنّ علیاً هو الخلیفة بعدك وأنّ قوما من أمّتك یخالفونه وانّ الجنّة محرمة علیٰ من خالفه و عاداه، فبشّر علّیاان هذه الکرامة منّی، وانّی سأخرج من صلبه احد عشر نقیباً منهم سید یصلّی خلفه عیسی ابن مریم یملأ الارض عدلا و قسطا (کما ملئت جورًا وظلما) فقلت ربّی متیٰ یکون ذالك؟ فقال اذا، رفع العلم، وکثر الجهل، وکثر القرّاء، وقلّ العلماء وقل الفقهآء وکثر الشعرآء وکثر الجور والفساد واکتفی الرّجال بالرّجال والنسآء بالنسآء، وصارت الأ مناّء خونة واعوانهم ظلمة فهناك اظهر خسفا بالمشرق وخسفا بالمغرب ثم یظهر الدّجال بالمشرق، ثم اخبرنی ربیّ ماکان ومایکون من الفتن و بنی امیه وبنی العباس ثم أمرنی ربّی ان اوصل ذالك کلّه الیٰ علی فاوصلته الیه عن امر الله (۱)

۱۔ مشارق انوار الیقین فی حقائق اسرار امیر المومنین، ص کمالدین۔

روایت کی گئی وہب ان منبہ اور اس نے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھے آسمان پر معراج کے لیے لے جایا گیا تو میرے رب نے مجھے ندا دی (اے محمدؐ) میں نے خود قسم کھائی ہے اور میں وہ اللہ ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے میرے، تحقیق میں تیری ساری امت کو جنت میں داخل کر دوں گا سوائے اس کے جو انکار کرے گا۔ تو میں نے کہا میرے رب وہ کون جو جنت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں جانے کا انکار کرے گا؟ تو اس نے کہا میں نے تجھے نبی چنا اور علی کو ولی چنا پھر جس نے اس کی ولایت کا انکار کیا تو گویا اس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کیا۔ کیونکہ جنت میں داخل نہیں ہوگا کوئی مگر اس کا محب اور یہ حرام کردی گئی ہے انبیاء پر جب تک کہ تو اس میں داخل ہو جائے اور علیؑ و فاطمہ وحسنؑ وحسینؑ اور انکی عترت اور ان کے شیعہ تو میں نے شکر کا سجدہ کیا پھر اس نے مجھ سے کہا! اے محمدؐ: بے شک وہ علیؑ تیرے بعد خلیفہ ہوگا اور تیری امت میں سے ایک قوم اس کی مخالفت کرے گی، اور بیشک جنت حرام ہے ان کے لیے جو اس کی مخالفت کرے گا، اور اس سے دشمنی کرے گا۔ تو تو بشارت دینا علی کو یہ میرے طرف سے اس کی عزت و منزلت ہے اور اسکے صلب سے گیارہ نقیب پیدا کروں گا، ان میں سے سیّد ہوگا جس کی اقتدا میں عیسٰی ابن مریم نماز پڑھے گا، جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، (جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی) پھر میں نے کہا! کہ اے میرے رب یہ کب ہوگا؟ تو اس نے کہا! جب علم اٹھ جائے گا، اور جہالت بڑھ جائے گی، اور قاریان قرآن زیادہ ہوں گے اور علماء کی قلت ہوگی اور فقیہ کم ہو جائیں گے، اور شاعروں کی کثرت ہوگی، اور جور وفساد بڑھ جائے گا، مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، اور امین لوگ خائن ہو جائیں گے، اور ان کے مددگار ظالم ہوں گے، اس وقت مشرق ومغرب میں چاند کو گرہن لگے گا، پھر مشرق سے دجال ظاہر ہوگا، اور پھر میرے رب نے جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ فتنے اُٹھیں گے ان کی خبر دی اور بنی اُمیہ اور بنی عباس کی پھر میرے رب نے مجھے حکم دیا کہ میں اُسے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہنچاؤں علیؑ تک تو میں نے اللہ کے اس امر کو اُس تک پہنچا دیا۔

معاشرتی صورت حال

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اذاقلّ علماؤ کم و ذھب قراء کم وقطعتم زکاتکم واظھرتم منکراتکم فی مساجد کم و جعلتم الدنیا فوق رؤوسکم العلم تحت اقدامکم والکذب حدیثکم والغیبة فاکھتکم والحرام غنیمتکم ولا یرحم کبیر کم صغیرکم ولا یوقر صغیرکم کبیر کم فعند واللّٰہ تنزیل اللعنة علیکم وجعل بأسکم بینکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے علماء کم رہ جائیں گے۔ اور تم زکوٰۃ دینا بند کردو گے، اور تمہاری برائیاں ظاہر ہونے لگیں گی، اور تمہاری آوازیں مسجدوں میں بلند ہونے لگیں گی، اور تم اپنی دنیا کو اپنے سروں پر رکھ لو گے، اور علم تمہارے قدموں تلے ہوگا، تمہاری گفتگو جھوٹ ہوگی، تمہارا میوہ غیبت ہوگا، اور تمہارا مال غنیمت حرام ہوگا، اور تمہارا بزرگ چھوٹوں پر رحم نہیں کرے گا، خورد بزرگوں کی توقیر نہیں کرے گا، اس وقت تم پر (اللہ کی) لعنت نازل ہوگی اور تم خود ایک دوسرے سے خوف زدہ ہوگے۔

قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یاتی فی آخر الزمان أناس من امتی یأتون المساجد یقعد ون فیھا حلقا ذکر ھم الدنیا وحُب الدّنیا لا تجالسو ھم فلیس للّٰہ بھم حاجة آئیں گے آخر زمانے میں لوگ میری امت میں سے جو مسجد میں آئیں گے اسمیں بیٹھیں گے دائرہ بنا کر ان کا ذکر دنیا اور حُب دنیا ہوگا۔ تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا ایسے لوگوں کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایمانی کیفیت کیا ہوگی

قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یأتی علی الناس زمان بطونھم آلھتھم ونسآءھم قبلتھم ودنانیرھم دینھم وشرفھم متاعھم لایبقیٰ من الایمان الّا اسمہ ولا من الا سلام الّا رسمہ ولا من القرآن إلّا درسہ مساجدھم معمورۃ وقلوبھم خراب عن الھدیٰ، علماءھم شر خلق اللہ علیٰ وجہ الارض حینئذ ابتلا ھم اللّٰہ باربع خصال جور من السلطان وقحط من الزمان و ظلم من الولاۃ والحکام فتعجب الصحابۃ! وقالوا یارسول اللّٰہ أیعبدون الا صنام؟ قال نعم کل درھم عندھم صنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے شکم ان کے خدا ہوں گے اور ان کی عورتیں ان کی قبلہ ہوں گی اور ان کی دنیا ان کے دین ہوں گے ان کی شرف ان کی مال ومتاع ہوگا ایمان رہے مگر برائے نام اور اسلام نہ رہے گا مگر برائے رسم اور قرآن باقی نہ رہے مگر برائے تلاوت ان کی مساجد بھری ہوں گی اور ان کے دل ہدایت سے خالی ہوں گے ان کے علماء زمین پر اللہ کی مخلوق میں بدترین لوگ ہوں گے اس وقت خداوند عالم مبتلا کرے گا انہیں چار خصلتوں میں۔ بادشاہوں کی طرف سے ان پر ظلم ہوگا اور زمانے میں قحط ہوگا والیان ریاست اور حکام ظلم کریں گے، اصحاب نے تعجب سے پوچھا اور کہا اے اللہ کے رسول کیا وہ اصنام کی پوجا کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں ہر ایک درہم ان کے نزدیک ایک بت ہوگا۔

علماء سے فرار اور اس کی سزا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال النبیؐ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم سیأتی زمان علی امتی یفرّون من العلماء کما یفر الغنم من الذئب ابتلا هم اللّٰه بثلا ثة أشیآء الاوّل یرفع البرکة من اموالهم والثانی یسلّط علیهم سلطاناً جائر اویخرجون من الدنیا بلاایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔میری امت پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ علمائے کرام سے ایسے فرار اختیار کریں گے۔ جیسے بھیڑیے سے بھیڑ بھاگتی ہے۔اسوقت خداوند عالم انہیں تین مصیبتوں میں مبتلا کر دے گا۔ پہلےتو ان کے اموال سے برکت اُٹھائے گا دوسرا ان پر ظالم حکمران مسلط کر دے گا۔ تیسرے وہ دنیا سے بغیر ایمان کے جائیں گے۔

امت کا حالِ زار

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یأتی زمان علی أمتی أمرائهم یکونون علی الجور و علماءهم علی الطمع و عبّادهم علی الریا وتجارهم علی اکل الربآء ونسآء هم علی زنیه الدنیا وغلمانهم فی التزویج فعند ذالك کساد امتی ککساد الا سواق ولیس فیها مستقیم امواتهم آیسون فی قبورهم من خیرهم ولا یعینون الأخیار فیهم فعند ذالك الزمان الهرب خیر من القیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے فرمان روا جور وظلم پر قیام کریں گے ان کے علماء دنیا پرست ہوں گے اوران کے عبادت گزار ریا کاری پر ہوں گے ان کے تاجر سودخوری پر مائل ہوں گے اوران کی عورتیں زینت دنیا میں مشغول ہونگی ان کے جوان شادی کو پیشہ بنالیں گے۔اس وقت میری امت اس قدر بے قیمت ہوگی جیسے بازار میں اشیاء کی قیمت مندی ہو جاتی ہے ان کے مرنے والے (اپنے لواحقین کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جانب سے) خیر سے مایوس ہوں گے اپنی قبروں میں اور زندہ لوگ اپنے خیر کرنے والوں کی اعانت سے محروم رہیں گے اور ان لوگوں سے فرار اختیار کرنا بہتر اور خیر ہوگا ان کے درمیان رہنے سے۔

نوٹ

آج کے دور میں امت مسلمہ اپنا جائزہ لے کہ وہ کس قدر دنیا کی ذلتوں میں گھری ہوئی ہے، صیہونی و طاغوتی طاقتوں پر الزام لگانے سے پہلے ہمیں خود اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ ہم اپنے اعمال کی وجہ سے کتنے بے قیمت ہو چکے ہیں کہ لفظ مسلمان سن کر کفار ہمیں کس طرح حقارت سے دیکھتے ہیں۔

ازدواجی کیفیت

عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا اتی علی امتی مآۃ وثمانون سنۃ بعد الا لف فقد حلّت العزوبۃ والعزلۃ والترھب علی رؤس الجبال وذالک لانّ الخلق لمأتین اھل الحرب والقتل فتربیۃ جرو خیر من تربیۃ الولدوان تلد المرأۃ حیۃ خیر من ان تلد الولد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت پر گیارہ سو اسی ہجری آجائے گی تو اس وقت کنوارا رہنا، گوشہ نشینی اور پہاڑوں پر جا کر رہبانیت اختیار کرنا حلال ہو جائے گا اور وہ اس لیے کہ بارہ سو ہجری میں جو لوگ ہوں گے وہ جنگ جو اور قتل غارت گری والے ہوں گے تو اس زمانے میں کتے کے بچے کی تربیت ایک لڑکے کی پرورش سے بہتر ہوگی اور اگر اس زمانے میں عورت سانپ جنے تو وہ بچہ پیدا کرنے سے بہتر ہوگا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شیعوں کی صورت حال

مسند اعن عمیرہ بنت نفیل قال سمعت الحسن بن علی علیهما السلام یقول لایکون الامر الذی ینتظرون حتّیٰ لیبرّاء بعضکم من بعض حتّیٰ بعضکم بعضا وحتّیٰ یسمیٰ بعضکم بعضاً کذّا بین (۱) عمیرہ ابن نفیل بیان کرتی ہیں کہ میں نے حسنؑ ابن علیؑ سے سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا جس کا وہ انتظار کر رہے ہوں گے جب تک کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے اظہار بیزاری نہ کرے اور بعض بعض پر لعن وطعن نہ کرے۔ یہاں تک کہ تم سے بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے۔

علامات ظہور امامؑ امیر المومنینؑ کی نگاہ میں

قال یظهر فی آخر الزمان واقتراب القیامة وهو شر الا زمنة فرمایا ظاہر ہوں گی آخری زمانے میں اور قیامت کے نزدیک ترین اور وہ بدترین زمانہ ہوگا۔ نسوة متبرجات کاشفات عورتیں جو اپنی زینت اور زیبائش کو غیر مردوں پر ظاہر کریں گی، برہنہ ہونگی۔

۱۔ ظہور امام مہدیؑ

عاریات من الدّین دین سے بیزار ہوں گی۔ داخلات فی الفتن فتنوں میں داخل ہوں گی۔ مائلات الی الشهوات خواہشات نفس کی طرف میلان رکھتی ہوں گی مسرعات الی اللذات لذتوں کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھیں گی مستحلات للمحرمات حرام کو اپنے اوپر حلال کرنے والی ہوں گی۔ فی جهنم خالدات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بننے والی ہوں گی۔

مولائے کائنات کے اس فرمان کی روشنی میں اگر ہم آج کے معاشرے پر نظر کرتے ہیں تو واضح طور پر ہمیں نظر آتا ہے وہ دور پرفتن یہی دور ہے۔ جس کی مولا نے اطلاع دی تھی مخلوط محافل، اس دور میں نیم برہنہ خواتین بے حیائی کا مرقع نظر آتی ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حیا کے دس اجزا ہیں، اس میں سے نو عورت کے حصے میں ہیں اور ایک مردوں کے حصے میں۔ ایک حصہ عورت کی حیا کا اس وقت چلا جاتا ہے جب وہ بالغ ہوتی ہے۔ دوسرا حصہ نکاح کی اجازت کے وقت، تیسرا حصہ بکارت کے زائل ہونے کے وقت اور چوتھا حصہ بچے کی ولادت کے وقت۔ اگر فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے تو مکمل بے حیا ہو جاتی ہے اور اگر پاک دامنی اختیار کرے تو پانچ حصے باقی رہتے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

علامات ظہور امامؑ نہج البلاغہ کی روشنی میں

لوگوں کا علماء سے بغض رکھنا

إذا ابغض المسلمون علماء هم جب مسلمان اپنے علماء سے بغض کا برملا اظہار کرنے لگیں گے آج ہم اگر اس قول معصوم کو دیکھیں تو کتنا واضح ہے یہ قول کہ لوگ علماء دشمنی میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں کہ امام حسینؑ کے منبر پر جاہل بزعم خود علامہ ومولانا بن کر فقیہان آل محمدؐ کے خلاف بلاخوف وخطر اس طرح لب کشائی کرتے ہیں گویا یہ شکم مادر سے ہی عالم پیدا ہوئے تھے۔ اہل علم کو دیکھ کر برملا نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ مراجع کرام کے لیے نازیبا الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ جو خطیب تعلیمات قرآن وتعلیمات معصومین کے خلاف عوام کو بلا عمل صالح تمام تر نالائقیوں کے ساتھ جنت کی بشارت دیتے ہیں انہیں خطباء وذاکرین کو خوش عقیدہ کہا جاتا ہے۔ چونکہ علم میں احتیاط ہوتی ہے اور جہالت بیباک ہوتی ہے۔ اس میں جسارت پائی جاتی ہے لہٰذا سرکش مالداروں، رشوت خوروں، سود خوروں اور حرام خوروں کو ایسے لوگ پسند ہیں جو ایسے لوگوں کی تمام بداعمالیوں کے ساتھ انہیں بغیر کسی بازپرس کے جنت کا پروانہ دے کر نجات کی نوید سنا دیں تو ایسے خطیبوں اور موالیوں سے لوگ خوش رہتے ہیں لیکن جہاں مولائے متقیانؑ کا فرمان انہیں سنایا جائے کہ مولاؑ فرماتے ہیں۔ لا تكن ممن يرجو الآخرة بغير العمل کہ ان لوگوں میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے مت بنو جو آخرت میں بغیر عمل جزا کی امید رکھتے ہیں وہیں سے علماء دشمنی دلوں میں جنم لیتی ہے اور آج کل تو شیطان نے انہیں یہ سبق بھی یاد کرا دیا ہے کہ علماء کہلانے کے حق دار صرف محمدؐ و آل محمدؐ ہیں جہاں بھی لفظ علم و علماء قرآن و حدیث میں استعمال ہوا ہے اس سے مراد ائمہ اہلبیتؑ ہیں، ان کا غیر تو عالم ہو ہی نہیں سکتا جبکہ خود محمدؐ و آل محمدؐ نے علم کے حصول اور اس کے فضائل میں ہزاروں احادیث ارشاد فرمائی ہیں، اللہ بھی عالم ہے لیکن اس کا علم علم ذاتی ہے انبیاءؑ اور آئمہ اہلبیتؑ بھی عالم ہیں لیکن ان کا علم، علم وہبی ہے، اور وہ دنیا میں اللہ کی جانب سے علم لے کر آتے ہیں اور ان کا علم درجہ بہ درجہ کم و زیادہ ہوتا ہے، اور بقیہ انسانوں کا علم کسبی ہوتا ہے اور وہ دنیا میں آنے کے بعد منزل شعور میں آ کر کسب علم کرتے ہیں اور ان میں کسب کے اعتبار سے درجات ہیں۔

آپ غور فرمائیں کہ علماء سے دشمنی وہ لوگ رکھتے ہیں جن میں اپنی باوائی اور پیری کے شکنجے میں عوام کو رکھنا مقصود ہوتا ہے اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو لوگ ان سے دور بھاگ جائیں اور علم کی روشنی سے اپنے جاہل باوا اور پیر صاحب کا حقیقی بدنما مکروہ چہرہ آشکار نہ ہو جائے اور ان کی فرضی کرامات کا چہرہ کہیں بے نقاب نہ ہو جائے۔ جبکہ سرکار ختمی مرتبتؐ نے فرمایا! کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں اور جسے علم کی طلب ہو، اسے چاہیے کہ وہ دروازے کے پاس آئے۔ ظاہر ہے جو باب مدینۃ العلم کے پاس آئے گا وہ کسب علم ہی کے لیے آئے گا جو علم حاصل کرے گا وہ عالم ہوگا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تَفَقَّهُوْ اَلّاوَ اَنْتُمْ اَعْرَابُ جُهّالُ علم فقہ حاصل کرو ورنہ تم جاہل بدوؤں کی طرح ہو معصومؑ نے فرمایا جس بستی میں عالم نہ ہو وہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ حدیث نبی ہے کہ عالم کے قلم کی سیاہی شہید کے خون سے افضل ہے علماء سے بغض رکھنا جہالت کی تاریکی کا پیش خیمہ ہے۔ اگر میں وہ تمام احادیث نبوی اور اقوال معصومینؑ جو فضائل علماء اہلبیتؑ وفقیہان آل محمد میں وارد ہوئے ہیں نقل کروں تو ایک کتاب الگ سے مرتب کرنا ہوگی۔ خداوند عالم دور غیبت میں ہر مومن کو بغض علمائے ربانی سے محفوظ رکھے۔

اس دور غیبت میں ہمارا دشمن ہمارے مٹانے پر تلا ہوا ہے، اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہمارے پاس دین بچانے اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے ایسا مضبوط مرکز ہے، جس کے ہوتے ہوئے وہ ہمارا بال بیکا نہیں کرسکتا، اور وہ ہے عزاداری امام حسینؑ، اور دوسرے مرجعیت۔ کچھ لوگوں کو ہمارے دشمن نے عزاداری کے خلاف عزاداروں کے بھیس میں داخل کر دیا ہے اور ان کی پہچان یہ ہے کہ دین کے واجب احکامات کے خلاف زبان درازی اور حرام کاری پر فخریہ گفتگو کرتا ہوا دیکھیں گے، دوسری طرف عزاداری کے وہ دشمن بھی مل جائیں گے جن کی نگاہ میں مجلس و ماتم، نذر و نیاز کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اور وہ دینداری کے عنوان سے گفتگو فرماتے ہیں، اور لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ مجالس کا فائدہ نہیں اس کی جگہ سیمینار ہونا چاہئیں، اور نذر و نیاز پر پیسہ خرچ کرنے کے بجائے اس رقم کو غریب لوگوں پر خرچ کیا جائے، تعلیم پر خرچ کیا جائے، وغیرہ وغیرہ اور جو لوگ مرجعیت کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خلاف کارروائیوں میں مصروف ہیں وہ بھی دشمن کا آلۂ کار ہیں اوران کا کہنا یہ ہے کہ وہ معصوم کی تقلید کرتے ہیں، جبکہ معصوم کی اطاعت ہوتی ہے تقلید نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔

بڑے بڑے تجارتی مراکز کا قیام

وَاظهر وا عمارة اسواقهم اور ظاہر کریں گے اپنے بازاروں کی عمارتوں کو

اس علامت کی وضاحت سے قبل یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ ہر علامت ظہور جو ظہور سے قبل ظاہر ہوگی اس میں برائی کا عنصر ہو، ضروری نہیں، صرف نشانی کے طور پر بھی ہوگی چوں کہ جس دور میں یہ علامات بیان کی گئیں اس وقت بازار باقاعدہ نہیں ہوتے تھے، جن کی عمارات بنائی جاتی ہوں۔ جس طرح آج کل ہمارے یہاں اتوار بازار، پیر بازار وغیرہ لگائے جاتے ہیں اسی طرح اس زمانے میں بازار لگتے تھے۔ اب تو کئی کئی منزلہ عمارتیں تعمیر ہوتی ہیں اور دور تک نظر آتی ہیں بازار یقیناً ضروریات زندگی کے وسائل کو خرید وفروخت کرنے کی جگہ ہوتا ہے، اس کے باوجود ایک حدیث معصومؑ کا حوالہ آتا ہے کہ بازار شیطان کی آماجگاہ ہوتا ہے۔ اس کی سجاوٹیں لوگوں کی آمد ورفت، خرید وفروخت میں لوگوں کی دلچسپی ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ آپ اگر خریدار ہیں تو اپنی ضرویات کو حاصل کرنے کے بعد وہاں نہ ٹھہریں اور اگر آپ بیوپاری ہیں تو پھر بازار کے اندر بیٹھ کر اصول تجارت اسلامی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا رزق حلال حرام ہو جائے اور مال وزر کی چمک عقل کی آنکھوں پر خواہشات کا ایسا پردہ لٹکا دے کہ حلال وحرام کی تمیز مٹ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جائے، اور تم آخرت بھول جاؤ، اور اپنا دین دنیا کے عوض بیچ ڈالو۔

شادی بیاہ کا ہدف پیسوں کا جمع کرنا

وَتنناکحو اعلی جمع الدارھم اور اموال جمع کرنے کی غرض سے شادیاں کریں گے یہ علامت اس دور میں بہت کثرت کے ساتھ ہمارے معاشرے میں دیکھی جاتی ہے۔ تعلیمات اسلامی کی روشنی میں دیکھا جائے تو نسبت ٹھہراتے وقت طرفین کے لیے لازم ہے کہ کفو تلاش کریں اور کفو کا مطلب ہے خاندانی شرافت، نسبی پاکیزگی، اخلاقی معیار، دیانت، اس میں خوبصورت اور حسن جمال بھی مل جائے تو سونے پر سہاگہ، حضرت بلال محمدی رضی اللہ عنہ نے جب ازدواج کا ارادہ کیا تو معاشرتی اعتبار سے ایک تو وہ عرب نہیں تھے دوسرے سیاہ فام حبشی اور غلامی کے بعد آزاد ہوئے تھے دنیاوی نقطہ نگاہ سے وہ پست تھے۔ لیکن دینی عتبار سے مؤذنِ رسولؐ، خازنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ انہوں نے جس قبیلہ میں پیغام بھجوایا خودخواہش کا اظہار کیا وہ لوگ شہنشاہ رسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض گزار ہوئے کہ بلال نے ہماری بیٹی کا رشتہ مانگا ہے آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں تو سرکار سلطان الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلال سے اپنی بیٹی بیاہ دو تو خلاف توقع جواب سنکر انہیں تو قف ہوا تو آنجناب نے ارشاد فرمایا کہ یہ کام کر ڈالو اس لیے کہ بلال اہل جنت میں سے ہیں۔ یہ واقعہ ہمیں درس دیتا ہے کہ صرف مال و دولت کی چمک دیکھ کر رشتے استوار کرنے والے گھاٹے کا سودا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرتے ہیں اور دیانت اور شرافت کو معیار بنانے والے کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔فی زمانہ ہر روز کتنے ہی لوگ ہیں جو لالچ کے کالے دیو کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں اور شادیاں ناکام ہوتی ہیں طلاق کا بڑھتا ہوا رجحان معاشرے کو بے سکون کر رہا ہے بھروسہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔شادی جو کہ ایک خالصتاً اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے رسم و رواج کے فساد نے اس کی شکل ہی بگاڑ دی ہے صاحبانِ مال و زر کی سرکشی نے نچلے طبقے کو بھی متاثر کر دیا ہے پیار و محبت، جذبہ و ایثار، رحمت و مودّت کی بنیادوں پر قائم ہونے والا ازدواجی رشتہ وفاداری کے تمام بندھن کو توڑ کر لالچ، ہوا و ہوس اور صرف خواہشات کو پورا کرنے کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے لڑکے والے اکثر یہ دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ جہیز کہاں سے ملے گا اور لڑکی والے یہ سوچتے ہیں کہ لڑکا پیسے والا ہو، کاروباری ہو۔اگر ملازمت میں ہو تو اچھی پوسٹ پر ہو امریکہ یا یورپ کی جنسیت رکھتا ہو۔اس بندھن میں لڑکے اور لڑکی کی پسند سے زیادہ ان کے والدین کی پسند شامل ہوتی ہے، شادی کی تقریب دولت کی نمائش گاہ نظر آتی ہے۔لوگ اپنی ناک اونچی کرنے کے لیے قرض کے بھاری بوجھ تلے دب جاتے ہیں اور بقیہ زندگی قرض کی ادائیگی کی مشکلات سے دوچار رہتے ہیں۔ان برائیوں کی وجہ سے جو آفتیں آتی ہیں ان کا ذکر ہو چکا ہے خداوند عالم منتظرین امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کو ان برائیوں سے محفوظ رکھے اور توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ہم خود کو مسلمان کہتے ہیں۔لیکن کبھی غور کیا کہ ہمارے گھروں میں، بازاروں میں، تعلیمی مراکز میں، ہمارے میل جول میں، ہمارے طور اطوار میں، ہمارے اخلاق و تہذیب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں، ہماری تقریبات میں، خوشی اور غم کے اوقات میں، کہیں کوئی اسلامی تعلیمات کا پہلو نظر آتا ہے۔ ہم نے حلال وحرام کے مسائل جان رکھے ہیں، نجاست وطہارت میں فرق سمجھ لیا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اسلام کچھ اور ہے اور مسلمان کچھ اور وہ اسلام جس کی تعلیمات کی بنیاد انسانیت ہے، جو شخص اچھا انسان نہیں بن سکتا وہ اچھا مسلمان کبھی نہیں بن سکتا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر تصور اسلام ممکن ہی نہیں ہے آج ہماری پستی کا یہ عالم ہے کہ ہم امن وسکون اور حصول معاش کی طلب میں غیر اسلامی ممالک کا رخ کرتے ہیں جب کہ مسلم ممالک کی تعلیمی اور اخلاقی و معاشرتی پستیوں کی وجہ سے غیر مسلم لوگ اسلام اور مسلمانوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جب کہ اسلام کی تعلیمات پر اگر غور کرتے اور ہماری حکومتیں اس کے رہنما اصولوں پر قائم رہتیں تو ہمارا معاشرہ خوشحال ہوتا اور بغیر کسی اضافی تبلیغ کے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوتے اور مسلمان اپنے مسلمان ہونے پر فخر کرتے۔ اسلام نے خمس وزکواۃ، صدقہ وخیرات، ایثار رواداری کے جو خوبصورت قانون وضع کیے ہیں اگر ان پر عمل ہو جائے تو فقر و فاقہ کا وجود مٹ جائے۔ جہالت کو منہ چھپانے کے لیے کہیں جگہ نہ ملے۔ رہزنی، لوٹ مار اور دہشت گردی نابود ہو جائے زمین اپنی نعمتیں اگلنے لگے۔

اسلام کا صرف نام تک محدود رہنا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يــأتِيْ عَلَىَ النَّاسِ زَمَانٌ لَايَبْقَىٰ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهُ (۱) انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان میں اسلام برائے نام باقی رہ جائے گا۔اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں ماں کی آغوش سے لے کر قبر تک کے احکامات کو بھی واضح طور پر بیان کیا ہے اور اسلام کی تعلیمات پہنچانے والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر محافظین اسلام ائمہ اہلبیت علیہم السلام نے عمل کر کے دکھا بھی دیا ہے۔لیکن ہم نے ترقی کے نام پر تعلیمات اسلام کو پس پشت ڈال کر اپنی زندگی کو سماج و معاشرے کی پیدا کردہ رسم ورواج کے حوالے کر دیا ہے۔اس میں بہت سے علماء اور عالم نما افراد اور عوام کی اکثریت شامل ہے۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ کم ہی سہی لیکن خدا پرست علماء ربانی اور عوام کے صاحبان تقویٰ افراد پوری جانفشانی کے ساتھ معاشرے کی لعنت وملامت برداشت کر کے اپنے وجود کو عملی میدان میں ثابت قدمی کے ساتھ لوگوں پر حجت بنائے ہوئے ہیں،اور یہی لوگ عرصہ محشر میں آئیں گے تو خداوند عالم انہیں بطور حجت لوگوں کے سامنے پیش کرے گا۔

دین اسلام کا قرآنی تعارف

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَام (۲) بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے،یعنی اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہے،اسلام کے علاوہ اسے کوئی دین قبول نہیں ہے،دین نظام

۱۔نہج البلاغہ ۳۶۹ کلمات قصار۔

۲۔سورۂ آل عمران

حیات کا نام ہے۔بقیہ تمام ادیان انسانوں کے افکار کا نتیجہ ہیں اور اسلام خالق

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کائنات کے علم کمال سے منظم ہوا ہے اس لیے قرآن میں کہا گیا ہے۔ فَمَنْ یبتغ غیر الاسلام دیناً فَلَنْ یُقْبَلَ مِنْہُ (۱) جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو چاہا تو اسے ہرگز ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفاً فِطْرَتَ اللهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاس عَلَيْهَا (۲) اپنے چہرے کو دین حنیف کی طرف رکھ، جو اللہ کی فطرت ہے جس پر تمام انسان خلق کیے گئے ہیں۔

حنیف کا مطلب ہے باطل سے بچ کر چلنا اور یہ دین عین فطرت ہے یعنی نہ تو اس دین میں کہیں باطل پایا جاتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی قانون یا حکم فطرت کے خلاف ہے۔ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ (۳) اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔ معلوم ہوا کہ یہ دین حق ہے اور اس کا پہنچانے والا مکمل طور پر ہدائت یافتہ ہے اس دین میں حق کے علاوہ کوئی شے نہیں اور کوئی گمراہ اس کو پہنچانے یا محفوظ کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ جس شخص میں کبھی گمراہی رہی ہو یا اس میں گمراہی کا امکان موجود ہو اللہ اسے دین پہنچانے اور اس کی حفاظت کی ذمے داری نہیں دے سکتا۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّيْنَ (۴) بے شک اللہ نے تمہارے لیے دین کو چن لیا ہے۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (۵) یہ بالکل سیدھا دین ہے۔

۱۔ سورۂ آل عمران

۲۔ سورۂ روم

۳۔ ۴۔ سورۂ بقرہ آیت ۱۳۲۔

۵۔ سورۂ روم۔

آلا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (۱) جان لو کہ اللہ کے لیے دین خالص ہے۔ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَ الْاَرْضِ ولَه الدِّيْنُ وَاصِباً (۲) اسی کے لیے ہے جو کچھ زمین و آسمانوں میں ہے، آگاہ رہو کہ اس کا دین واصب (خالص) ہے۔ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (۳) اور تو نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

وَرَضِيْتُ لكُمُ الْاِسْلَامَ دِيناً (۴) اور میں راضی ہوا تم سے دین اسلام پر۔

دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں

قال علی علیه السلام! فداك یا رسول اللّٰہ ماالدین؟ قال الدین التعظیم لا مر اللّٰہ والشفقة علی خلق اللّٰہ حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا میری جان آپ پر فدا ہو! اے اللہ کے رسولؐ فرمایئے دین کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دین اللہ کے حکم کی تعظیم کرنا اور اس کی مخلوق پر شفقت کا نام ہے۔ تعظیم امر الٰہی کا مطلب ہے کہ جو اللہ نے واجب کیا ہے اسے ادا کرے اور جس کام سے اس نے روک دیا ہے اس سے باز رہے اور یہ بھی خیال رہے کہ واجب کو ادا کرنے میں اور فعل حرام سے باز رہنے میں دل میں تنگی کا احساس بھی نہ ہو رضا و خوشی کے ساتھ اس فعل کو انجام دیا جائے اور اللہ کی مخلوق پر شفقت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اس نکتہ کو سمجھنے کے لیے امیر المومنین علیہ السلام کے اس فرمان کو سمجھ لیجیے! کہ فرمایا اگر چیونٹی

۱۔ سورۂ النحل
۲۔ سورۂ نصر

کے منہ میں جو کا چھلکا ہو تو ابو طالبؑ کا بیٹا اس کے منہ سے چھلکا چھیننے کے برابر بھی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ظلم نہیں کر سکتا تو جب مخلوق الٰہی کی شفقت اس درجہ پر آجائے تو اسے منصب امامت زیب دیتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام ایک موقعہ پر جب آپ نے دوران سفر ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر دسترخوان بچھایا اور کھانا تناول فرمانے لگے تو ایک صحرائی کتا قریب آ کر دم ہلانے لگا تو آپ ایک لقمہ اس کے سامنے ڈالتے اور ایک لقمہ خود تناول فرماتے آپ کے ہمسفر ساتھی نے عرض کی مولا آپ کھانا تناول فرمالیں پھر اس کتے کو بھی ڈال دیا جائے گا آپ نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے اس بات پر کہ میں کھاتا رہوں اور مخلوق خدا میرا منہ تکتی رہے۔

یہ ہے اسلام کی تعلیم جب کتا جیسا نجس العین جانور بھی مخلوق خدا ہونے کی بنا پر استحقاق رکھتا ہے کہ وہ منہ نہ تکے بھوکا رہنا تو درکنار۔ ایسے میں اللہ کی جانب سے رزق پانے والے افراد پر اس مخلوق کا حق ہے جو محروم ہے، معذور ہے، مستحق ہے، کہ انہیں بھی شامل کیا جائے اور حتی الامکان ان کی احتیاج کو پورا کیا جائے۔ اس لیے اسلام نے پڑوسی، عزیز، فقیر، سائل، محروم، یتیم، بیوہ، معذور، مجبور، غلام، قیدی، ابن سبیل وغیرہ کا حق رکھا ہے کہ انہیں اللہ کی محبت اور اس منعم حقیقی کی رضا و خوشنودی کی خاطر اہل ایمان جو صاحبان حیثیت ہیں داد و دہش کریں تا کہ عنداللہ ماجور بھی ہوں، اور دنیا و آخرت کی آفات سے بھی خود کو محفوظ کریں۔

سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا الاسلام عریان فلباسه الحیاء اسلام عریاں ہے اس کا لباس حیا ہے۔ وزینته الوقار ومروته

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

العمل الصالح اس کی زینت وقار ہے اور اس کی مروت عمل صالح ہے۔ وعمادہ الورع اور اس کا ستون دین کی پابندی ہے۔ ولکلّ شیءٍ اساس و اساس الاسلام حبنا اهل البیت ہر چیز کی ایک اساس ہوتی ہے، اور اسلام کی اساس ہم آل محمد کی محبت ہے۔

مندرجہ بالا حدیث کو سمجھنے کے لیے (عیون اخبار الرضا) کی اس روایت کو پڑھیں گے تو مسئلہ آسان ہو جائے گا۔ قال علی علیه السلام نحن أهل البیت لا یقاس بنا أحد، فینا نزل القرآن، وفینا معدن الرسالة علی علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت ہیں، ہمیں کسی ایک پر بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا، ہمارے بارے میں قرآن نازل ہوا، اور رسالت کی کان بھی ہم ہیں (یعنی خدا کا تمام پیغام ہمارے ہی سینوں میں محفوظ ہے)۔

دین حضرت علیؑ کی نگاہ میں

قال امیر المومنینؑ لا نسبنّ الاسلام نِسْبَةً لا ینسبه احد قبلی امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ضرور بالضرور اسلام کی ایسی نسبت بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہ کی ہوگی۔ ولا ینسبه احد من بعدی اور نہ ہی میرے بعد ایسی نسبت کوئی اور بیان کرے گا۔ انّ الا سلام هو التسلیم بے شک اسلام سپردگی ہے۔ و التسلیم هو الیقین اور سپردگی جو ہے وہ یقین ہے والیقین هو التّصدیق اور یقین جو ہے وہ تصدیق ہے والتصدیق هو الاقرار اور تصدیق جو ہے وہ اقرار ہے۔ والاقرار هو العمل اور اقرار جو ہے وہ عمل ہے والعمل هو الادآء اور عمل جو ہے وہ اس کی ادا ہے۔ انّ المومن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لم یاخذدینه عن رأیه بیشک مومن دین کواپنی رائے سے نہیں مانتا۔ولکن أتاه من ربّه فلخذه لیکن وہ (دین) مانتا ہے جواس کے رب کی جانب سے آیا ہے۔انّ المومن یریٰ یقینه فی عمله بیشک مومن اپنے یقین کواپنے عمل میں دیکھتا ہے۔والکافر یریٰ ان کیره فی عمله اور کافراپنے انکارکواپنے عمل سے دیکھتا ہے۔فوالذی نفسی بیده ماعر فوا أمرهم قسم مجھےاس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے انہوں نے اپنے امرکوسمجھاہی نہیں ہے۔فاعتبروا ان کیر الکافرین و المنافقین بأعمالهم الخبیثة پس عبرت حاصل کروکافروں اورمنافقوں سے ان کے اعمال خبیثہ سے مولیٰ الموحدّین، امام المتقین، سیّد الاوصیاً ء، سلطان الاولیاء، مشکل کشاء، حاجت روا، علی ابن ابي طالب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی جوتعریف مفصل اور مکمل ارشادفرمائی ہے، وہ تمام موالیان حیدرکرار کے لیےایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہر دورکامومن اپنی قد وقامت کے ساتھ اپنا ایمانی جائزہ لےسکتا ہے۔اعمال صالحہ پر فخرکرنا اوراس کی پابندی کرنا علامت ایمانی ہے۔حقیقی طور پر مومن وہی ہے جو اسلام کےعقائدکوصحیح طور پر تحقیق کےساتھ ماننے اوراحکامات اسلام پر مطابق عمل معصومین علیہم السلام عمل پیراہونےکوپوری کوشش وسعی بلیغ کرے۔اس کے بعد اگرکمی رہ گئی تواسے محمد وآل محمد علیہم اپنے رب کی مخصوص اجازت سے جوانہیں روز جزاﷲ سے حاصل ہوگی بذریعہ شفاعت مکمل کردیں گے۔یوں صاحبان ایمان کی بخشش ونجات انجام پائے گی۔خداوندکریم ہم سب کومحمد وآل محمد علیہماالسلام اور بالخصوص اپنے آخری امام کی پیروی کرنے کی توفیق عطافرمائے (آمین)۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نتیجہ

۱۔جب یہ دین اللہ کا پسندیدہ ہے تو اسلام کو ماننے والا اللہ کی پسند کے خلاف عمل کرنے والا نہ ہو۔

۲۔جب یہ دین حنیف ہے تو اس کا ماننے والا باطل کی پیروی کرنے والا نہ ہو۔

۳۔جب یہ دین حق ہے تو اس کا پیرو کار حق کے خلاف کبھی نہ ہو۔

۴۔جب یہ دین مصطفیٰ ہے تو اس کا پیرو کار غیر منتخب عمل نہ کرے،

۵۔جب یہ دین قیم ہے تو اس کا پیرو کار ٹیڑھا نہ ہو۔

۶۔جب یہ دین خالص ہے تو اس کا پیرو کار ریا کار نہ ہو۔

۷۔جب یہ دین فطرت ہے تو اس کے پیرو کار کا عمل غیر فطری نہ ہو۔

۸۔جب یہ دین واصب ہے،اور ثابت رہنے والا دین ہے تو اس کے پیرو کار کو بھی ثابت قدم ہونا چاہئے۔

۹۔جب یہ اللہ کا دین ہے تو اس کا پیرو کار غیر خدا کا شیدائی نہ ہو اور اس پر عمل کرنے میں خدا کے علاوہ کسی کی پرواہ نہ کرے۔

۱۰۔جب اس دین سے اللہ راضی ہے،تو پیرو کار کو اللہ کی رضا کا طالب اور اس کے غضب سے ڈرنے والا ہونا چاہئے۔

اب اندازہ کریں کہ جب دین اسلام اپنے چاہنے والوں کو مندجہ بالا صفات سے متصف دیکھنا چاہتا ہو،تو پھر اس دین کو پہنچانے والے رسولؐ اور ان کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جانشین اور اس دین کے محافظ وہی ہو سکتے ہیں جو مندجہ بالا صفات کے مکمل طور پر حامل و مظہر ہوں، اور وہ سوائے معصوم کے کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قرآن مجید کا صرف تحریر تک محدود رہنا

ومن القرآن الّا رسمه اور قرآن صرف تحریر میں باقی رہ جائے گا۔احکامات قرآن آج کے دور میں پس پشت ڈال دیے گئے ہیں۔میرے مشاہدے کے مطابق قرآن پانچ مقامات پرنظر آتا ہے۔

۱۔مسافر کو گھر سے رخصت کرتے وقت اور لڑکی کو شادی ہال سے رخصت کرتے وقت۔

۲۔بیمار کو ہوا دینے کے لیے یا عالم احتضار میں سورہ یٰس کی تلاوت کے موقع پر۔

۳۔کسی مرحوم کے سوئم یا چہلم وغیرہ کے موقع پر وہ بھی انتہائی قلیل تعداد میں۔

۴۔قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یا سر پر رکھ کر قسم کھانے کے لیے۔

۵۔قرآن مجید سے استخارہ کے موقع پر۔

استاد نجم آفندی اعلی اللہ مقامہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

(رباعی)

مایوس شفا کو آسرا دیتے ہیں   قرآن کو تعویذ بنا دیتے ہیں
باہوش تو لیتے نہیں قرآں سے سبق   بے ہوش کو قرآں کی ہوا دیتے ہیں

قرآن حکیم کا حق ہے کہ اس کی زیارت کی جائے۔تلاوت کی جائے،اسے سمجھا جائے اور اس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔اس کے حرام کو حرام اس کے حلال کو حلال سمجھا جائے۔سرکار ختمی مرتبتؐ فرماتے ہیں۔نَوِّرُوْا بُیُوْتَکُمْ بِتِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَلَاتَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا اپنے گھروں کوتلاوتِ قرآن سے منور کرو اور انہیں (یعنی اپنے گھروں) کو قبر نہ بناؤ۔

فرمان رسولؐ واضح ہے کہ تم اپنے گھروں کو مادی اسباب سے کتنا بھی سجا لو، اگر تم اپنے گھروں میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تو وہ اللہ اور رسول کی نگاہ میں قبر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ما آمن بالقرآن من استحلّ حرامہ وہ شخص قرآن پر ایمان ہی نہیں رکھتا جس نے قرآن کے حرام کیے ہوئے کو اپنے اوپر حلال کرلیا۔ مولائے متقیان امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ وَتَمَسَّكْ بِحَبْلِ الْقُرْآنِ وَانْتَصِحْهُ وَاَحِلَّ حَلَالَهٗ وَحَرِّمْ حَرَامَهٗ قرآن کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اس سے پند و نصیحت حاصل کرو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کِتَابُ اللّٰہِ بین اظہر کم کتاب خدا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ لَا یَعِیٰ لِسَانُهٗ جس کی زبان لڑکھڑاتی نہیں۔ بیت لا یھدم أرکانه ایسا گھر ہے جس کے ارکان (ہدایت) کو منہدم نہیں کیا جا سکتا۔ عز لا یهزم أعوانه ایسی عزت (والی کتاب) ہے کہ اس کے ساتھی شکست نہیں کھاتے۔ جعله اللّٰہ ریًّا لعطش العلمآء اللہ نے اسے علماء کی پیاس بجھانے کا گھاٹ قرار دیا ہے۔ وربیعاً لقلوب الفقہآء اور اسے فقیہوں کے دلوں کی بہار قرار دیا ہے۔

نوٹ

جو لوگ فقیہان آل محمدؐ کے مخالف ہیں یہ جملہ ان کے ضمیروں کو بیدار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرنے کے لیے بہترین رہنما ہے،خداوند عالم ان کی چشم بصیرت کو بینا کردے تاکہ قیامت کے خسارے سے بچ جائیں۔

ومنھاج لطرق الصّلحآء اور صالحین کے رستے پر چلنے کا طریقہ قرار دیا۔ ودوآء لیس بعدہ دآء ونوزلیس معہ ظلمۃ وہ ایسی دوا ہے کہ جس کے بعد مرض نہیں، وہ ایسا نور ہے جس کے ساتھ ظلمت نہیں ہے۔

لیکن ایک بات طے ہے کہ قرآن شفا اور رحمت ہے صرف صاحبان ایمان کے لیے، اور ظالموں کے لیے سوائے خسارے میں اضافے کے کچھ نہیں۔

ایک دوسرے فرمان میں ہے کہ اذاالتبست علیکم الفتن کالّیل المظلم فعلیکم بالقرآن جب تمہیں فتنے شب دیجور کی طرح گھیر لیں تو تم پر لازم ہے کہ قرآن سے روشنی حاصل کرو۔

عالی شان مساجد کی تعمیر

مساجدھم یو مئذعامرۃمن البنآء اس دور میں ان کی مساجد تعمیر کا عالی شان شاہکار ہوں گی۔ وخراب من الھدیٰ اور ہدایت سے خالی ہونگی۔ آج اگر اکثر مسجد کا مشاہدہ کیا جائے تو مولائے کائنات کا قول روزِ روشن کی طرح واضح طور پر ثابت ہو گا۔ تعمیر مساجد میں لگنے والی رقوم کس طرح سے حاصل کی جاتی ہیں، اور کس طرح کے لوگوں سے وصول کی جاتی ہیں۔ جس طرح کالا دھن رکھنے والے مختلف حیلوں سے اپنی رقوم کو صحیح ثابت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح حرام سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حاصل کی ہوئی رقوم کو بعض لوگ مساجد و امام بارگاہوں کی تعمیر میں استعمال کر کے اللہ کی بارگاہ میں اپنے کالے دھن کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اسی طرح پھر مساجد میں بھی جھگڑے اور فسادنظر آتے ہیں۔ جبکہ قرآن حکیم کا واضح فرمان ہے کہ مال حرام کو ہماری راہ میں خرچ کرنے کا سوچو بھی مت اکثر مساجد کے علماء یا عالم نما پیش نماز بھی وہاں اپنی ذمے داریوں کو پورا کرنے کے بجائے انتظامیہ اور ماموین کی خوشنودی حاصل کرنے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اکثر مساجد اور امام بارگاہوں کے منتظمین بے نمازی، غیر متشرع اور بے دین ہوتے ہیں جبکہ خداوند عالم کا فرمان ہے کہ ہم نے کبھی اپنے دین کا مددگار گمراہوں کو نہیں بنایا۔ مولاؑ فرماتے ہیں۔ وسکنھاو عمارھاشراھل آلا رض اور ان مساجد کو بنانے والے اور آباد کرنے والے اہل زمین کے بدترین لوگ ہوں گے۔

مولائے متقیان علیؑ ابن ابی طالبؑ کے اس فرمان کی روشنی میں آج مساجد اور ان کی انتظامیہ اور نمازیوں کے حالت کا اگر مشاہدہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ مولا کی بتائی ہوئی علامات مکمل طور پر ثابت ہو چکی ہیں۔ ٹرسٹیوں کی اکثریت بے دین افراد پر مشتمل ہوتی ہے وہاں نماز پڑھانے والے ان کے ملازم ہوتے ہیں اکثر ٹرسٹی حضرات ایسے مولوی کو پیش نماز رکھنا پسند کرتے ہیں۔ جو اس ٹرسٹ کے کسی ٹرسٹی کے سیاہ و سفید عمل میں کسی طرح بھی مخل نہ ہو اور ان کی بے دینی اور بد دیانتی پر لب کشائی سے گریز کرے۔ منبر پر بھی وہ اپنی پسند کے خطیب کو پڑھوانا چاہتے ہیں۔ جہاں معیار علم و عمل، تقویٰ اور پرہیز گاری نہیں بلکہ مجمع جمع کرنے کی صلاحیت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور شہرت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے قوم کو جو علم مجلسی حاصل ہوتا تھا تقریباً اب عوام اس سے محروم ہو چکے ہیں۔ محافل میں بھی یہی صورتحال ہے ایسے اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ جن میں منقبت کم منقصت زیادہ اور اگر کوئی شعر علماء کی توہین پر پڑھ دیا جائے تو اتنا خوش ہوتے ہیں جیسے کسی مرحب کے قتل پر۔

مسجد خدا کا گھر اور جائے نماز ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کی بہترین درسگاہ بھی ہے جہاں آداب معاشرت اور تہذیب دین کے درس ہونے چاہئیں معاملات زندگی کے معمولات میں اگر کسی قسم کی پیچیدگی پیدا ہو جائے اختلاف ہو جائے تو اس کے حل کا مرکز بھی مسجد کو ہونا چاہیے۔ علاقے کے ضرورت مند افراد کی احتیاج کو بھی یہیں پورا ہونا چاہیے۔ گویا مسجد ایک ایسا مرکز ہے۔ جہاں صاحبان ایمان کے اکثر مسائل حل ہونے چاہئے ہیں، اور بعض جگہوں پر ایسا ہوتا ہے اور ایسا ہونا چاہیے تا کہ مساجد کی حرمت بھی باقی رہے اور ان کی موجودگی سے خلق خدا مستفید بھی ہو سکے۔

مسجد ذہنی اور فکری انقلاب کی اولین درسگاہ ہے۔ جب تک مساجد بے دین افراد کے قبضے سے آزاد نہیں کی جائیں گی اس وقت تک قوم کی اصلاح ممکن نہیں ہو سکتی۔ اکثر مساجد کی حالت یہ کہ سر شام لوگ آ کر اپنے مصلّے بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور برابر میں اپنے ساتھ کی جگہ بھی محفوظ کرتے ہیں اور کسی نئے آنے والے نمازی کو وہاں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جو کہ فعل حرام ہے نماز جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اللہ کا گھر ہے اور اس میں کسی مصلّے پر قبضہ جمانا یا اپنا استحقاق سمجھنا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جائز نہیں ہے۔ وہیں بیٹھ کر غیبت کرنا، عیب جوئی کرنا، فضول اور بیہودہ گفتگو کرنا اب معمول بن چکا ہے جو کہ عبادتوں کی بربادی اور تقدس مسجد کے خلاف ہے۔

لوگوں کا آماج گاہ فتنہ ہونا

منهم تخرج الفتنة، والیهم تأوی الخطیئة وہ فتنوں کا سرچشمہ اور گناہوں کے مرکز ہوں گے۔ یردّون من شذّ عنها فیها ویسوقون من تأخر عنها فیها جو ان فتنوں سے منہ موڑے گا اسے انہیں فتنوں کی طرف موڑ دیں گے، اور جو قدم پیچھے ہٹائے گا اسے دھکیل کر انہیں کی طرف لائیں گے۔ یقول اللّٰه سبحانه فبی حلفت لابعثنّ علیٰ أولٰئك فتنة تترك الحلیم فیها حیران و قد فعل، ونحن نستقیل اللّٰه عثرة الغفلة ارشاد الٰہی ہے (حدیث قدسی میں) کہ مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان لوگوں پر ایسے فتنہ کو مسلط کر دوں گا جو حلیم وبردبار کو حیران و سرگرداں بنا دے گا۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرے گا، ہم اللہ سے غفلت کی ٹھوکروں سے عفو کے خواستگار ہیں۔

زمانے کی حالت زار

قال علی علیه السلام یأتی علی الناس زمان حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ ولا یظرّف فیه الا الفاجر فاسق وفاجر شخص کو خوش مذاق سمجھا جائے گا۔ ولا یضعّف فیه الّا المنصف اور منصف کو کمزور و ناتواں سمجھا جائے گا۔ یعدّون الصدقة فیه غرماً صدقہ دینے کو لوگ خسارہ سمجھیں گے۔ وَالعبادة استطالةً علی النّاس اور عبادت لوگوں پر فوقیت جتانے کے لیے ہوگی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فعند ذالك السلطان بمشورة النسآء ایسے زمانے میں حکومت کا دارومدار عورتوں کے مشوروں پر ہوگا۔ واسارة الصبیان، وتدبیر الخصیان نوخیزلڑکوں کی کارفرمائی، اور خواجہ سراؤں کی تدبیر اور رائے پر ہوگا۔

مندرجہ بالا علامات ظہور امام علیہ السلام کو دیکھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اس زمانے کو امام علیہ السلام نے پیش نظر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ آج کل عیب گوئی اور عیب جوئی کرنے والے افراد بڑے لوگوں کی بارگاہ میں قرب حاصل کرتے ہیں اور وفادار کہلاتے ہیں۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہی لوگ ہمیں تازہ ترین خبروں سے آگاہ رکھتے ہیں، جبکہ وہی چغل خوران کے مخالفین کے سامنے جا کر ادھر کی باتیں بیان کردیتے ہیں۔ درحقیقت وہ منافق ہوتے ہیں، اور اپنی منافقت سے اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح فاجر شخص دوسروں کا تمسخر اڑا کر لوگوں کو ہنساتا ہے۔ دیکھو اس کا لباس کیسا ہے وہ بول کیسے رہا ہے وہ چلتا کیسے ہے اور اکثر علماء صالحین ایسے بدکار لوگوں کا نشانہ ہوتے ہیں جن کی عزت وحرمت میں اس بدکار کی حرکتوں سے کوئی فرق نہیں آتا البتہ یہ خود گناہ گار ہو کر غضب الٰہی کا نشانہ بن جاتا ہے۔ منصف مزاج اور انصاف پسند جو کہ حق کی پاسداری کرتا ہے امن وامان کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے لوگوں کو انصاف کی دعوت دیتا ہے۔ اسے معاشرے کے سرکش افراد کمزور سمجھتے بھی ہیں اور کمزور کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں، اسے بزدل سمجھ کر مطعون بھی کرتے ہیں۔ جبکہ وہ خود بزدل ہوتے ہیں کیونکہ حق کا ساتھ دینا حق پر عمل کرنا یہ خود شجاعت کا جزو اعظم ہے کیا آپ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں جانتے کہ اللہ کے رسولؐ نے کائنات کے سب سے بڑے شجاع علی ابن ابیطالبؑ کے لیے فرمایا الحق مع علی وعلی مع الحق کہ حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ ہے، حق پر جینا، حق کی حمایت کرنا، حق کا ساتھ دینا، حق کی بات کرنا، اور حق پر ثابت قدم رہتے ہوئے مرنا شجاعت ہے، حق کے معاملے میں مصلحت پسندی، اور حق گوئی سے گریز و پرہیز بزدلی کی سب سے بڑی علامت ہے، اس کے بعد اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کو جو لوگ خسارہ سمجھتے ہیں در حقیقت وہ صدقہ نہ دے کر خود خسارے میں رہتے ہیں کیونکہ صدقہ ایک ایسا عمل ہے جو بندہ مومن کو اللہ و رسول و آل محمد علیہم السلام کی نگاہ میں معزز کر دیتا ہے۔ بلائیں ٹل جاتی ہیں، دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ صدقہ دے کر اپنی تجارت کا بیمہ کرو، اپنے مال و جان، عزت و آبرو کو محفوظ کرو۔ خود امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تنگ دستی میں صدقہ کے ذریعے اللہ سے کاروبار کرو، امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تنگدستی میں صدقے کے ذریعہ اللہ سے تجارت کرتا ہوں، معصومینؑ کے فرامین بتا رہے ہیں کہ صدقہ خسارہ نہیں بلکہ وہ سودمند تجارت ہے، جس میں صدقہ دینے والا اللہ کو اپنا مقروض بنا دیتا ہے۔ خود قرآن حکیم اس بات کا اعلان کر رہا ہے۔ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً(۱) کون ہے جو اللہ کو قرض

۱۔ سورۂ بقرہ آیت ۲۴۵۔

حسنہ دے۔ تفسیر معصومین میں ہے کہ یہاں قرض سے مراد اللہ کی ضرورت مند اور محتاج مخلوق کو جو کچھ دیا جائے اللہ کو قرضہ دینے کے مترادف ہے۔ دنیا والے قرض

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لے کر دیں یا نہ دیں البتہ اللہ کسی کا قرضہ نہیں رکھتا بلکہ اضافہ کر کے پلٹاتا ہے ایک آیت کا جزو ہے ۔کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ(۱) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا یعنی صدقہ دینا ایسا ہے کہ جیسے ایک دانے سے سات سات (مکئی) کی بالیاں نکلتی ہیں اور ہر ایک بالی میں سو دانے ہوتے ہیں ۔صدقہ فی سبیل اللہ کی شرح منافع سات سو فیصد ہے ،صدقے کی آیات اور احادیث کو اگر مفصل لکھا جائے تو کتاب درکار ہے ،لہٰذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے ۔صلہ رحمی کو احسان سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے ۔صلہ رحمی ،نماز ،روزہ کی طرح واجب عبادت ہے اور ایسی عبادت ہے کہ صلہ رحمی نہ کرنے والا اللہ کی لعنت کا حقدار قرار پاتا ہے ۔صلہ رحمی کا مطلب ہے اپنے اعزاء کی ،اقرباء کی خبر گیری کرنا اگر اللہ نے توفیق دی ہے تو ضرورت منداعزہ کی اعانت کرنا ،کم از کم صلہ رحمی کا رتبہ نگاہ معصومین میں یہ ہے کہ اپنے عزیز کو سلام کرنا ،اور اس کی خیر وعافیت دریافت کرنا ہے ۔صلہ رحمی کی ضد قطع رحمی ہے ۔قطع رحمی سے عمر کم ہوتی ہے اور انسان کی تباہی کا سبب بنتی ہے ۔صلہ رحمی کو جب لوگ احسان سمجھ کر انجام دیتے ہیں تو جن اعزہ واقربا سے تعلقات ومراسم اچھے ہوتے ہیں ان کے ساتھ ہی اچھا سلوک کرتے ہیں اور جن کے ساتھ تعلقات استوار نہ ہوں انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ،ان سے میل جول بھی روا نہیں رکھتے ،اور کوئی اچھا سلوک

۱۔سورۂ بقرہ ۲۶۱۔

یا ان کی پریشانی میں ان کی مدد بھی کرنا گوارہ نہیں کرتے ،اگر اس عبادت کی اہمیت کو سمجھ لیا جائے اور اس کی انجام دہی میں قدم بڑھایا جائے تو یقیناً گھریلو آفات ،

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیماریوں اور مصیبتوں سے انسان محفوظ و مامون ہو جائے گا ،یاد رہے کہ قاطع رحم کتاب خدا میں ملعون ہے اور عبادت لوگوں پر فخر کرنے کے لیے انجام دی جائے گی ۔لوگوں کے سامنے اپنی عبادتوں کے تذکرے ہوں گے ہم نے اتنی مرتبہ زیارت کی ،اتنے عمرے کیے،وغیرہ وغیرہ ۔جبکہ عبادت بندۂ مومن میں احساس بندگی اور تواضع کو فروغ دیتی ہے، کبر و نخوت کا قلع قمع کرتی ہے، گناہوں کو یاد دلاتی ہے،اور اسکے دل میں پشیمانی اور ندامت پیدا کرتی ہے،اور توبہ کی طرف توجہ دلاتی ہے،اور دنیا میں اپنے سے کمتر پر نگاہ رکھنے سے ہوس کم اور احساس شکر پیدا کرتی ہے، کہ خداوند عالم نے مجھے اپنی بارگاہ مین حاضری کی توفیق عطا فرمائی اور اگر دین میں بڑے بڑے عبادت گزاروں اور صالحین پر نگاہ رہے گی تو بندہ میں اپنی کم مائیگی کا احساس بھی بڑھے گا کہ میں تو کچھ بھی نہیں میری عبادت اور ریاضت کچھ بھی نہیں مجھے تو ابھی بہت کچھ کرنا ہے ۔

دنیا میں بڑا بننے کی خواہش انسان کو فرعون بنا دیتی ہے ۔جبکہ دین میں عبادت میں سر جھکانے والا پوری توانائی صرف کرنے کے باوجود کہتا ہے کہ اے اللہ میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا ۔سیرت محمدؐ و آل محمدؐ پڑھنے سے ہی عبادت کا لطف بھی آتا ہے اور سلیقہ بھی لہٰذا صاحبان ایمان مطالعہ کریں اور عمل کی سرزمین پر قدم رکھیں خداوند عالم ہم سب کو محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

مولاؑ فرماتے ہیں ! جب انسانوں میں یہ علامات پیدا ہو جائیں کہ عیب کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مقرب بارگاہ ہوجائیں، فاسق خوش مزاج، منصف کمزور،صدقہ خسارہ، صلہ رحمی احسان،عبادت فخر کے لیے انجام دی جانے لگےتو اس زمانے میں حکمران عورتوں سے مشورہ کرکے حکومت کریں گےاور نوخیزلڑکے وزیر بننے لگیں گے، اورخواجہ سرا حکومت کے مدبر ہوں گے، جوکہ آج کل ہورہا ہے۔خداوندِ عالم صاحبان ایمان کو ان برائیوں سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قال علیه السلام:یأتی علی الناس زمان عضوض یعضّ الموسر فیه علیٰ ما فی یدیه ولم یومر بذالك،قال اللّٰه سبحانه:ولا تنسواالفضل بینکم تنهر فیه الاشرار وتستذل الاخیار ویباع المضطرون وقد نهیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم عن بیع المضطرّین (۱) لوگوں پرایک ایسا گزند پہنچانے والا زمانہ آئے گا جس میں مالدار اپنے مال میں بخل کرےگا جبکہ اس کا حکم نہیں دیا گیا، اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس میں حُسن سلوک کوفراموش مت کرو۔اس زمانے میں شریر لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور نیکوکار ذلیل وخوار سمجھے جائیں گےاور مجبور اور بے بس لوگوں سے خرید وفرخت کی جائے گی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجبور اور مضطر لوگوں سے خرید وفروخت کو منع فرمایا ہے۔

(یعنی مجبور ومضطر کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھایا جائے، بلکہ ان سے معاملہ کرتے وقت ☆مارکیٹ ویلیو☆ کالحاظ رکھا جائے،اور پوری قیمت دی جائے)۔

۱۔نہج البلاغہ قول نمبر ۴۶۸ ص ۹۵۲ ترجمہ مفتی جعفر حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ

سرکار رسالتمآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں! کہ خداوند عالم نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے۔ألأمرآء وکلائی والفقرآء عیالی دولت مند میرے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وکیل ہیں اور فقراء میرے عیال ہیں۔اس کے علاوہ قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبوی اور اقوال آل محمدؐ اس بات پر گواہ ہیں کہ دولت مندوں پر اللہ نے فقراء کا حق رکھا ہے۔

سخاوت اہل جنت کی ایک علامت ہے جبکہ بخل (کنجوسی) اہل جہنم کی علامت ہے بخل درحقیقت اللہ کی رزاقیت پر بدگمانی کا نتیجہ ہوتا ہے۔حضور اکرمؐ کا ارشادگرامی ہے کہ جب دولت مند بخل کرنے لگیں گے تو فقیر فسق کرنے لگیں گے، دنیا میں زیادہ تر فسق فجور، چوری چکاری، اہل دولت کے بخل کا نتیجہ ہوتی ہیں، لوگ بددیانتی اس لیے بھی کرتے ہیں کہ ان کی ضروریات زندگی جائز آمدن اور انکی محنت مشقت کے باوجود پوری نہیں ہو پاتی ہیں۔غربت انسان سے کفر کرا دیتی ہے۔اللہ نے مالدار پر حقوق رکھے ہیں غریب اعزہ مساکین، یتیم، ابن سبیل، سوال کرنے والے فقراء کا غلاموں کی رہائی کا، ہمسایوں اور محتاجوں کا۔اس کے لیے صدقات، خمس، زکوٰۃ کو واجب کیا اگر مالدار لوگ ان حقوق کو دیانتداری کے ساتھ پورا کرنے لگیں تو یقیناً صاحبان ایمان کی غربت مٹ سکتی ہے، افلاس ختم ہو جائے گا اور غریب لوگ اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر سکیں گے، اللہ تعالیٰ نے حسن سلوک کو روا رکھنے کا حکم دیا ہے۔مجبور لوگوں سے خرید و فروخت کو منع کیا گیا ہے، تاکہ وہ اپنے ضروری وسائل سے محروم ہو کر مزید احتیاج اور فقر کا شکار نہ ہو جائیں، ان سے سستے داموں خرید و فروخت کرنے کے بجائے ان کی احتیاج کو پورا کیا جائے تاکہ وہ مزید محرومی سے بچ جائیں۔امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف علیہ السلام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے ظہور فرمانے کے بعد کیا ہوگا، اس سلسلے میں امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔یعطف الھویٰ علی الھدیٰ وہ خواہشوں کو ہدایت کی طرف موڑیں گے اذاعطفوا الھدیٰ علی الھویٰ جبکہ لوگوں نے ہدایت کو خواہشوں کی طرف موڑ دیا ہوگا ویعطف الرأی علی القرآن اور اُن کی آراء کو قرآن کی طرف موڑ دیں گے اذاعطفوا القرآن علی الرأی جبکہ انہوں نے قرآن کو اپنی آرا کی طرف موڑ رکھا ہوگا۔

یعنی ظہور امامؑ کے نزدیک یہ حالت ہوگی کہ لوگ چاہیں گے کہ ہدایت ہماری خواہش کے مطابق ہو جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کہ لوگ واضح طور پر دین کے احکامات سے فرار اختیار کرنے کے لیے مختلف بہانے تراشتے ہیں کہ واجبات کا ترک کرنا اور محرمات کو انجام دینا آسان بن جائے۔باطل کے گماشتے مسجد کو مولا علیؑ کی قتل گاہ قرار دیتے ہیں، کچھ احمق تو ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ نماز ہم پر واجب نہیں ہے ہم تو صرف امام حسین علیہ السلام پر رونے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ توہمات اور خواہشات نے ایسے گھیر رکھا ہے کہ اگر دولہا کے ہاتھ میں چھالیہ میں سوراخ کر کے دو بڑا گھاس شامل کر کے نہ باندھا گیا تو نہ جانے کیا غضب آئے گا کونسی مصیبت نازل ہوگی۔اگر سوئم یا چہلم یا برسی کے موقع پر تیسرا چاند لگ گیا یا فاتحہ میں شب لگ گئی یا تین جمعرات مسلسل سوئم دسویں بیسویں میں شامل ہوگئیں تو تین تیرہ ہو جائے گا۔سہرا بندی کے وقت بیوہ عورت کا موجود ہونا نحوست سمجھا جاتا ہے۔ سوئم کے چنے کی خاص مقدار معین کی جاتی ہے، اگر ان تمام خرافات کو جمع کیا جائے تو ایک مفصل کتاب مرتب ہوسکتی ہے۔غرض یہ کہ دین اور اس کے احکام ایک طرف

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور شریعت نسواں ایک طرف ہو تو پلہ نسواں کی شریعت کا ہی بھاری رہتا ہے۔ خود ظہور امام علیہ السلام کی علامات میں سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب میرا بیٹا ظہور کرے گا تو میرے دین کی صورت اتنی بگڑ چکی ہوگی کہ لوگ امام سے سوال کریں گے کہ مولاً یہ کونسا دین لائے ہو جو نہ ہم نے سنا نہ دیکھا اور بہت سے منتظرین امام تو امامت کا ہی انکار کر دیں گے۔ قرآن حکیم کی آیات کے ترجمے اور تفسیر میں ایسی تاویلات شروع ہو گئیں کہ الامان الحفیظ، کچھ لوگ تو اپنی دنیا بنانے کی خاطر مستقل تاویلات کر کے اپنی علمیت کا سکہ منوانے کی سعی لاحاصل میں مصروف ہیں اور اپنی شہرت کی اور دولت کی خاطر آخرت کو داؤں پر لگائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ایسے افراد کی تعداد کم ہے لیکن زمانے کی بے راہ روی اور معاشرتی فساد کی بنیاد پر بے دین افراد ایسے لوگوں کی پزیرائی میں کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ خاص طور سے راشی اور سود خور، حرام کا دھن رکھنے والے افراد چاہتے ہیں کہ ان کی تمام نالائقیاں جائز ہو جائیں، اور ایسے علماء و خطباء کو پسند کرتے ہیں کہ جو اپنی جیب بھرنے کی خاطر انہیں بخشش کا سہارا دیدیں اور کسی بھی باز پرس سے انہیں آزادی کا پروانہ دے دیں۔ جبکہ ایسے مولوی اور خطیب خود آخرت کی مصیبتوں میں گھرے ہوں گے وہ بیچارے اپنے حالی موالی کو کیا سہارا دیں گے۔ اس داعی حق کے ظہور سے پہلے نوبت یہاں تک آ پہنچے گی کہ جنگ اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے گی، دانت نکالے ہوئے ہوگی، اور تھن بھرے ہوئے شیریں دودھ کی مانند خوشگوار معلوم ہوگی، لیکن اس کا انجام تلخ اور ناگوار ہوگا۔ ہاں کل اور یہ کل بہت نزدیک ہے کہ ایسی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چیزوں کولیکر آجائے جسے تم ابھی تک نہیں پہچانتے۔حاکم اوروالی جو اس جماعت میں سے نہیں ہو گا،تمام حکمرانوں سے ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے مواخذہ کرے گا اورزمین اس کے سامنے اپنے خزانے الٹ دے گی،اپنی کنجیاں بسہولت اس کے سامنے ڈال دے گی چنانچہ وہ تمہیں دکھائے گا کہ حق وعدالت کی روش کیا ہوتی ہے اوروہ دم توڑ چکنے والی کتاب وسنت کوزندہ کردے گا تبصرہ: گویا امام علیہ السلام نے تصویر کھینچ دی ان علامات میں،ایسا لگتا ہے کہ امام علیہ السلام اس دورفسادکواپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اورزبان سے ارشادفرمارہے تھے۔قائم آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کا انتظار کرنے والوں کوسوچنا پڑے گا کہ کیا آج اگر ہمارے امام آجائیں تو ہم اس قابل ہیں کہ ان کا سامنا کرسکیں،اور یہ ثابت کرسکیں کہ ہم آپ کے انتظار میں وقت گزار رہے تھے۔ہماری اموات کے سلسلے میں لواحقین کے توہمات اورخوشیوں میں سرکشی کا یہ عالم ہے کہ خواتین بے حجاب ، چست لباس اورمکمل سجاوٹ وآرائش میں مخلوط مجمع کے اندرمحرم ونامحرم کی تمیز کیے بغیر ناچ گانے کی محفل میں شریک عریانیت کا عروج،بچوں کے جدید لغونام،بے معنی اورفضول سے الفاظ کا انتخاب کیا جارہا ہے۔قرآن حکیم سے بےخبری دین کے واجبات اور محرمات سے لاعلمی،نجاست وطہارت کی کوئی تمیز نہیں،ایسے حالات میں کہ گھروں میں ہر چیز باپردہ،کھڑکی باپردہ،دروازہ باپردہ،حتی کہ ٹی وی باپردہ اوربیٹی،بیوی بے پردہ ہیں،مولانا ابن حسن نونہروی فرماتے تھے کہ پہلے زمانے میں مکان بے پردہ ہوتے تھے،اورمکین باپردہ۔اب انقلاب زمانہ یہ ہے کہ مکان اوراس کی ہر شے با

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پردہ، اور مکین بے پردہ۔ پھر بھی دعویدار کہ ہم مومن ہیں، محب آل محمدؐ ہیں ان کے جانثار ہیں، ہماری جانیں ان پر قربان ہوں، لیکن ہم کریں گے وہی جو ہمارا دل کہے گا۔ ہمارا معاشرہ کریگا اگر آپ ناراض ہوتے ہوں تو ہوں لیکن نئی دنیا سے پیچھے کیسے رہ جائیں۔ اگر قرآن کے حرام کو حرام سمجھیں تو ہم زمانے کے ساتھ کیسے چلیں گے، اگر قرآن کے واجبات پر عمل کرنے لگیں گے تو جدید زمانے سے پیچھے رہ جائیں گے، جب امام آئیں گے دیکھا جائے گا، قیامت کس نے دیکھی ہے، غضب ہے کہ ایسے فاسد نظریات کو شہرت کے دلدادہ فتویٰ گر شاعروں نے اپنا منصب اور فریضہ سمجھتے ہوئے خوب، خوب تقویت پہنچائی ہے، اور اس کی داد وصول کرنے کے ساتھ ساتھ مالی منفعت بھی پائی ہے۔ ان کے ساتھ وہ علماء بھی قصوروار ہیں جو کہ مصلحتوں کا شکار ہیں، اور اپنے منصب کی ذمے داریوں کو پورا کرنے سے غافل ہیں، کسی شاعر نے اصلاح احوال کے حوالے سے کیا خوب عکاسی کی ہے:

دین پیارا ہو جسے آئے ابوذرؓ کی طرح
زر پرستوں کو جو ٹھکرائے ابوذرؓ کی طرح
آمر وقت سے ٹکرائے ابوذرؓ کی طرح
سختیاں جھیلے نہ گھبرائے ابوذرؓ کی طرح
ورنہ یہ دین سے الفت نہیں مکاری ہے
کفر کی چال ہے اسلام سے غداری ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ساتویں ذمے داری

مومن پر سلام کرنے کی اہمیت

کرۂ ارض پر آباد مختلف مذاہب واقوام کے لوگوں میں ملاقات کے وقت استقبالیہ کلمات ادا کرنے کی رسم پائی جاتی ہے۔جس کے ذریعہ ان کے مذہب اور عقیدے کا اظہار بھی ہوتا ہے اور علاقائی رسم ورواج کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے۔ میں بطور مثال چند ایک مذاہب واقوام کے مشہور ومعروف تحیاتی کلمات کا ذکر کر کے اپنے مقصد کو واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تا کہ صاحبان ایمان کو سلام کی اہمیت اور اس کی غرض وغایت سمجھا سکوں۔

۱۔برصغیر کی ثقافت میں لفظ ''آداب''اور''خوش آمدید''۔

۲۔سندھی زبان میں ہاتھوں کو جوڑ کر''سائیں بسم اللہ،یا بھلی کرے آیا''۔

۳۔پشتو زبان میں ''ستڑی مشی''۔

۴۔پنجابی زبان میں ''جی آیاں نوں''۔

۵۔فارسی زبان میں ''بفرمائید،خوش آمدید،خیلی خوش آمدید''۔

۶۔عربی زبان میں''تفضل سیدی،بارك الله فيك،صباح الخير،صباح النور،۔

۷۔انگلش زبان میں ''گڈ مارننگ۔گڈ ایوننگ۔ہیلو۔ہائی''۔

۸۔ہندی زبان میں؛نمستکار،بھگوان بھلی کری،وغیرہ۔مذہبی طور پر ہندو کہتے ہیں ''رام رام''۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۹۔اسلام میں ملاقات کے موقع پر سلام کا حکم ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اور اس کی اہمیت کے پیش نظر قرآن حکیم کی آیات، احادیث نبویؐ، اور اقوال معصومین علیہم السلام سے رہنمائی ملتی ہے۔

البتہ سندھ کی ثقافت کے اعتبار سے مولائیوں کے درمیان ملاقات کے وقت کہا جاتا ہے، سائیں اسلام علیکم ویا علی مدد، جواباً کہا جاتا ہے، وعلیکم السلام وپنجی پیر مولا علی مدد۔اس میں سنت موکدہ سلام کی پابندی بھی ہے اور اپنے عقیدے کا برملا اظہار بھی، لہذا اس پر کبھی کسی عالم کو بشرطیکہ وہ مولائی ہو کوئی اعتراض نہیں بلکہ خود علماء اکرام اس کے عامل ہیں۔آج کل کچھ مفسد حضرات نے صاحبان ایمان کو عقیدے کے نام پر مذہب ومکتب آل محمد علیہم السلام سے دور کرنے اور اپنے طاغوتی آقاؤں کو خوش کرنے کی غرض سے مسلماتِ دین کے انکار کا طوفان اٹھا رکھا ہے، اور چونکہ انہیں باطل کی جانب سے خطیر رقم ملتی ہے گمراہ کرنے کے لیے، تو حرام خور، سود خور، رشوت خور اور حرام کار حضرات ایسے لوگوں کے ہمرکاب بھی ہو جاتے ہیں اور نشر واشاعت میں معاون بن جاتے ہیں۔جبکہ سادہ لوح حضرات اپنی لاعلمی کی وجہ سے ایسے باطل نظریات کو قبول بھی کر لیتے ہیں اور ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

چونکہ مسئلہ ولایت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام عالم تشیع میں مخصوص حساسیت رکھتا ہے اس لیے یہ ظالم مولا کے نام سے ہی سوئے استفادہ کرتے ہیں اور انہیں کی تعلیمات اور نصوص قرآنی ونصوص اقوالِ معصومین کی مخالفت میں اپنے ذہنی خیالات کو عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ایک جملہ بطور خاص

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اپنی تقاریر میں کہتے ہیں اور اپنی تحریروں میں لکھتے ہیں کہ "شیعوں میں کچھ لوگ مخالفین ولایت پیدا ہوگئے ہیں ان سے عوام کو بچانے کے لیے اور عوام کو صحیح راستہ دکھانے کے لیے یہ بات کہہ رہے ہیں" تا کہ جب تعلیمات قرآن واہلبیتؑ کی روشنی میں ان کے باطل نظریات کو رد کیا جائے تو عوام یہ سمجھیں کہ یہی لوگ ہیں آل محمدؐ کے مخالف۔ (یہ لوگ شامیوں والا حربہ استعمال کرتے ہیں کہ وہ مولا کے مقابلے میں قرآن مجید کو نیزوں پہ بلند کرتے تھے، اور یہ لوگ مولا کی ولایت کو اپنی ڈھال بنا کر کم پڑھے لکھے، اور سادہ لوح مومنین کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، چھپ کر حملہ آور ہوتے ہیں، میدان میں آنے سے گریز کرتے ہیں، تا کہ انہیں کسی سوال کا جواب نہ دینا پڑے اور ان کی پول پٹی نہ کھل جائے، یہی ان کے باطل ہونے کی دلیل ہے۔) میں یہ واضح کردوں کہ کوئی شیعہ اثناعشری اس وقت تک مومن کہلانے کا حقدار نہیں ہے جب تک کہ وہ خدا کے بعد محمدؐ وآل محمدؐ کی ولایت کو صحیح طور پر تسلیم نہ کرلے۔ البتہ علم کے اعتبار سے معارف کے درجات الگ الگ ہوجاتے ہیں۔ جو کہ خود منصب الٰہیہ پانے والے انبیاء ورسل کے درمیان بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو سمجھ لینا ضروری ہے کہ معرفت کے درجات بغیر علم کے حاصل نہیں ہوسکتے۔

خاص نکتہ

یہ تو ممکن ہے کوئی شخص عالم ہو اور بے معرفت ہو، لیکن یہ ممکن نہیں کوئی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شخص عارف ہو اور عالم نہ ہو۔ البتہ علم کی تین قسمیں ہیں: پہلی قسم علم ذاتی کی ہے جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہے۔ دوسری قسم الہامی اور وہبی علم کی ہے جو کہ مخصوص ہے انبیاء، مرسلین اور منصوص من اللہ آئمہ، اولیاء و اوصیاء کے لیے۔ تیسری قسم اکتسابی علم کی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں (۱) کتابی علم جو کہ درسگاہوں سے حاصل ہوتا ہے (۲) مجلسی علم جو کہ اہل علم کی مجالس سے حاصل ہوتا ہے۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں جاہلوں نے علم کی دکان کھولی ہے، اور زیادہ تر مذہبی خدمات انجام دینے کا جذبہ ان لوگوں میں پایا جاتا ہے جو کہ سودی اداروں میں کام کرتے ہیں یا رشوت خور ہیں یا فنکار ہیں۔ رمضان المبارک میں دیکھا گیا ہے کہ گلوکار اور اداکار تفسیر قرآن بیان کرتے ہیں اور ماہ محرم الحرام میں حرام کار اور حرام خور حضرات بڑے جذباتی نظر آتے ہیں حتیٰ کہ اب منبر بھی ان لوگوں سے محفوظ نہیں ہے۔ شہرت کے دلدادہ حضرات مالِ حرام وافر مقدار میں خرچ کر کے خود کو امام حسینؑ کا فدائی ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ الحمدللہ محافظ اسلام عزاداری امام حسینؑ نہ تو کسی کی مرہون منت رہی ہے، اور نہ ہی رہے گی۔ ہمیشہ سے دستور باطل نے اپنے لیے حق کا لباس ہی زیب تن کیا، اور حق کا ہی سہارا لیا جیسا کہ بت پرستوں نے بت بنائے اور انہیں خدا منوانے کے لیے خانہ کعبہ کے ساتھ چسپاں کیا، بالکل اسی طرح ہر دور کے ہوا و ہوس کے بندوں نے خواہشات کے بت تراشے، اور کبھی انہیں منبر رسول پر لا رکھا اور کبھی منبر حسینؑ پر۔ لیکن فتح اور کامیابی ہمیشہ حق کی ہی رہی، اور آئندہ بھی رہے گی۔ زر پرست ٹرسٹی حضرات ایسے لوگوں کا آلۂ کار بنے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوئے ہیں۔ نہ تو وہ خود دین دار ہیں نہ ہی کسی دیندار کو پسند کرتے ہیں۔ مجمع لگانے والے مداری دین سے عاری خطیبوں کی حوصلہ افزائی "نام حسینؑ" استعمال کر کے اپنی خواہشات کو بھی پورا کرتے ہیں، اور اپنی جیبیں بھی پر کرتے ہیں۔

یقیناً ایسے حالات میں دیندار افراد اور صاحبان نظر بھی اپنے فریضے سے غافل نہیں ہیں اور وہ اپنے ثباتِ قدم سے باطل کے ہر اقدام کی سرکوبی میں مصروف رہتے ہیں۔ ان میں بعض ٹرسٹی بھی شامل ہیں۔ چونکہ حق کی طاقت غالب ہے اور غالب رہے گی۔ حسینیت کا پرچم سربلند ہے اور سربلند رہے گا۔ ہمارے ہاتھوں میں الحمدللہ حضرت عباسؑ کا پرچم ہے۔ ہماری نگاہوں میں سیرت معصومینؑ ہے، اور تعلیمات آل محمدؐ کے روشن چراغ ہیں۔ قرآن حکیم، احادیث سرورِ کونینؐ، نہج البلاغہ، صحیفہ علویہ، صحیفہ سجادیہ۔ کتب احادیث ہماری رہنمائی کے لیے بذریعہ اہل علم اور دیانت دار خطباء و ذاکرین کی صورت میں موجود ہیں، حفاظت اسلام کے لیے عزاداری مظلوم کربلا کا عظیم ذریعہ ابلاغ سال بھر ہمارے ذہنوں کو ہر قسم کے باطل گرد و غبار سے بچانے اور اس کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے موجود ہے، اسی کے ساتھ خطباء و واعظین کی ذمے داری ہے کہ وہ کھل کر فضائل محمد و آل محمد علیہم السلام بیان کریں پھر موعظہ حسنہ کا بھی حق ادا کریں میں نے محسوس کیا ہے فضائل اہلبیتؑ میں ایسی حرارت ہے کہ جس سے ولا رکھنے والوں کے دل ایسے موم ہو جاتے ہیں کہ انہیں تقویٰ و پرہیزگاری کے لیے آسانی کے ساتھ راغب کیا جا سکتا ہے۔

آج کل جہاں اور بہت سے مسائل جنم لے رہے ہیں وہاں یہ کہ نماز نہ پڑھو صرف

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عزاداری کرواورعزاداری میں بھی صرف ماتم کرومجلس میں نہ بیٹھو۔یاعلیؑ مدد کہوسلام نہ کرووغیرہ ۔اس طرح عزاداری کی آڑ میں بے دینی کی طرف راغب کیاجارہا ہے۔جبکہ مجلس اورنماز کا کوئی تقابل ہی نہیں ہے۔عزاداری ایک مستقل عمل اور عبادت ہے۔نماز روزہ اپنی جگہ ایک مستقل عبادت ہے۔نہ تو نماز مجلس کے منافی ہےاور نہ مجلس نماز کے منافی ہے۔جوشخص بھی جوعمل انجام دے گااس کا اجر پائے گا،اوراگر واجبات کا تارک ہوگاانکی سزا پائے گا۔جبکہ عزاداری نام ہے دین و دیانت کے زندہ رکھنے کا،بقائے اسلام کا۔

اسی طرح یاعلیؑ مدد کہنا سلام کا بدل نہیں ہوسکتااورنہ ہی سلام یاعلیؑ مدد کا بدل ہوسکتا ہے۔سلام ایک مستقل عمل ہےاور یاعلیؑ مدد کہنا ایک مستقل ورد ہے۔ سلام صرف ملاقات کے موقع پر کیا جاتا ہے جبکہ یاعلیؑ مدد اٹھتے، بیٹھتے،سوتے ،جاگتے، چلتے، پھرتے،گرتے سنبھلتے ہروقت کاوظیفہ ہے۔اگرفرض کریں کہ سلام کے بدلے صرف یاعلیؑ مدد کہا جائے تو پھر تمام زیارات اورنماز کے تشہد کے بعد پڑھنے والے سلاموں کابدل کیا ہوگا۔بلکہ اس موقع پرایک بات اوروضح کردوں۔ وہ دین جس کا نام اسلام ہے جواللہ کی جانب سے بھیجا ہوا دین ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہنچایا ہودین ہے،آل محمد علیہم السلام کا محفوظ کیا ہوا دین ہے جو دین فطرت بھی ہے، دین حق بھی، جوکہ مکمل ضابطہ حیات ہےاوراپنے تمام اصول وفروع کے ساتھ مکمل ہے۔اگراس دین کےاصول وفروع میں کوئی شخص جان بوجھ کرکمی بیشی کرےتو کافرونجس۔اسی طرح فروع میں سے کسی ایک فرع کاانکاربھی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کفر اور نجس ہے اور دین اسلام سے خارج ہے۔ البتہ ایک فرق ہے کہ عقیدے میں کمی جہنم میں لے جائے گی۔ لیکن اگر فروع کے انجام دینے میں غفلت ہو گی تو ازالے کے بعد جنت میں جائے گا۔ سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ حبّ علیٍ حسنۃٌ لا یضرّ معہ السیّئۃ بُغض علی سیّئۃ لا ینفع معہ الحسنۃ علیؑ کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ساتھ گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور علیؑ کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ نیکی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

مطلب یہ ہوا کہ محبّ علیؑ گناہ کے بعد توبہ کر کے یا سزا کے بھگتنے کے بعد جنت میں ضرور جائے گا اور بغض علیؑ رکھنے والا ساری زندگی نیکیاں کرتا رہے اور گناہوں سے پاک رہے، پھر بھی جنت میں نہیں جا سکتا، بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔ اب جو حرام خور حضرات میرے مولا کے اسمِ گرامی قدر کو ڈھال بنا کر علی علیہ السلام بلکہ آل محمد علیہم السلام کے خدا کے دین میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں اور حقائق کو مسخ کرنا چاہتے ہیں یہ گناہ گاروں کی فہرست میں نہیں مجرموں کی فہرست میں شامل ہیں۔

یاد رکھیے اس قسم کی بات کہنے والے آج سلام سے روک رہے ہیں جو نص قرآن اور نصوص محمد وآل محمدؐ کے منافی ہے۔ کل یہی لوگ زیارت پڑھنے سے روکیں گے۔ بتائیں زیارت وارثہ، زیارت عاشورہ وغیرہ یہ سب سلام ہیں۔ اس لیے صاحبانِ علم و معرفت کا کہنا ہے بلکہ تفاسیر معصومین میں ہے کہ سلام کے معصومؑ نے تین معنی بتائے ہیں جو لفظ سلام میں پوشیدہ ہیں۔ جب کوئی مومن دوسرے مومن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے کہتا ہے سلامٌ علیکم یا السلام علیکم تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ:

۱۔ میں تیری جان کی سلامتی چاہتا ہوں۔

۲۔ میں تیرے ایمان کی سلامتی چاہتا ہوں۔

۳۔ میں تیرے مال کی سلامتی چاہتا ہوں۔

اس لیے جواب سلام واجب ہے۔ جواب دینے والا بھی یہی معنی رکھتا ہے۔

اب جب بھی گھر سے نکلو تو زیارت معصومینؑ میں سے کوئی زیارت پڑھ کر نکلو کیونکہ جب تم معصومؑ پر سلام کرو گے تو جواب واجب ہے اور معصومؑ ترک واجب نہیں کرتا لہٰذا تم جب گھر سے باہر جاؤ گے تو امام کی سلامتی کی دعا تمہاری محافظ بن جائے گی اور نماز میں جب تم سلام پڑھتے ہو اپنے زمانے کے نبی اور امام پر تو جواب میں تم محفوظ ہو جاتے ہو صبح سے ظہر تک پھر ظہر سے عصر تک اور پھر عصر سے مغرب تک اور مغرب سے عشا تک اور پھر عشا سے فجر تک۔ السلام علیك أیّھا النّبی و رحمة اللّٰہ وبرکاتہ یا نبی (اللہ) آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ السّلام علینا و علیٰ عباداللّٰہ الصّالحین ہم سب پر سلام ہو اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر۔ صالحین سے امام زمانہ کو سلام ہوا۔ اب تم چوبیس گھنٹے کے لیے محفوظ ہو گئے۔ منکرین سلام دو گناہوں کے مرتکب ہیں:

۱) حکم خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اہل بیت کی مخالفت کا گناہ۔

۲) وہ مومنین کرام جو ان کی بات مان رہے ہیں ان کے عقائد میں فساد اور ان کی سلامتی کو روکنے کا گناہ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

درحقیقت یہ لوگ نمائندگان شیطان ہیں جنہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔خدائے محمدؐ وآل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا ہے کہ صاحبان ایمان کو ایسے حرام خوروں کی بغاوت اور خیانت سے محفوظ رکھے (آمین)۔

توجہ

ایک بات واضح کردوں کہ قرآن حکیم کی آیات کا حقیقی ترجمہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ یہ نہ دیکھ لیا جائے صاحب کتاب یا وارثان کتاب نے اس آیت کے کیا مفاہیم بیان کئے ہیں۔اس کا شان نزول کیا ہے۔اس کا محل تفسیر وتاویل کیا ہے۔یہ حقیقت ہے کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں نے علیؑ کا مطابق شان نزول مرتب شدہ قرآن حکیم لینے سے انکار کردیا تھا تا کہ اپنے مطلب کی تفسیر تاویل کا دروازہ کھلا رہے،اور یہی سبب ہے کہ ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ شیعوں کا قرآن الگ ہے،ان کا قرآن چالیس پاروں کا ہے،وغیرہ۔جب یہ حربہ ناکام ہوا تو انہوں نے مکتب آل محمدؐ کے حرام خوروں کو خریدنا شروع کیا اور آج وہ ہمارے اندر گھس کر وہی کام کررہے ہیں جو کل ملوکیت نے آل محمدؐ کے مکتب کے خلاف کیا تھا۔سلام کے سلسلے میں قرآن حکیم میں پانچ آیات ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا ان اللّٰہ کان علیٰ کل شیٍ حسیباً☆

اور جب تمہیں کسی طرح کوئی شخص سلام کرے تو تم بھی اس کے جواب میں اس سے بہتر طریقہ سے سلام کرو یا وہی لفظ جواب میں کہہ دو بے شک خدا ہر چیز کا حساب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرنے والا ہے ۔(۱)

۲۔فاذا دخلتم بیوتا فسلّموا علی انفسکم تحیّۃ من عند اللّٰہ مبٰرکۃ طیّبۃ☆

جب تم گھروں میں داخل ہواور وہاں کسی کو نہ پاؤتو خود اپنے ہی اوپر سلام کرلیا کرو جو خدا کی طرف سے ایک مبارک پاک اور پاکیزہ تحفہ ہے ۔(۲)

۳۔أولٰئك یجزون الغرفۃ بِما صبروا و یلقّون فیھا تحیّۃ وسلاماً☆

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی جزا میں بہشت کے بالا خانے عطا کیے جائیں گے اور وہاں انہیں تعظیم وسلام کا ہدیہ پیش کیا جائے گا ۔(۳)

۴۔دعوٰیھم فیھا سبحانك اللّٰھم وتحیّتھم فیھا سلام ج و آخر دعوٰھم أن الحمدللّٰہ ربّ العٰلمین ☆

ان باغوں میں ان لوگوں کا بس (یعنی تحفہ) سلام سے ہوگا اوران کا آخری قول یہ ہوگا کہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ۔(۴)

۱۔سورۂ نساء آیت:۸۶۔

۲۔سورۂ النور آیت:۶۱

۳۔سورۂ الفرقان آیت:۷۵۔

۴۔سورۂ یونس آیت:۱۰۔

۵۔و أدخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات جنّات تجری من تحتھا الأنھار خالدین فیھا باذن ربّھم تحیّتھم فیھا سلاما☆

اور جن لوگوں نے (صدق دل سے) ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے وہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(بہشت کے) ان باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہاں ان کی ملاقات کا تحفہ سلام ہوگا۔(۱)

مولانا فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ اگر چہ سلام سنت ہے اور اس کا جواب واجب ہے۔ مگر سلام کرنے کا ثواب زیادہ ہے اور جواب دینے والے کا ثواب کم ہے۔ اور سلام کا جواب نہ دینا گناہ ہے۔ سلام کی تہذیب یہ ہے کہ کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں سوار پیادے کو، خچر پر سوار گدھے پر سوار کو، گھوڑے سوار خچر کے سوار کو (یعنی اچھی سواری رکھنے والا کمتر سواری پر سوار کو)، چھوٹا بڑے کو، اور چلنے والا بیٹھے کو، اور سلام بلند آواز سے کرے اور جواب اس طرح دے کہ وہ سنے۔

شراب کے دسترخوان پر بیٹھنے والے کو شطرنج اور چوسر کھیلنے والے کو، کھیلتے وقت، ہیجڑے اور شوہر دار عورت پر تہمت لگانے والے کو، شاعر فجو رکو، سود خور کو، اعلانیہ بدکاری کرنیوالے کو، اور نمازی کو حالت نماز میں سلام نہ کرنا چاہیے۔ مقیم کے واسطے سلام کا بقیہ مصافحہ ہے اور مسافر کے واسطے معانقہ اور بغلگیری ہے۔ تفسیر علی بن ابراہیم میں امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

۱۔ سورۂ ابراہیم آیت: ۲۳۔

المراد بالتّحیة فی الآیة السّلام اس آیت میں تحیت سے مراد سلام اور اس کے علاوہ ہر نیکی ہے۔ یعنی اگر کوئی تمہیں سلام کرے تو بہتر جواب دو اور اگر کوئی تمہارے ساتھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نیکی کرے تو تم جواب میں اس جیسی یا اس سے بہتر نیکی کرو۔ کتاب مناقب کی ایک روایت میں ہے کہ ایک کنیز نے پھول کی ایک شاخ امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی تو اس کے جواب میں امام حسن علیہ السلام نے اسے آزاد کردیا۔ جب آپؑ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ خدا نے ہمیں یہی حُسن سلوک سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے،و اذا حیّیتم بتحیۃ تحیّو ا باحسن منھا ۔ اس کے بعد مزید فرمایا ۔ بہترین تحیہ اس کا آزاد کرنا تھا۔ درحقیقت سلام تحیت کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ سورہ مبارکہ "نور" میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے فاذا دخلتم بیوتا فسلّموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبرکۃ طیبۃ یعنی جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے نفسوں (یعنی گھر والوں) پر سلام کے ذریعہ تحیۃ کیا کرو جو کہ اللہ کے نزدیک مبارک اور پاکیزہ (عمل) ہے۔ اعمال عاشورہ کی زیارت میں اس کی تائید بھی ملتی ہے جہاں یہ لفظ ملتے ہیں علیکم منّی سلامُ اللہِ ابداً ما بقیت و بقی اللیل و النھار ہمیشہ میرا سلام ہو تم پر، جب تک میں باقی رہوں، اور جب تک گردشِ لیل و نہار باقی ہے سورہ مبارکہ "نحل" کی ۳۲ نمبر آیت میں ارشاد ہوتا ہے الذین تتوفّٰھم الملائکۃ طیّبین یقولون سلام علیکم☆ وہ لوگ جو پاکیزہ زندگی گزارتے ہیں جب ملائکہ ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں سلام علیکم اور اہل بہشت کا تحیت بھی سلام ہے۔ سورۂ مبارکہ "الفرقان" آیت نمبر ۷۵ میں ارشاد ہوتا ہے ۔او لئک یجزون الغرفۃ بِما صبروا و یلقّون فیھا تحیّۃً و سلاما☆ اہل بہشت اپنی استقامت اور صبر کی وجہ سے بہشت کے انعامات اور بلند مقامات سے بہرہ مند ہوں گے اور انہیں تحیۃ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اورسلام سے نوازا جائے گا ـوالملا ئکة ید خلون علیھم من کل باب سلام علیکم☆ فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور انہیں سلام علیکم کہیں گے ـ(۱) ـحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاارشادِگرامی ہے کہ من بدء بالکلام قبل السّلام فلا تجیبوہ جوشخص سلام کرنے سے پہلے کلام شروع کردے اس کا جواب مت دو ـ امام جعفرصادق علیہ السلام فرماتے ہیں ـ بخیل ہے وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرے ـ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ـتطعم الطعام و تقرء السلام علی من عرفت و من لم تعرف کھانا کھلاؤاور سلام کرواس شخص کو جسے تم جانتے ہواور جسے تم نہیں جانتے ـ

سلام کے فضائل ومراتب درنگاہِ معصومینؑ

حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تواضع اور انکساری میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جس شخص سے سامنا ہو جائے اسے سلام کریں ـ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہشت میں چند مکان ایسے ہیں جن کے اندر سے باہر کی سب کیفیت نظر آتی ہے اور باہر سے اندر کی ـ میری امت میں یہ مکان ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو لوگوں سے با اخلاق گفتگو کرتے ہوں ـ ان کو کھانا کھلاتے ہوں، سلام بآوازِ بلند کرتے ہوں، اور رات کو سونے سے پہلے نماز پڑھتے

۱ـ سورۂ رعد آیات ۲۳،۲۴ـ

ہوں ـ اس کے بعد فرمایا کہ بلند آواز سے سلام کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سلام کرنے میں کوئی مسلمان بخل نہ کرے ـ فرمان معصومؑ ہے کہ جو شخص السلام علیکم کہے اس کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لیے تمیں نیکیاں ۔خداوند متعال فرماتا ہے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُیُوتًا غَیْرَ بُیُوتِکُمْ حَتَّیٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَیٰ أَهْلِهَا ذَٰلِکُمْ خَیْرٌ لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُونَ اے صاحبان ایمان اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک انہیں اطلاع نہ کر دو اس گھر کے رہنے والوں پر سلام کرو۔یعنی بغیر اطلاع گھروں میں داخلے کو منع فرمایا اور سلام کرنے کو کہا۔(۱)

احادیث اور روایات تو بہت ہیں مگر طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتے ہوئے صاحبان ایمان کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ سلام کرنے کا حکم صرف مومن کو ہے غیر مومن کا اس کو کوئی تعلق نہیں ہے ۔جو لوگوں کو سلام سے روکے سمجھو کہ وہ مومن نہیں ہے ،اور مومن کہتے ہیں اس کو جو اللہ کی توحید، نبی کی رسالت، اور علیؑ و اولاد علیؑ کی ولایت کا دل سے قائل ہو۔خداوند کریم اس دور فساد میں تمام صاحبان ایمان کو فسادِ عقیدہ و عمل سے محفوظ رکھے اور شیعیت کا لبادہ اوڑھے باطل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔(آمین)

آٹھویں ذمے داری

قرآن مجید کی تلاوت سے حصول نور ہدایت

کچھ باتیں عظمت قرآن حکیم اور اس کے نظام ہدایت کے سلسلے میں ملاحظہ

۱۔سورۂ نور آیت ۲۷۔

فرمائیں، کتاب خدا کا عمومی خطاب تمام انسانیت سے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغام قرآن آفاقی ہے ،خداوند کون و مکاں کا ارشاد ہے ھدی للنّاس (قرآن)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔اس میں مسلم وغیر مسلم سب ہی شامل ہیں۔
اور خصوصی ہدایت ھدی للمتّقین (قرآن) ہدایت ہے صرف صاحبان تقویٰ کے لیے۔(۱)۔جس کا تعلق صرف صاحبان ایمان سے ہے، کیونکہ قرآن حکیم کے بغور مطالعہ سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ خداوند کریم نے غیروں کو اسلام کی جانب آنے اور ایمان لانے کے لیے مختلف طریقوں سے دعوت دی ہے اور مثالوں کے ذریعہ انہیں اسلام اور ایمان سمجھانے کی مکمل طور پر معلومات فراہم کردی ہیں اور ساتھ ہی معلم کتاب رسول اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکمت و دانائی کے ساتھ کتاب کا مکمل علم دے کر پیغام رسانی کا معقول انتظام بھی کردیا اور جب لوگ ایمان لے آئے اور مومن کہلانے کے حقدار ہو گئے تو پھر کہا۔

اے وہ تمام لوگو جو ایمان لائے ہو! تم تقویٰ اختیار کرو۔تو صاحبان تقویٰ صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو کہ پہلے مومن ہوں اور مومن جب تقویٰ کی جانب قدم بڑھاتا ہے تو پھر اللہ کی کتاب اس کی ہدایت کے لیے اپنا انداز بدل دیتی ہے اور خداوند کریم کی جانب سے انعام واکرام کی نوید بھی سنائی جاتی ہے اور تقویٰ کے حصول کے لیے احکامات۔امر ونواہی کی صورت میں نازل فرمائے اور اسکے لیے

۱۔سورۂ بقرہ،آیت ۲۔

محافظت اور مواظبت کا انتظام فرمایا اور قیامت تک آنے والے صاحبان ایمان کے دستور تقویٰ حاصل کرتے رہنے کے لیے قرآن کو رکھ دیا اور ساتھ ہی حصول تقویٰ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے عملی اقدامات امثال عالیہ کے لیے آئمہ معصومینؑ کا انتخاب فرمایا اوران کی پہلی فرد کو بزبان رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام المتقین کے لقب سے سرفراز کیا اسی لیے تمام عبادتوں کو حصول تقویٰ کا ذریعہ قرار دیا اور محمد وآل محمد علیہم السلام کو شعائر اللہ قرار دے کر ان کی تعظیم وتکریم ومحبت کو علامت تقویٰ قرار دیا، مثلاً فرمایا۔یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اے صاحبان ایمان تم پر روزے واجب کیے گئے جیسے تم سے پہلے والوں پر واجب کیے گئے تھے تا کہ تم صاحب تقویٰ بن سکو۔(۱)۔وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ اورجس نے شعائر اللہ کی تعظیم کی اس کے دل میں تقویٰ ہے۔یہی سبب تھا کہ سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میں تمہاری ہدایت اوراصلاح۔منظم ومتحد اورفرقوں میں تقسیم سے بچنے کے لیے ایسا مستحکم انتظام کرکے جا رہا ہوں کہ تم قیامت تک ان سے تمسک رکھنا، میں ضلالت وگمراہی سے محفوظ رہنے کی ضمانت دیتا ہوں۔

قرآن واہلبیتؑ ،سرچشمۂ ھدایت

انی تارك فيكم الثقلين كتاب اللّٰه و عترى اهل بيتى ما ان تمسكتم بهما لن تضلوا بعدى

۱۔سورۂ بقرہ آیت ۱۸۳۔

۲۔سورۂ حج آیت ۳۲۔

لن يفترقا هما حتّٰى يردعلى الحوض مندجہ بالاحدیث: ''إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ''(۱) کی حقیقی تفسیر ہے اور پہلے محافظ قرآن علیؑ نے فرمایا کہ قال علی عليه

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

السلام إنّ اللّٰه تعالیٰ طہّر نا وعصّمنا وجعلنا شہدآء علی خلقه وحجته فی ارضه و جعلنا مع القرآن و جعل القرآن معنا لا نفارقه ولا یفار قنا (۲) بے شک اللہ نے ہمیں پاک بنایا اور ہمیں اپنی مخلوق پر گواہ اور اپنی زمین پر رحمت قرار دیا اور ہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ قرار دیا نہ ہم اس سے جدا ہو سکتے ہیں اور نہ وہ ہم سے جدا ہو سکتا ہے اور جب آپ منبر کوفہ پر جلوہ افروز ہوئے تو آپؑ نے فرمایا۔ سلونی من طرق السمآء فانیّ أعلم بہامن طرق الارض، سلونی قبل آن تفقدونی، فانّ بین جنبی علوماً کثیراً کالبحار الزّواخر، أنا کنز أسرار النّبوة مجھ سے آسمان کے راستوں کے بارے میں سوال کرو، کیونکہ میں بیشک بہت زیادہ علم رکھتا ہوں زمین کے راستوں سے (آسمان کے راستوں کا) مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھو دو اور بیشک میرے پہلو میں کثیر علوم موجزن ہیں سمندروں کی طرح۔ میں اسرار نبوت کی کان ہوں۔ أنا المطلع علی الا خبار الا ولین انا مخبر عن وقائع آلآخرین سلونی فواللّٰہ لا تسئلونی عن شئی الّا أن أخبر تکم وسلونی عن کتاب اللّٰہ فواللّٰہ مامن آیة الّا آنا أعلم أبلیل نزلت أم بنہار، أم فی سہل أم فی جبل میں گزشتگان کی خبروں سے باخبر ہوں اور آنے کے واقعات کی خبر دینے والا ہوں۔ سوال کرو مجھ سے اور خدا کی قسم تم مجھ سے کسی شے کے بارے میں سوال کروگے مگر یہ

۱۔ سورۂ حجر آیت ۱۵

۲۔ اصول کافی

کہ میں تمہیں اس کا جواب دوں گا اور سوال کرو مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں اللہ کی قسم کہ کوئی ایسی آیت نہیں ہے۔ مگر میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رات میں نازل ہوئی کہ دن میں، وہ زمین پر نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔

اس فرمان امیر المومنین علیہ السلام کو نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۸۷، ابن حجر عسقلانی کی تہذیب التہذیب جلد نمبر ۷، "منہاج السنۃ" ابن تیمیہ کی، شرح نہج البلاغہ جلد اول ابن ابی الحدید، صواعق محرقہ۔ علامہ ابن حجر مکی کی، الاستیعاب میں ابن عبدالبر نے، ریاض النضرۃ میں محب الدین طبری نے اور کنزالاعمال میں ملا علی المتقی نے بھی نقل کیا ہے۔

قرآن حکیم کا دعویٰ ہے وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ☆(۱) کوئی خشک وتر شی ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (۲) اور کوئی شے زمین وآسمان میں ایسی چھپی ہوئی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ اگر تم اس دعویٰ کی دلیل چاہتے ہو تو؟ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ (۳) اور ہم نے ہر شئے کو امام مبین کے سینے میں رکھ دیا ہے، اسی بنیاد پر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرے گھوڑے کا چابک گم ہو جائے تو میں قرآن میں دیکھوں گا کہ وہ کہاں ہے، کیونکہ وہ خشک وتر سے الگ تو نہیں ہے۔ اب جس قدر علوم کی حامل کتاب ہے وہ تمام علوم محافظ قرآن کو بھی معلوم ہونے چاہیے ہیں۔ ورنہ حفاظت ممکن نہیں ہے۔

۱۔ سورۂ انعام آیت ۵۹۔

۲۔ سورۂ نمل آیت ۷۵۔

۳۔ سورۂ یٰسٓ آیت ۱۲۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک خطبے میں اس طرح ارشاد فرمایا: ثمّ أنزل علیه الکتاب نوراً لاتطفأمصابیحه پھر اللہ نے ان پر (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کتاب کو نور بنا کر نازل کیا جس کے چراغ بجھائے نہیں جا سکتے ۔ وسراجا لا یخبوا توقدٰه اور ایسا چراغ کہ جس کی لو مدھم بھی نہ ہو سکے ۔ وبحرلا یدرك قعره اور ایسا سمندر ہے جس کی تھاہ معلوم نہیں کی جا سکتی ۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک اور موقع پر تمام صاحبان ایمان کے لیے ایک فرمان جاری کیا ہے، جس کی ضرورت آج کے دور میں بہت زیادہ ہے ۔ اِذا التبست علیکم الفتن کا اللّیل المظلم فعلیکم بالقرآن جب تم پر فتنے شب دیجور (تاریک رات) کی مانند چھا جائیں تو تم پر قرآن سے تمسک لازم ہے، کیسے؟ تو فرمایا، انّ اللّٰه تعالٰی أنزل کتابا هادیه بیّن فیه الخیرَوالشّرَ فخذوا نهج الخیر تهتدوا و أصدفوا عن سمت الشر تقصدوا بے شک اللہ نے ہدایت کرنے والی کتاب نازل فرمائی اس میں خیر و شر کو کھول کر بیان کر دیا ۔ اب تمہیں چاہیے کہ خیر کی باتوں سے ہدایت حاصل کرو اور برائی سے منہ پھیر کر میانہ روی اختیار کرو ۔ یعنی اعتدال پر رہو ۔ پھر امیر لمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ قول ۲۱۳ نہج البلاغہ ۔ وفی القرآن نباء ماقبلکم و خبرما بعدکم وحکم ما بینکم قرآن میں تم سے پہلے کی خبریں ہیں اور ما بعد یعنی آنے والے واقعات ہیں اور تمہارے درمیان زندگی گزارنے کے احکامات ہیں ۔ مکتوب نمبر ۹۶ میں حارث ہمدانی کو لکھا تمسّك بحبل القرآن وانتصحه واحلّ حلاله و حرّم حرامه اور قرآن کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اس سے پند و نصیحت حاصل کرو اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھو ۔

جب ساری دنیا میں فتنے پھیل جائیں اور کوئی راہ نجات نظر نہ آئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تو قرآن ہادی ہے۔جب گمراہی کے اندھیرے پھیل جائیں تو قرآن نور ہے، روشن چراغ ہے۔جب دلوں میں برائیوں کے مرض گھر کر جائیں تو دوا قرآن ہے، شفا قرآن ہے، رحمت قرآن ہے، نصیحت قرآن ہے، ہدایت قرآن ہے، طہارت قرآن ہے، نجات قرآن ہے۔بیشک اس کے حلال کو حلال سمجھا جائے اور اسکے حرام کو حرام سمجھا جائے، اس کا حکم رد نہیں کیا جا سکتا، اس کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے والا کوئی بھی ہو دائرہ ایمان سے یکسر خارج ہے۔چاہے وہ ایک ہی حکم یا نہی سے سرکشی کرے، باقی تمام قرآن کو مانے تب بھی دائرہ ایمان سے نکل جائے گا۔ واضح فرمان ہے قال النبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ماآمن بالقرآن من استحلّ حرامہ وہ شخص قرآن پر ایمان ہی نہیں رکھتا جو اس کے حرام کو حلال قرار دے۔قرآن مجید نے بے جرم وخطا قتل کو حرام قرار دیا ہے، جو بے گناہ لوگوں کا خون بہا کر جنت میں جانا چاہتا ہے وہ صاحب ایمان ہی نہیں ہے۔جنت کیسی اور کونسی؟ آج مسلمانوں کو پریشانیاں اسی وجہ سے ہیں کہ انہوں نے قرآن پڑھنا اور سمجھنا ترک کر دیا ہے۔اسی لیے مختلف لوگ انہیں بہکانے اور بھٹکانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ أتدرون من المتمسّك بالقرآن الذی له الشرف العظيم کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون شخص ہے قرآن کریم سے تمسک رکھنے والا جس کے لیے عظیم شرف ہے؟ ھو الّذی یأخذ القرآن و تأویله عنّا اهل البیت اوعن و سائطنا السفرآء عنّا الیٰ شیعتنا لا عن آراء المخالفین و قیاس الفاسقین وہ شخص ہے جو قرآن کی تاویل ہم اہلبیت سے سیکھتا ہے یا ہمارے وسائط

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(ذرائع) جو کہ ہمارے سفیر ہیں،شیعوں کی جانب، نہ مخالفین کی آرا سے اور نہ فاسقوں کے قیاس سے۔

وسائط اور سفیروں کا سلسلہ قائم ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو آل محمدؐ کے فرامین کی روشنی میں سفر کرتے ہیں اور ساری زندگی تزکیہ نفس کے ساتھ واجبات کی پابندی کرتے ہیں، اور حرام سے پرہیز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی تعلیمات آل محمدؐ سے روشناس کراتے ہیں۔ اپنے مولا کے فرمانبردار رہتے ہیں اور خواہشات نفس کی مخالفت کرتے ہیں۔ امام سجاد علیہ السلام کی دعا ہے صحیفہ سجادیہ میں آپ نے فرمایا۔ واجبر بالقرآن خلتنا من عدم الاملاق اور ناداری کے سبب جو رخنہ ہماری حالتوں میں پیدا ہو گیا ہے اس کا تدارک قرآن کے ذریعہ فرما دے۔ وفرقاناً فرّقت بین حلالك وحرامك واجعل القرآن لنا فی ظلم اللّیالی مونسا اور فرقان جس میں تو نے اپنے حلال اور حرام کے درمیان فرق قرار دیا ہے اس قرآن کو رات کی تاریکیوں میں ہمارا مونس قرار دے۔ یہ آخری زمانہ ہے جسمیں لوگ اپنی مرضی سے آیات کی تاویل کرتے ہیں، اور اپنی خواہشات کے مطابق تفسیر کرتے ہیں، اور معانی کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں۔ لیکن اعجاز قرآن یہ ہے کہ اس کے اصل میں کوئی ردوبدل نہ کر سکا یہ مکمل ہے اکمل ہے جامع ہے اور پوری آب وتاب کے ساتھ روشن ہے۔ اسی لیے ہر دور فساد میں اس کتاب اللہ سے تمسک ہی میں دنیا و آخرت کی خیر وابستہ ہے۔
امیر المومنین علیہ السلام ایک موقع پر حضرت قائم آل محمد علیہ السلام وعجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے متعلق فرماتے ہیں یعطف الھوٰی علی الھدی اذا عطفوا الھدیٰ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

علی الھویٰ لوگوں کی خواہشات (بد) کو ہدایت کی طرف موڑ دیں گے جب کہ لوگ ہدایت کو اپنی خواہشات کی طرف موڑ رہے ہوں گے۔ویعطف الرّأی علی القرآن اذاعطفوا القرآن علی الرأی قرآن پاک کے بارے میں علمائے امامیہ کا اجماع ہے اور وہ اس بات پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ قرآن حکیم ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے۔لاریب فیہ کی آیت اس کی ضمانت ہے۔ہم تحریف قرآن کی کسی روایت کو درست نہیں مانتے۔

قرآن ''ذکر'' ہے اور آل محمد علیہم السلام ''اھل الذکر'' ہیں اور ہمارے عقائد کے مطابق کوئی زمانہ اہل ذکر سے خالی نہیں رہ سکتا۔تو پھر اہل ذکر ہی محافظ قرآن بھی ہیں۔اور محافظ کے ہوتے ہوئے اس میں کمی یا زیادتی کا امکان موجود نہیں ہے۔بعض شیعہ وسنی کتابوں میں تحریف کی روایات موجود ہیں۔لیکن وہ درایت کے خلاف ہیں،اس لیے کوئی مسلمان بھی اس پر ایمان نہیں رکھتا۔

قرآن حکیم اور شیعہ علماء

مفسر کبیر علامہ شیخ ابوعلی الفضل ابن الحسن طبرسی اعلی اللہ مقامہ کی تفسیر مجمع البیان میں جو علمائے امامیہ کے نزدیک مدرک کی حیثیت رکھتی ہے فرماتے ہیں۔
قرآن مجید میں کمی یا زیادتی پر بحث کرنا تفسیر کے شایان نہیں ہے۔جہاں تک قرآن میں زیادتی کا تعلق ہے تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے،کہ یہ قول باطل ہے،بالا جماع علمائے امامیہ۔جہاں تک قرآن میں کمی کا تعلق ہے علماء کی ایک جماعت اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اہل سنت کے بعض علماء سے یہ روایت کی گئی ہے کہ قرآن میں تغیر وتبدل اور کمی واقع ہوئی ہے۔ مگر شیعہ نکتہ نگاہ سے صحیح اور قول حق یہی ہے کہ قرآن میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔

شیخ صدوق محمد بن علی ابن بابویہ قمی علیہ الرحمہ، وفات ۵۴۸ھ مطابق ۱۱۵۳ء

شیخ مفید محمد بن محمد ابن نعمان بغدادی، وفات ۳۸۱ھ مطابق ۹۹۱ء

شریف مرتضیٰ علم الھادیٰ بن الحسین الموسوی وفات ۴۳۶ھ، مطابق ۱۰۴۴ء

شریف رضی محمد بن الحسن الموسوی (جامع نہج البلاغہ) وفات ۴۰۶ھ مطابق ۱۰۱۵ء

ابن شہر آشوب محمد ابن علی بن شہر آشوب مازندرانی وفات ۵۸۸ھ مطابق ۱۱۹۳ء

فتح اللہ کاشانی صاحب تفسیر منہج الصادقین، وفات ۹۹۷ھ، مطابق ۱۵۸۹ء

شیخ حر عاملی الصھو المحرفی تالیف الدمۃ، وفات ۱۱۰۴ء مطابق ۱۶۹۳ء

شیخ محسن فیض کاشانی، وفات ۱۰۹۱ء، مطابق ۱۶۱۰ء

قاضی نوراللہ شوستری شہید ثالث مصائب النواصب، شہادت ۹ مطابق ۱۶۱۰ء

محمد حسین طباطبائی تفسیر المیزان وفات ۱۴۰۲ء مطابق ۱۹۸۳ء

ابوالقاسم الموسوی الخوئی اعلی اللہ مقامہ عالم تشیع کا سب سے بڑا عالم اور اعلم دوراں

ان کے علاوہ علمائے امامیہ کے علماء کی ایک طویل فہرست ہے جو قرآن حکیم کے جامع واکمل ہونے پر یقین رکھتے تھے اور یقین رکھتے ہیں یعنی قرآن مجید ہر قسم کی تحریف اور ردوبدل سے مکمل طور پر محفوظ ہے۔

ہمارا اعتقاد ہے اور یقین کامل ہے کہ قرآن حکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وآلہ وسلم کے زمانے میں جمع ہو چکا تھا۔بعض صحابہ کو مکمل یاد تھا اور سب سے بڑھ کر محافظ قرآن حضرت علی علیہ السلام تھے جن کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے۔الحق مع علی و علی مع الحق حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ ہے۔القرآن مع علی و علی مع القرآن قرآن علی کے ساتھ ہے اور علی قرآن کے ساتھ ہے۔اب جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ شیعوں کے امام زمانہ کے پاس علیؑ کا لکھا ہوا قرآن ہے جو چالیس گز کا ہے یا اس کے چالیس پارے ہیں، تو اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وفات ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے قسم کھائی تھی کہ میں اس وقت تک کاندھے پر ردا نہیں ڈالوں گا جب تک کہ میں شان نزول کے ساتھ قرآن نہ لکھ لوں۔جسے امام علی علیہ السلام نے پیش کیا تو قبول نہ کیا گیا، اب اُسے سرکار قائم آل محمد علیہ السلام اپنے ظہور کے بعد ظاہر فرمائیں گے۔یہاں ایک بات عرض کر دوں کہ قرآن حکیم سے ہدایت پانے کے لیے صحیح شان نزول کا جاننا ضروری ہے ورنہ قرآن پڑھنے والے کو شک میں مبتلا کر دے گا۔جیسا کہ ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ میں نے قرآن کی ایک آیت پڑھی تو شک میں مبتلا ہو گیا، مولا نے فرمایا وہ کیا ہے؟ تو اس نے اس آیت تلاوت کی، وَاسْـئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُسُلِنَـا(۱) اور سوال کرو ان رسولوں سے جنہیں ہم نے تم سے پہلے بھیجا تھا۔پھر اس نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ آپ آئے تمام نبیوں کے بعد کیا آپؐ نے اس حکم کی تعمیل کی تو کب اور کیسے؟ اور اگر تعمیل حکم نہیں کی تو آپ نے نافرمانی کی؟ حضرت علی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس آیت کا شان نزول معلوم ہے؟ کہنے لگا نہیں، تو اِمامؑ نے فرمایا اس لیے اس آیت نے تمہیں شک میں مبتلا کر دیا ہے۔ سنو یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تھے اور تمام انبیاء نے صف بستہ آپ کا استقبال کیا تھا اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی تھی اس وقت جبریل یہ آیت لے کر آئے تھے اور آپ نے سب سے سوال کیا تھا؟ اگر اس وقت شان نزول کے مطابق مرتب شدہ قرآن مجید مسلمانوں نے علی علیہ السلام سے لے لیا ہوتا تو آج نہ تو مسلمان فرقوں میں بٹتے اور نہ ہی مسلمانوں کی یہ پستی ہوتی جو آج کے دور میں ہے۔ جو قرآن کی رسی کو مضبوطی سے تھام لے اسکے لیے سبیل نجات ہے، جو اس سے متمسک ہو جائے وہ گمراہی سے محفوظ ہو جائے، جو اس پر صرف نظر کرے اس کی عبادت ہو جائے جو اسے پڑھے اس کے گھر میں رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو، اور اہل آسمان کے لیے اس کا گھر ستاروں کی مانند ہو جائے۔ جو اس کو سمجھ کر پڑھے اس کے دل میں بہار آ جائے اور تمام رنج والم سے محفوظ ہو جائے، جو اس کا ساتھی بنے وہ کبھی شکست خوردہ نہ ہوگا۔

۱۔ سورۂ زخرف آیت ۴۵۔

نویں ذمے داری:

تہذیب نفس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف ،علیہ السلام اروا حنالہ الفدا کی ایک دعا ہے جو تہذیب نفس کا اعلیٰ ترین نسخہ ہے، دل چاہتا ہے کہ وہ دعا مختصراً شرح کے ساتھ آپ کی نذر کی جائے ۔بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَـا تَوْفِیْقَ الطَّاعَۃِ اے ہمارے اللہ ہمیں رزق توفیق اطاعت (خدا ورسول وامام) عطا فرما۔ اطاعت نام ہے اللہ ورسول اور اہل بیتؑ کے فرمان کا احترام کرتے ہوئے خوشی کیا ساتھ اس پر عمل کرنے کا جس سے ایمان حقیقی کا اظہار بھی ہوتا ہے، اور حکم دینے والے کی عظمت مطیع کے دل میں کتنی ہے، معلوم ہو جاتا ہے۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔تعصی الا لہ وأنت تظہر حبہ تو اللہ کی معصیت کرتا ہے اور پھر اس سے محبت کا اظہار بھی کرتا ہے ۔محال ذالک فی الز ملن بدیع زمانے میں ایسی (محبت) کا ایجاد کرنا محال ہے۔ان کان حبک صادقا لأطعتہ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت کرتا المحب لمن یحب مطیع بیشک محبت کرنے والا محبوب کی (چاہت) کا مطیع ہوتا ہے۔

معصوم نے واضح کر دیا کہ محبت اور سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب کی معصیت یعنی وہ کام نہیں کرتا جو اس کے محبوب کو ناپسند ہو۔زمانے میں محبت کے ایسے کوئی معنی ایجاد ہی نہیں ہو سکتے جس میں محبوب کو چاہتے ہوئے اس کی چاہت کے خلاف کوئی اقدام کرے بلکہ سچی محبت تو محبوب کی چاہت کی پاسداری ہی سے قائم رہ سکتی ہے۔اسی لیے قدرت نے محمد آل محمد علیہم السلام کی محبت خدا کو یوں بیان کیا کہ وَمَا تَشَاؤُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيماً حَكِيماً (۱) اور تم تو کچھ چاہتے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہی نہیں ہو مگر وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے پس اگر ہم ان کی چاہت کو اپنی چاہت بنالیں تو آل محمد کی محبت کا بھی حق ادا ہو جائے گا اور اللہ کی اطاعت اور محبت کا بھی ۔

سیّدۂ کونین صلواۃ اللہ علیہا کی نظر میں اطاعت کا فائدہ کیا ہے میں اپنی طرف سے کچھ کہنے کے بجائے معصومہ عالم حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے آفاقی خطبہ فدک کا ایک فقرہ آپ کی نذر کرتا ہوں اس سے بہتر اطاعت کی تعبیر ممکن نہیں ہے، فرماتی ہیں ۔امامتنا امانا من الفرقۃ و اطاعتنا نظاما للملۃ ہماری امامت فرقوں میں بٹنے سے بچنے کی امان، اور ہماری اطاعت پوری ملت کے منظم رہنے کی ضمانت ہے ۔آج شہزادی کونین سلام اللہ علیہا کے اس فرمان عالیشان کی روشنی میں ایک نگاہ عالم اسلام پر ڈالی جائے تو اندازہ ہوگا کہ تفرقہ آل محمد علیہم السلام کی امامت سے انحراف کا وہ نتیجہ ہے جس نے مسلمانوں کو ذلیل اور رسوا کر رکھا ہے اور آل محمد علیہم السلام کی اطاعت سے گریز کرنے والوں

۱۔سورۂ دہر آیت ۳۰۔

نے دنیا کو حقوق کی پامالی اور فتنوں کی آماجگاہ بنا دیا ہے ۔

وبعد المعصیۃ اور معصیت سے دور رہنے کا رزق توفیق عطا فرما ۔تہذیب نفس کے لیے دوسرا مرحلہ اپنے آپ کو معصیت کاری سے محفوظ رکھنا ہے ۔مسلسل

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

معصیت کا عمل انسان کے دل کو سیاہ کردیتا ہے۔ جس سے انسان کی روح کمزور ہو جاتی ہے۔ بعض گناہ واقعاً ایسے ہیں جو ایمان کی تباہی کا باعث ہیں مثلاً قول معصومؑ ہے الحسد یاکل الایمان کما تاکل النار الحطب حسد ایمان کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کردیتی ہے۔ انسان مومن کو چاہیے کہ وہ ہر چیز سے زیادہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے۔ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ (۱) اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں مزین کردیا ہے اور کفر و نافرمانی (یعنی حکم خدا توڑنے) اور معصیت کی نفرت ڈال دی ہے۔

واضح ہوا کہ گناہوں کی جانب رغبت ایمان کی محبت کی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور شیطان ملعون مومن کے ایمان کا کھلا ہوا دشمن ہے جو معصیت کی طرف راغب کرتا ہے اور توبہ سے دور رکھتا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں وطلبت حلاوة العبادة فوجدتها فی ترك المعصية (۲) "اور میں نے عبادت کی مٹھاس کو چاہا، تو اسے میں نے معصیت کے ترک" ۔میں پایا۔ خداوند کریم ہم سب کو معصیت الٰہی سے محفوظ رکھے۔ گناہوں سے پرہیز کے لیے شہید محراب آیت اللہ العظمیٰ دستغیب نور اللہ مرقدہ کی کتب گناہانِ کبیرہ، قلب سلیم، وغیرہ کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

۱۔ سورۂ الحجرات آیت ۷۔
۲۔ مستدرک الوسائل۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وصدق النیۃ اورنیّت کی سچائی عطافرما۔اس جملہ کی وضاحت کے لیے حضرت امام سجادؑ کی دعائے مکارم الاخلاق کا ایک جملہ کہ اے اللہ میری نیت کو بہترین نیتوں تک پہنچادے غورکریں کہ انسان جوبھی عمل کرتا ہے اس کی ایک نیت ہوتی ہے جب وہ بہترین نیت کے ساتھ عمل کرے گا تو بہترین نیت انبیاء کی ، صالحین،شہداء کی، صادقین کی ، کہ جن کا ہر عمل ریا کاری سے مبرا اور پاک اور خالصتاً اپنے مولا یعنی اللہ کی خوشنودی کے لیے انجام دینا،جس سے نہ تو بندگان خدا پر فوقیت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے نہ ہی ان پر احسان جتلانے کا عمل سرزد ہوتا ہے،پنجتن پاکؑ کی نیت اور عمل کو قرآن حکیم نے سورۂ دھر میں اس طرح واضح کیا ہے کہ ''ہم تمہیں کھلاتے ہیں خدا کی خاطر ہم نہ تو تم سے جزا چاہتے ہیں نہ ہی شکریہ کی توقع رکھتے ہیں'' یہ نیت قلب آل محمد علیہم السلام میں تھی جسے اللہ نے قرآن کی آیت بنا کر احسن النیات کا نمونہ بنا دیا۔جب بندۂ مومن کی نگاہ اتنی بلند ہوگی تب کہیں جا کر کچھ بات بنے گی کہ عمل منزل قبولیت پر آجائے۔کیونکہ مشہور حدیث ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔حضرت امام علی ابن الحسین علیہما السلام دعائے مکارم الاخلاق میں فرماتے ہیں وانتہ بنیتی الی احسن النیّاتِ وبعملی الی احسن الاعمال اور میری نیت منتہی ہو سب سے بہترین نیتوں پر اور میرے اعمال بہترین اعمال پر۔

اللّٰھُمّ وَفّرِ بلطفك نیّتِ اے ہمارے اللہ اپنے لطف وکرم سے میری نیت کو خالص بنا دے۔نیت خالص کا تعلق انسان کی زبان سے نہیں بلکہ اس کے دل سے ہے۔

سورۂ ملک کی پہلی آیت کا آخری حصہ ہے لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا (۱) تا کہ تمہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آزمائے کہ کون ہے تم میں خالص عمل کرنے والا (سب سے اچھا عمل کرنے والا) کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ وہ عمل سب سے بہتر ہے جس کو انجام دینے کے بعد آدمی سوائے اللہ کے کسی اور سے تعریف کی تمنا دل میں نہ رکھے، معلوم ہوا نیت ایسی خالص ہو عمل خیر، عمل صالح، نیکی صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے انجام پائے، مثلاً نماز اگر خالصتاً اللہ کی خوشنودی کے لیے پڑھی جائے تو عبادت ہوتی ہے، اگر ریا کاری اور لوگوں کو دکھانے کے لیے پڑھی جائے تو شرک قرار پاتی ہے۔

وعرفنا الحرمة اور حرمت کا عرفان عطا فرما۔ اس جملے کے دو ترجمے ہو سکتے ہیں۔ احترام کا عرفان عطا فرما، یعنی کچھ ذاتیں محترم، کچھ باتیں محترم، کچھ مہینے محترم، کچھ اعمال محترم، جن ذاتوں کو قابل احترام بنایا ہے ان کا عرفان عطا فرما، جن اعمال کو تو نے حرام قرار دیا ہے ان کی پہچان عطا فرما، تا کہ تیری نافرمانی اور غضب سے بچا جا سکے۔ انسان مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے دین کے حلال وحرام کو پہچانے وگرنہ گمراہی کے راستے پر چلنے کے امکانات واضح ہیں۔ مثلاً امیر المومنین علی ابن

۱۔ سورۂ ملک آیت ۲۔

ابیطالب علیہ السلام کا ارشاد ہے کلمات قصار نہج البلاغہ میں۔ من اتّجر بغیر فقه فقد ارتطم فی الربآء جس نے تجارت کی بغیر (دین کے حلال وحرام کو) سمجھے ہوئے وہ یقیناً سود (ربا) کی دلدل میں پھنس گیا۔ اس لیے ضروری ہے بلکہ صاحبان ایمان پر اتنا علم حاصل کرنا واجب ہے کہ جس سے وہ حلال وحرام میں تمیز کر سکیں، کیونکہ حلال

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اورحرام کی حدیں ملی ہوئی ہیں، بلکہ حرام اورحلال مخلوط ہے،ایمان کی حفاظت کے لیے اس کا پہچاننا بہت ضروری ہے، کیونکہ حرام خوری ایمان کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے،اورنصرت امام وقتؑ سے روک دیتی ہے۔امام المتقین مولا الموحدین علی علیہ السلام دنیا کی وضاحت کرتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں فخلط حلالها بحرامها اور اس کا (یعنی دنیا کا) حلال حرام کے ساتھ مخلوط ہے (ملا ہوا ہے) اورجس طرح اناج میں ایسی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ جومضر صحت ہوتی ہیں۔تو اسے چھان پھٹک کر الگ کیا جاتا ہے، بازار سے سبزی، پھل خریدتے وقت آدمی سڑی ہوئی سبزی سے اچھی سبزی چھانٹتا ہے۔فروٹ کو دیکھ بھال کرخریدتا ہے تا کہ سڑا نہ ہو تو جس طرح جسم کی سلامتی کے لیے اقدام کیا جاتا ہے اسی طرح روح وایمان کی سلامتی کے لیے ضروری ہے کہ حلال وحرام کی معرفت حاصل کرے۔امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تعجب ہے اس انسان پر کہ جو جسم کی صحت کا تو خیال کرتا ہے لیکن اپنے ایمان کی سلامتی کا خیال نہیں کرتا، اور ہر شے قبول کرلیتا ہے۔

وأكرمنا بالهداية والاستقامة اور ہمیں ہدایت اوراس پر استقامت کا شرف وکرامت عطا فرما۔معلوم ہوا ہدایت اللہ کی بارگاہ میں باعث شرف ہے جبکہ گمراہی پستی اورذلت ہے۔غیر ہدایت یافتہ یعنی گمراہ کو دنیا کی حکومت، ریاست، مال وزر، اورمنصب کوئی شے عزت دار نہیں بنا سکتی، اور ہدایت یافتہ دنیا میں کبھی ذلیل وحقیر نہیں ہوسکتا یہ معیار الٰہی ہے، اہل دنیا کا معیار مختلف ہے۔میں اپنی بات کی تائید میں ثانی ءزہرا سلام اللہ علیہا کا جواب نقل کرتا ہوں جو کہ آپ نے دربار میں فرعون

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وقت حاکم بدخو، بے دین کے سامنے دیا تھا جبکہ اس ملعون نے آل محمد علیہم السلام کو اپنے سامنے قیدی دیکھ کر بزعم خود درج ذیل آیت سے فخر ومباہات کیا تھا۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اور تو جسے چاہے عزت اور جسے چاہے ذلت دے جواب بھی علی کی شیر دل بیٹی نے لہجہ علیؑ میں اس طرح دیا کہ اے یزید! تیری خام فہمی ہے کہ تو تخت پر ہے تو عزت دار، اور ہم قیدی ہیں تو ذلیل، دیکھ تو سہی تجھے خدا نے بے دینی کی ذلت دی جس کے بعد تجھے کوئی عزت دار نہیں بنا سکتا، اور ہمیں اپنے دین اور ہدایت سے عزت دی جس کے بعد کوئی طاقت ہمیں ذلیل نہیں کر سکتی۔

أسد السنتنا بالصواب الحکمة اور ہماری زبانوں کو صحیح، درست اور حکمت بولنے کا پابند کر دےجب زبانیں حکمت کے ساتھ صحیح سمت میں گویا ہونے لگیں تو حقوق کی پاسداری، حق کا غلبہ، امن وسکون قائم ہوتا ہے، تمام برائیوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور اس میں حکمت کے موتی شامل ہو جائیں تو معاشرتی قدریں چمک اٹھتی ہیں نفاق دور ہوتا ہے۔ زندگی کا سفر صراط مستقیم پر جاری رہتا ہے حکمت کا درجہ انبیاء سے ملتا ہے۔ معصومین علیہم السلام کے اقوال سے استفادہ ہوتا ہے کہ زبان سے نکلا ہوا ایک جملہ پوری دنیا میں فساد برپا کر دینے اور خون بہانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ بروز محشر تمام اعضاء وجوارح میں سب سے زیادہ عذاب زبان پر ہوگا۔ جھوٹ، چغل خوری، غیبت، تہمت کا تعلق بھی زبان سے ہے۔ بلکہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ المرء مخبوء تحت لسانہ(۱) انسان اپنی زبان کے پیچھے پوشیدہ ہے۔ تکلّمو اتعرفوا بولو تا کہ پہچانے جاؤ۔ سرور کائنات حضرت محمد

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کسی نے آکر کہا یا رسول اللہ جتنی برائیاں دنیا میں تصور کی جاسکتی ہیں وہ میرے اندر موجود ہیں۔ میں آپ سے نصیحت کا طلب گار ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا احفظ لسانك اپنی زبان کی حفاظت کر۔ اس نے عرض کی کہ دوسری نصیحت، آپؐ نے ارشاد فرمایا احفظ لسانك تیسری مرتبہ اس سائل نے پھر کہا آپ نے یہی جواب دیا۔ وہ باہر نکل کر اصحاب سے کہنے لگا اللہ کے رسول کتنے سادے ہیں۔ مجھ ایسے ظالم سے کتنی معمولی بات کی طلب کی۔ لیکن جب وہ گھر گیا اور رات کو کسی برائی کی نیت سے گھر سے باہر نکلنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ یاد آگیا میں باہر نکلوں گا اگر سچ بولا تو پکڑا جاؤں گا اور سزا ملے گی اور اگر جھوٹ بولا تو وعدہ خلافی ہوگی۔ اگلے روز محفل سرکارؐ پر آکر اقرار کیا کہ آنحضرت نے تو مجھ سے برائیوں کی کنجی ہی چھین لی۔ امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں واجعلوا اللسان واحدا اور اپنی زبان کو ایک بناؤ وليخزن الرجل لسانه انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو قابو میں رکھے۔ فان اللسان جموح بصاحبه بیشک زبان اپنے مالک سے منہ زوری کرنے والی ہے، زبان ایک ایسا درندہ ہے اگر

ا۔ کلمات قصار نمبر ۱۴۸۔

اسے آزاد چھوڑ دیا جائے تو یہ اپنے مالک کو جھنجھوڑ ڈالتی ہے، بد زبانی انسان کو وطن میں بھی اجنبی بنا دیتی ہے، اور اچھی زبان انسان کو پردیس میں بھی اجنبی نہیں بننے دیتی حدیث قدسی ہے کہ یا ابن آدم لا يستقيم دينك حتى يستقيم قلبك اے آدم کے بیٹے تیرا دین سیدھا نہیں ہوسکتا جب تک کہ تیرا دل سیدھا نہ ہوجائے ولا يستقيم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قلبك حتى يستقم لسانك اور تیرا دل اس وقت تک سیدھا نہیں ہو سکتا جب تک کہ تیری زبان سیدھی نہ ہو جائے ولا یستقیم لسانك حتى تستحی من ربّك واذا نظرت الیٰ عیوبِ النّاس اور تیری زبان اس وقت تک سیدھی نہیں ہو سکتی جب تک کہ تو اپنے رب سے حیا نہ کرے اور اگر تو نے لوگوں کے عیوب پر نظر رکھی ۔ ونسیت عیوبك فقد ارضیت الشَیطان واغضبت الرحمن اور اپنے عیوب بھول گیا تو تو نے شیطان کو راضی کیا اور تو نے غضبناک کیا رحمٰن کو ۔ یابن ادم السانك اسد ان اطلقته اهلكك اے ابن آدم! تیری زبان شیر ہے اگر تو نے اسے آزاد چھوڑ دیا تو تجھے ہلاک کر دے گی ۔ وھلاكك فی طرف لسانك اور تیری ہلاکت تیری زبان کی طرف سے ہے ۔ خداوند عالم ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے ۔

واملأقلو بنا بالعلم والمعرفة اور ہمارے دلوں کو علم و معرفت سے بھر دے ۔ امامؑ نے صرف علم کی دعا ہی نہیں فرمائی بلکہ معرفت کے اضافے کے ساتھ یہ سمجھا دیا کہ صرف علم کافی نہیں ہے جب تک معرفت نہ ہو، علم زینہ ہے، معرفت منزل ہے ۔ بہت سے اہل علم باعث فساد معاشرہ اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ سیڑھی کو منزل سمجھ بیٹھے ہیں ۔ علم کا حصول یا دولت کے لیے یا دوسروں کو فیضیاب کرنے کے لیے یا خود اپنے نفس کی اصلاح یا فقیہ بنانے کے لیے ہوتا ہے بس کارگر اور درست سمت اپنے نفس کی اصلاح ہے ۔ مومن کا دل علم و معرفت کا خزانہ ہوتا ہے جو اسے دنیا و مافیہا کی فانی بیساکھیوں سے بے نیاز کر دیتا ہے، اور امام زمانہ عجل تعالیٰ فرجہ الشریف کا منظور نظر بنا دیتا ہے ۔ وہ ایک چمکتے ہوئے سورج کی طرح رہتا ہے جس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے لوگ فیضیاب ہوتے ہیں۔علم یا معرفت ایک ایسی حیات ہے جس کے بعد موت نہیں اور جہالت ایسی موت ہے جو کبھی حیات پا ہی نہیں سکتی۔جاہل اور بے دین درحقیقت چلتی پھرتی لاشیں ہیں۔علم ومعرفت مومن کا حسن ہے اور ایسا قیمتی زیور ہے۔جس کی قیمت دنیا اور اہل دنیا ادا کر ہی نہیں سکتی۔

علم سے آتا ہے انساں کی ہستی پہ نکھار
جہل جو جادہ ہستی کو بنا دے دشوار
علم بھڑ کے ہوئے شعلوں کو بنا دے گلزار
جہل مہکے ہوئے پھولوں کو بنا دیتا ہے خار
علم انسان کو سلمان بنا دیتا ہے
جہل انسان کو شیطان بنا دیتا ہے
علم ہے بیعت فاسق سے مسلسل انکار
علم کرتا ہے ہدایت کی زمیں کو ہموار
علم مجبور کو پل بھر میں بنا دے مختار
علم جو دورِ خزاں میں بھی رہے مثل بہار
علم انسان کو منزل کا پتا دیتا ہے
جہل گمراہی کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے

صارم بجنوری

وطہّر بطوننا من الحرام والشّبھۃ اور ہمارے بطون کو حرام اور جس میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حرام کا شبہ ہو اس سے پاک رکھ لقمہ حرام انسان کے ایمان کو کھا جاتا ہے یہاں تک کہ حرام غذا سے بننے والا گوشت پوست نصرت امامؑ سے صرف باز ہی نہیں رکھتا بلکہ امام وقت کے مقابلے میں لے آتا ہے۔جس کی مثال کربلا میں موجود ہے لشکر یزید میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو لقمہ حرام کے دلدادہ تھے امامؑ نے صرف حرام سے شکم کی طہارت کا تقاضہ نہیں کیا ہے بلکہ جس میں حرام کا شبہ بھی ہو اس سے بھی طہارت مانگی ہے جو شخص اپنے زمانے کے امامؑ کی نصرت کا طلبگار ہے اسے اپنی روزی کو حتیٰ الامکان حرام سے بچانا ہوگا۔

واكفف ايدينا عن الظلم و السرقة اور ہمارے ہاتھوں کو ظلم اور چوری سے باز رکھ۔ظلم بارگاہ ایزدی میں انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے،اللہ نے قرآن حکیم میں تین قسم کے لوگوں پر لعنت کی ہے۔

(۱) جھوٹوں پر۔

(۲) قطع رحمی کرنے والوں پر۔

(۳) قوم ظالمین پر۔

خداوند عالم ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ نہ ہوں وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔چوری کرنا اتنا قبیح عمل ہے جس کی سزا اسلام نے ہاتھ کاٹنا قرار دی ہے۔ظلم کی تعریف یہ ہے کہ کسی شے کو اس کے مقام و مرتبہ سے ہٹا دینا۔امیر المومنین علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اتنا بھی ظلم نہیں کرسکتا کہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چیونٹی کے منہ سے جو کا چھلکا چھین لوں جسے وہ اُٹھائے ہوئے ہو۔سرکار ختمی مرتبت ارشادفرماتے ہیں کہ ظلم کی تین قسمیں ہیں۔ایک ظلم وہ جسے خداوند عالم نہیں بخشے گا، ایک ظلم وہ ہے جسے بخشے گا،ایک ظلم وہ ہے جسے چھوڑے گا نہیں، پس وہ ظلم جسے خدا معاف نہیں کرے گا وہ شرک باللہ ہے۔بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے، جو معافی کے قابل نہیں ہے،وہ ظلم جسے خداوند عالم معاف کرے گا،وہ ظلم بندوں کا اپنی جانوں پر ظلم ہے،اور وہ ظلم جسے چھوڑے گا نہیں بندوں کا دوسرے بندوں پر ظلم کرنا ہے، پھر ارشادفرمایا ظالم اور اس کے مددگار سب جہنم میں ہوں گے۔ارشادفرمایا ظلم قیامت کے دن کے لیے اندھیرا ہے۔(۱)قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔خداوند عالم ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

محبت یکطرفہ نہیں ہوتی بندہ اللہ سے محبت کا دعویدار اسی وقت ہوسکتا ہے جب اپنے آپ کو حتی المقدور ظلم سے دور رکھے اور اگر بتقاضائے بشریت گناہ ہو بھی جائے تو فوراً توبہ کے ذریعہ اس کا ازالہ کرے۔توبہ کے لیے ہم نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کے ارشاد کو توفیق توبہ میں نقل کر دیا ہے۔

۱۔نہج الفصاحۃ

واغضض ابصارنا عن الفجور، والخیانۃ اور ہماری آنکھوں کو فجور اور خیانت کرنے سے دور رکھ۔ درحقیقت جہاں آنکھیں جسم انسانی میں ایک خاص اہمیت کی حامل ہیں کہ اگر ان میں بینائی نہ رہے تو یہ انسان کی دنیا اندھیر کر دیتی ہیں اور انسان مکمل طور پر دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔انسان کی آنکھیں دل تک پیغام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رسائی کا ذریعہ ہوتی ہیں اسی لیے شریعت نے اس پر بھی پابندی عائد کی ہے، کیا دیکھنا ہے اور کیا نہیں دیکھنا، تا کہ پیغام رسانی میں خیانت نہ ہو اور دل کو عقل کی روشنی میں فیصلہ کرنے میں دشواری نہ ہو، آنکھوں سے مشروع اشیاء کو دیکھا جائے تو نفس انسانی میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔صحیفۂ سجادیہ کی دعامیں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔اللّٰھم طھر قلبی من النفاق اے ہمارے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے ولسانی من الکذب اور میرے زبان کو جھوٹ سے وعینی من الخیانۃ اور میری آنکھ کو خیانت سے فانك تعلم خائنۃ الا عین وماتخفی الصدور کیونکہ بیشک تو خیانت کار آنکھوں کو جانتا ہے اور جو کچھ سینوں میں پوشیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو نفاق سے، زبان کو جھوٹ سے،اور آنکھوں کو خیانت سے پاک رکھے۔(آمین) یہی آنکھیں جب خیانت کار بن جائیں تو انسان کو بدکار بنا دیتی ہیں جبکہ شارع مقدس کی نگاہ میں لذت کے ساتھ نامحرم کی جانب نگاہ کرنے کا جرم زنا کے برابر ہے۔

واسدد اسماعنا اللغو والغیبۃ اور ہمارے کانوں کو لغو یا اور غیبت سے محفوظ رکھنا لغو یعنی بیکار باتوں کا سننا انسان کے معیار کو گرا دیتا ہے جبکہ اہل جنت کی نشانی قرآن حکیم نے یہ بتائی ہے۔لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا (۱) جنت میں لوگ لغو اور جھوٹی باتیں نہیں سنیں گے۔

جہاں تک غیبت کا تعلق ہے یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ جس کے سلسلے میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قرآن حکیم کا واضح اعلان ہے کہ غیبت اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے برابر ہے اس ضمن میں قرآن حکیم کی دو آیتیں پیش کرتے ہیں۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعاً عَلِيْماً (۲) اللہ مظلوم کے علاوہ کسی سے بھی علی الاعلان برا کہنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ ہر بات کا سننے والا تمام حالات کا جاننے والا ہے وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (۳) اور خبردار ایک دوست کے عیب تلاش مت کرو اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اسے برا سمجھو گے تو اللہ سے ڈرو کہ بیشک اللہ بہت بڑا توبہ کا قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔ معصومین علیہم السلام کے اقوال سے استفادہ ہوتا ہے کہ۔ غیبت اتنا بڑا گناہ ہے کہ اگر غیبت کرنے والا توبہ کرلے تو جنت میں جانے والوں میں آخری ہوگا لغو کو علماء تفسیر نے گانے

۱۔ سورۂ النباء آیت ۳۵۔

۲۔ سورۂ نساء آیت ۱۴۸۔

۳۔ سورۂ الحجرات آیت ۱۲۔

بجانے سے بھی تعبیر کیا ہے۔ اور آج کل معاشرے میں یہ بہت عام ہے حدیث سرورکائنات رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس گھر میں گانا بجانا ہوتا ہے وہ گھر تین مصیبتوں سے خالی نہیں ہے۔ (۱) اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (۲) اس گھر میں دعا قبول نہیں ہوتی۔ (۳) وہ گھر ناگہانی آفات سے محفوظ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں ہوتا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ کسی کا عیب اس کے پس پشت بیان کرنا غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔ جبکہ کسی میں عیب نہ پایا جاتا ہو اگر وہ بیان کیا جائے تو اسے تہمت کہتے ہیں اور یہ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔ غیبت کی تعریف ہی یہ ہے کہ کسی مومن کے عیب یا گناہ کو پس پشت بیان کرنا۔ ہاں اگر کوئی شخص علی الاعلان عیب یا گناہ کرتا ہے اور فخریہ لوگوں کے سامنے بیان بھی کرتا ہے یا وہ گناہ معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہو تو غیبت کرنا جائز ہے۔ مثلاً کسی لڑکے اور لڑکی کی ازدواجی نسبت کے وقت اگر کردار معلوم کیا جائے تو عیب بیان کرنا غیبت نہیں، اسی طرح لین دین کے وقت اگر کسی کی خیانت واضح ہو تو پوچھنے پر درست مشورہ دیا جائے۔ تفصیلات جاننے کے لیے شہید محراب آیۃ اللہ العظمیٰ دستغیب کی کتاب (گناہان کبیرہ) ملاحظہ فرمائیں۔

وتفضّل علٰی علمآئنا بالزهد والنصيحة اور ہمارے علماء پر زہد اور نصیحت کرتے رہنے کا فضل فرما۔ سرکار ختمی مرتبت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) وہ عالم جو اپنے علم سے فائدہ پہنچاتا ہے ہزار عابدوں سے افضل ہے۔

(۲) وہ علم جو ظاہر نہ ہو ایسے خزانے کی مانند ہے جو خرچ نہ کیا جائے۔

(۳) جب ایک عالم اپنے علم کے ذریعہ خداوند عالم کی رضا چاہتا ہے تو ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور اگر عالم چاہتا ہے کہ علم کے ذریعہ دولت حاصل کرے تو وہ ہر چیز سے ڈرنے لگتا ہے۔ اللہ اکبر کبیراً۔ جب علماء دنیا کی حرص میں مبتلا ہو جائیں اور علم کو مال کی جمع آوری کا ذریعہ بنالیں تو ان کی زبانیں حق بات کہنے سے قاصر ہو جاتی ہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور اسی طرح وہ اہل زر اور اہل منصب کے آگے خاموش نظر آتے ہیں۔ مصلحتیں ان کے دامن گیر ہوتی ہیں اور وہ حقائق کو نظر انداز کرنے میں ہی خیر جانتے ہیں تو ایسے میں وہ علماء معاشرے میں تباہی و گمراہی کا سبب بن جاتے ہیں اور ہر بات سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ کہیں یہ بات کسی کو بری نہ لگ جائے اور فلاں صاحب ناراض نہ ہو جائیں۔ لیکن علمائے ربانی اس بات سے نہیں ڈرتے اور وہ حکمت علمی کے ساتھ اپنے اخلاق و کردار کی پختگی کے ساتھ حق گوئی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ گو وہ دنیا میں مصائب کا شکار رہتے ہیں لیکن بارگاہ ایزدی اور معصومین علیہم السلام کی بارگاہ میں شرمسار نہیں ہوتے اور دنیا انہیں دیر تک یاد رکھتی ہے۔ اب جبکہ علماء مصلحتوں کا شکار ہو جائیں تو پھر معاشرے کی اصلاح کا خدا ہی حافظ ہے۔ اگر علمائے اسلام پرہیزگاری کے ساتھ اپنے منصبی فریضے کو انجام دیں تو معاشرے کی بے دینی ختم ہو سکتی ہے۔ اس لیے عوام کی راہنمائی یا گمراہی کے دو ہی بڑے محرک ہیں ایک حاکم وقت، اور دوسرے علمائے دین، اگر یہ دونوں فاسد ہو جائیں تو پھر عوام کا خدا حافظ۔ سرکار ختمی مرتبتؐ کا ارشاد گرامی قدر ہے اذا فسد العالم فسد العالم اگر عالم فاسد ہو جائے تو پوری دنیا کے فاسد ہونے کے مترادف ہے۔ اسی طرح فرمایا موت العالم موت العالم عالم کی موت پوری دنیا کی موت کے برابر ہے۔ علمائے حق اگر اپنی ذمے داریوں کو خالصتاً اپنے معبود کی رضامندی اور خوشنودی کی خاطر انجام دیں تو معاشرے میں یقیناً اصلاح کی صورت پیدا ہو سکتی ہے وعلی المتعلّمین بالجهد والرّغبة اور طالبان علم کو کوشش اور رغبت کی توفیق عطا فرما۔ طالب علم اللہ کا ایک ایسا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خصوصی مہمان ہوتا ہے جس کے لیے اللہ نے خصوصی اہتمام فرمایا ہے۔ سرکار سلطان الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی طالب علم طلب علم کے لیے گھر سے نکلتا ہے تو بحکم خدا ملائکہ اپنے پروں کو اس کے قدموں تلے بچھاتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے رزق کی ذمے داری بھی رازق کائنات نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ اگر دوران تحصیل اس کا انتقال ہو جائے تو شہدا کی فہرست میں شامل ہوتا ہے اور اس کے علم کی تکمیل کا بندوبست بھی بارگاہ ایزدی سے ہوتا ہے تا کہ شرف علماء پا سکے لیکن شرط یہی ہے کہ نیت خالص ہو تحصیل علم میں انہماک اور دلی رغبت ہو۔ امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ومتعلّم علیٰ سبیل النجاۃ اور طلب علم کرنے والے نجات کے راستے پر (باقی رہتے ہوئے)۔ سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ العالم والمتعلم شریکان فی الخیر وسائر الناس لاخیر فیھم[1] عالم اور طالب علم دونوں خیر میں شریک ہیں اور باقی لوگ کسی بھلائی میں شامل نہیں۔ آئمہ اہلبیت علیہم السلام کے مکتب سے وابستہ لوگوں کا طرۂ امتیاز علم اور

۱۔ نہج الفصاحہ

طلب علم رہا ہے۔ لیکن آخری زمانے میں اہل علم کا فقدان بڑھ رہا ہے جو باعث تشویش ہے اور طلبا کی بھی کمی ہے۔ جبکہ عالم نما افراد کی بہتات ہے۔ حضرت سیّد الشہداء امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مجاری الامور بیدالعلماء باللہ الأمناء علی حلالہ و حرامہ تمام امور کا نظام علمائے ربانی کے ہاتھوں میں ہونا چاہیے وہی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خدا کے حلال وحرام کے امین ہیں۔ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے سنا امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے اپنے جد بزرگوار حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے طالب علم! بیشک علم بہت سے فضائل کا حامل ہے۔اس کا سر تواضع ہے،اس کی آنکھیں حسد سے مبرا ہیں،اس کے کان فہم (سمجھ بوجھ) ہے،اس کی زبان سچائی ہے،اس کی حفاظت مسلسل جستجو ہے،اس کا دل حُسن نیت ہے،اس کی عقل معرفت اشیاء وامور ہے،اس کا ہاتھ رحمت ہے،اور اس کے پیر علماء کی زیارت ہے،اس کی ہمت سلامتی ہے،اس کی حکمت پاکبازی ہے،اس کا ہاتھ نجات ہے،اس کا رہبر عافیت ہے،اس کی سواری وفا ہے،اس کا اسلحہ کلام کی نرمی ہے،اس کی تلوار رضائے حق ہے،اس کی کمان مدارات ہے،اس کی فوج علماء سے ملاقات ہے،اس کا مال ادب ہے،اس کا ذخیرہ گناہوں سے پرہیز ہے،اس کا راز راہ نیکی ہے،اس کا پانی ترک دنیا ہے،اس کی دلیل ہدایت ہے،اور اس کی دوستی نیکوں سے محبت ہے،اگر علم اس طرح طالب علم کا لباس بن جائے،اور وہ اس لباس کو زیب تن کرلے تو وہ عالم یقیناً معاشرے کے لیے مشعل راہ بن کر خود بھی ناجی اور امت بھی نجات یافتہ ہو جائے۔

وبالمستمعین بالاتباع والموعظة اور سننے والوں کو پیروی اور نصیحت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرما۔علمائے کرام کی مجالس میں نصیحت سننے والوں کا بھی رتبہ ہے بشرطیکہ وہ غور سے سنیں اور اس کی پیروی کریں اور نصیحت کو قبول کریں ہمندرجہ بالا تین مسلسل فقروں سے ایک حدیث کا تسلسل سرکار ختمی مرتبتؐ نے ارشاد

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فرمایا۔کن عالما اومتعلّما اومستمعاً ولا تکن غیرہ، عالم دین بن جاؤ،یا طالب علم بن جاؤ،یا علماء کی مجلس کے سامع بن جاؤ،اس کے علاوہ کچھ نہ بنو۔

سورہ مبارکہ جمعہ میں ارشاد ہے کہ جب نماز جمعہ تمام ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو،معصومؑ فرماتے ہیں کہ فضل الٰہی یہ ہے کہ علماء کے پاس جاؤ اور کسب علم کرو یہی فضل خدا ہے،خداوند عالم ہمیں نصیحت سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔وعلی مرضی المسلمین بالشفآء والراحۃ اور بیمار مسلمانوں کو شفاء اور راحت عطا فرما۔مریض کی صحت یابی کے لیے دعا کرنا اور اس کی عیادت کرنا عبادت ہے،یہ بھی تہذیب نفس کا ایک حصہ ہے۔وعلی موتاھم بالرأفۃ و الرحمۃ اور ان کی اموات کو بخشش اور رحمت سے سرفراز فرما۔

تعلیمات اسلام یہ ہے کہ جو شخص دار فانی سے اُٹھ جائے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس کے عیوب کی پردہ پوشی کی جائے اور اس کو خیر کے ساتھ یاد کیا جائے۔حدیث سرورکونینؐ ہے کہ أذکروا موتاکم بالخیر اپنی اموات کو خیر کے ساتھ یاد کرو اس کا ایک مطلب تو یہ کہ ان کا ذکر اپنی نیکیوں کے ساتھ کرو دوسرے یہ کہ ان کے لیے خیر کے کام کرو۔ان کے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ واجبات کی ادائیگی کرے اور مستحب ہے تمام اولاد کے لیے کہ نماز مغفرت والدین پڑھیں قرآن خوانی کریں اور دیگر امور خیر حسب استطاعت انجام دیں۔

وعلیٰ مشائخنا بالوقار والسکینۃ اور ہمارے بزرگوں کو وقار اور سکینہ (تواضع،انکساری) عطا فرما۔معاشرے میں باوقار بزرگ بقول معصومؑ رسول کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مانند ہوتا ہے۔اس لیے کے ان کا تجربہ آنے والی نسل نو کے لیے رہنما ہوتا ہے۔ میرے استادِ محترم سلمانِ زمانہ عارف آل محمدؑ حضرت آیت اللہ مولانا غلام مہدی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے فرمایا کرتے تھے بزرگوں کے ساتھ نشست و برخاست ان کی عمر کے مطابق تجربات سے آگاہی دیتی ہے۔لہذا تم ان تجربات کو اپنے پلو سے باندھ لو مثلاً ۶۰ سالہ تجربات ہیں تو تم کم عمر ہوتے ہوئے بھی اپنی زندگی کے سفر کو ۶۰ سال سے آگے بڑھ کر جاری رکھ سکو گے۔سرکار ختمی مرتبتؐ نے ارشاد فرمایا۔ بزرگوں کا احترام بھی اس لیے کرو کہ وہ دنیا میں تم سے پہلے آئے ہیں تو نیکیاں بھی تم سے زیادہ ہوں گی،اور بزرگ اپنے سے چھوٹوں کا لحاظ اس لیے کریں کہ وہ دنیا میں ان کے بعد آئے ہیں تو انہوں نے گناہ بھی کم کیے ہوں گے،اس اصول پر عمل پیرا معاشرہ کبھی غیر متوازن نہیں ہوسکتا۔

وعلی الشباب بالانابة والتوبة اور نو جوانوں کو پاکبازی اور توبہ کی توفیق عطا فرما۔کسی شاعر کا مشہور شعر ہے جو ضرب المثل ہے۔

در جوانی پاک بودن شیوۂ پیغمبریست

ورنہ ہرگر بہ بپیری می شود پرہیز گار

جوانی کے عالم میں پاکباز رہنا شیوہ انبیاء ہے،ورنہ بڑھاپے میں تو بلی بھی پرہیز گار ہو جاتی ہے۔اسی طرح کسی اُردو کے شاعر کا شعر بھی ضرب المثل بن چکا ہے۔

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل

مسافر شب کو اُٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امیر المومنین علی علیہ السلام کا فرمان ہے ۔وبادروابالا عمال عمر اناکسہ اومرضا حابسا اوموتا جالسا اور عمل کرنے میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم پر بڑھاپا طاری ہو جائے، یا کوئی مرض تمہیں قید کرلے یا موت ہی آکر بیٹھ جائے ۔ عقل وخرد کا تقاضا یہی ہے کہ انسان کو آئندہ کی فکر لاحق ہو جائے، اور اس فانی دنیا سے دار بقا کی تیاری کرنے میں مصروف ہو جائے۔ میرے استاد محترم حجتہ الاسلام المسلمین مولانا عباس علی نجفی اللہ مقامہ فرمایا کرتے تھے۔ شیطان اتنا چالاک ہے کہ جب غافل نوجوان جوانی برباد کر کے بڑھاپے کی معذوری میں قدم رکھتا ہے تو وہ خود ہی اس کے ہاتھ میں تسبیح دے کر مصلے پر بٹھا دیتا ہے کہ اب آرام کر تو میرے کام کا نہیں رہا۔ اگر توفیق مل جائے اور جوانی میں ہی پاکبازی حاصل ہو جائے تو وہ انسان صاحب کمال ہوتا ہے، اور اگر گناہ سرزد ہو جائے تو پھر توبہ سے غفلت نہ کرے تو بہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر ختم کر دیتی ہے۔

وعلی النساء بالحیاء والعفۃ اور عورتوں کو حیا اور پاکدامنی عطا فرما۔ در حقیقت عورت بنیادی طور پر حیا کا پیکر ہوتی ہے ۔ اگر پاکدامن ہو تو معاشرے کو پاکیزہ افراد مہیا کرتی ہے، حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت میں حیا کے دس حصے ہوتے ہیں۔

ایک حصہ اس وقت زائل ہوتا ہے جب وہ بالغ ہوتی ہے۔

دوسرا حصہ اس وقت زائل ہوتا ہے جب وہ عقد کے لیے ہاں کرتی ہے۔

تیسرا حصہ اس وقت زائل ہوتا ہے جب وہ شب زفاف اپنے شوہر کے یہاں جاتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے۔

چوتھا حصہ اس وقت زائل ہوتا ہے، جب وہ حاملہ ہوتی ہے۔

پانچواں حصہ اس وقت زائل ہوتا ہے، جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے۔

اور باقی پانچ حصے اس کے پاس عفت و پاکدامنی کے ساتھ باقی رہتے ہیں ورنہ زائل ہو جاتے ہیں۔ کائنات میں انبیاء کے گھروں کی خواتین بقیہ عورتوں سے زیادہ شرم وحیا رکھتی ہیں، لیکن آل محمدؐ کے گھروں کی بیٹیاں انبیاء کی بیٹیوں سے زیادہ باحیا اور پاکدامن ہوتی ہیں یعنی حیا اور پاکدامنی میں حدِ کمال پر ہوتی ہیں۔ خوش قسمت ہیں ہماری مائیں، بہنیں کہ انہیں عفت و پاکدامنی کے لیے حیا و شرم کا درس لینے کے لیے ایک مثالی خاتون بننے کے لیے خلاق کائنات عز و جل نے خواتین آل محمد علیہم السلام کو نمونہ عمل قرار دیا۔

پردہ حیا کی علامت ہے، نگاہوں کو جھکا کر رکھنا عفت کی علامت ہے۔ بلا جواز و بغیر عذر شرعی گھر سے باہر قدم نہ نکالنا پاکبازی کی علامت ہے، اور واجبات پر عمل پیرا ہونا اور محرمات سے بچنا مطیع ہونے کی علامت ہے۔ خداوند عالم اس دور فساد میں ہماری خواتین کو ماؤں، بہنوں کو حیاء کی دولت سے مالا مال کر دے۔

تہذیب نو نے قدروں کو پامال کر دیا
شرم وحیا بھی چھین لی فیشن کے نام پر

رزق حرام کھانے کا صارم اثر یہ ہے
عزت لگا چکی ہے نئی نسل دام پر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وعلی الاغنیاء بالتواضع والسعة اور مالداروں کو تواضع اور وسعتِ قلبی عطا فرما۔ فقراء تو اپنے فقر کی بنیاد پر متواضع ہوتے ہیں لیکن مالدار اور صاحب منصب تواضع کرتا ہے تو وہ زیادہ موثر ہوتا ہے معاشرے پر۔ مال کی کثرت اور منصب کی بلندی اکثر انسان کو فرعون بنا دیتی ہے، وہ اپنی دولت کے نشے میں کسی کو کچھ نہیں سمجھتا یہاں تک کہ وہ اپنے پروردگار سے بھی غافل ہو جاتا ہے، واجبات کی ادائیگی کی اہمیت اس کے گناہوں کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر دولتمند کا ایمان بہتر ہو تو دولت سے حقوق بھی ادا کرتا ہے اپنے مالک کی بندگی بجالاتا ہے، اور تواضع اور فروتنی کو اپنا شعار بنالیتا ہے۔ بندگان خدا کے ساتھ حسن سلوک روا رکھتا ہے اور اپنی آخرت کے لیے فکرمند بھی رہتا ہے اور ضرورت مند افراد کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔

وعلی الفقراء بالصبر والقناعة اور فقراء کو صبر اور قناعت کا رزق عطا فرما۔ صبر کی قوت کا اندازہ انسان اس وقت کرسکتا ہے جبکہ وہ قرآن حکیم کی اس آیت پر یقین محکم رکھتا ہو۔ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (۱) بیشک اللہ صبر کرنے

۱۔ سورہ بقرہ، آیت ۱۵۳۔

والوں کے ساتھ ہے۔ صبر مصیبت کے وقت بہت اچھا لگتا ہے سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ الصبر عند المصیبة اولی صبر مصیبت کے وقت اولیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے صابروں کو بشارت دی وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ (۱) اور اے رسولؐ بشارت دو ان صبر کرنے والوں کو جب ان پر مصیبت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آتی ہے۔قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (۲)تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اوراسی کی طرف ہماری بازگشت ہے۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ الصبر للایمان بمنزلة الرأس من الجسد صبر ایمان کے لیے ایسے ہے جیسے جسم کے لیے سر ہوتا ہے۔الصبر نصف الایمان والقین ایمان کله صبر نصف ایمان ہےاور پورا ایمان یقین ہے۔صبر ایک ایسی قوت ہے جو انسان کو دنیا کے آگے سر جھکانے اور ہاتھ پھیلانے سے مستغنی کردیتی ہے۔حدیث رسولؐ ہے کہ صابر دنیا میں ایک مصیبت اٹھاتا ہےاور بے صبرا دنیا میں بھی ذلت ورسوائی کا شکار ہوتا ہےاور آخرت میں باز پرس کی سختی کا صابر کی سب سے بڑی عظمت یہ کہ اللہ نے قرآن میں اعلان کیا ہے کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے جبکہ قناعت میں اللہ نے استغناء رکھی ہے۔ قناعت کرنے والا کسی غیر کے دروازے پر سائل بننے کی ذلت سے محفوظ رہتا ہے، قناعت کا مطلب ہےاللہ عزوجل کی تقسیم پر راضی ہونا۔حضرت ابوذر غفاریؓ کو جب حکمران کے کارندوں نے زبان بندی اور حق گوئی سے روکنے کے لیے مال وزر پیش کیاتو انہوں نے کہا کہ جس مقدار میں تم میرے لیے وظیفہ لائے ہو اتنا ہی تمام

۱۔سورۂ بقرہ آیت ۱۵۵۔

۲۔سورۂ بقرہ آیت ۱۵۶۔

مسلمانوں کو بھی دیا گیا ہے،یا میرے لیے خصوصی وظیفہ لائے ہو تو کارندوں نے کہا کہ یہ صرف آپ کے لیے مخصوص ہے،تو جناب ابوذرؓ نے لینے سے انکار کردیا اور صاف کہہ دیا کہ میں کسی مسلمان کا حق کھا کر اپنا پیٹ نہیں بھر سکتا۔اس پر کارندوں نے پوچھا کہ ہمیں تو تمہارے اس مفلوک الحال گھر میں کوئی ایسی شے نظر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں آتی ہے جس نے تمہیں وظیفہ رد کرنے پر آمادہ کیا، صحابی رسولؐ نے کہا کہ دیکھو یہ سوکھی ہوئی روٹیاں اور نمک ہیں جو میرا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہیں۔ جس نے مجھے تمہارے مال سے مستغنی کر دیا ہے۔

وعلى الغزاة بالنصر والغلبة میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہیوں کی مدد اور غلبہ عطا فرما۔ دفاع اسلام میں میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہیوں کا رتبہ بہت بلند ہے اگر قتل ہو جائے تو شہید اور قتل کر دے تو غازی خداوند عالم نے فرمایا اللہ نے بلند کیا ہے قیام کرنے والوں کے درجات کو بیٹھنے والوں پر۔ وعلى الاسراء بالخلاص والراحة اور قیدیوں کو رہائی اور راحت عطا فرما۔ قیدیوں کی رہائی کی دعا کرنا اور ان کو قید سے چھڑانے کی مال و جان سے کوشش کرنا بھی خوشنودی معبود کا سبب ہے۔ وعلى الامراء بالعدل والشفقة اور حکمرانوں کو عدل کرنے اور (رعیت) پر شفقت کی توفیق عطا فرما۔

آیت اللہ مطہری شہید اپنی کتاب عدالت میں اس طرح کی تعریف فرماتے ہیں کہ ابنی نوع انسان میں وہی شخص صاحب کمال ہے جو دوسرے انسانوں کے بارے میں برا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ ان کے حقوق کو پامال نہ کرتا ہو۔ انسانوں کے درمیان کسی ناروا امتیازی سلوک کا قائل نہ ہو۔ اپنی حکومت اور اقتدار کے دائرہ کار کے تحت موجود افراد کو غیر جانب دارانہ اور عادلانہ نظر سے دیکھتا ہو نیز لوگوں کے درمیان اختلافات اور چپقلش کی صورت میں مظلوم کا حامی اور ظالم کا دشمن ہو۔ ایسے شخص کو ہم قابل تحسین سمجھتے ہیں اور خود اس شخص کو عادل کا نام دیتے ہیں۔ اس کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مدمقابل ایسے شخص کو جودوسروں کے حقوق کو پامال کرے اپنی سلطنت وقدرت کے زیر انتظام افراد کے درمیان ناروا امتیازی سلوک کا قائل ہو، ستمگری کا طرفدار اور کمزور کا دشمن ہو یا کم از کم ستم دیدہ اور ستمگر کے درمیان اختلاف اور محاذ آرائی کی صورت میں غیر جانبدار رہے اُسے ہم ظالم کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔

حدیثِ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔العدل حسن ولکن فی الأمراء أحسن، ألسخاء حسن ولکن فی الأ غیاء أحسن، ألورع حسن ولکن فی العلماء أحسن، ألصبر حسن لکن فی ألفقراء أحسن، ألتوبه حسن ولکن فی الشباب أحسن، ألحیاء حسن ولکن فی ألنساء أحسن عدل اچھا ہے لیکن حکمران عدل کریں تو بہت زیادہ اچھا ہے۔سخاوت اچھی ہے لیکن اگر مالدار کریں تو بہت زیادہ اچھی ہے۔ پاک بازی اچھا عمل ہے لیکن علماء کرام میں ہو تو بہت اچھا، صبر اچھا ہے، لیکن فقیر کریں تو بہت زیادہ اچھا ہے، توبہ اچھی ہے لیکن جوان کریں تو بہت زیادہ اچھی ہے، حیا اچھی ہے لیکن اگر عورتوں میں ہو تو بہت اچھی ہے۔

اسلام میں عدل کی اہمیت

حکمرانوں کا عدل اور عوام کے ساتھ شفقت سے ملک میں امن وامان پیدا ہوتا ہے اور خوشحالی آتی ہے، عدل کی ضد ہے ظلم، مولائے متقیان علی ابن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں۔الملك یبقیٰ مع الکفر ولا یبقیٰ مع الظلم حکومت کفر کے ساتھ تو باقی رہ سکتی ہے مگر ظلم کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتی وعلی الرّعیّة بالا نصاف و حسن السّیرة اور رعیت کو انصاف اور حسن سیرت عطا فرما وبارك للحجّاج والزّوار فی الزّاد

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کو پڑھنے سمجھنے اوراس کے مطلب پرعمل کرنے کی توفیق عطافرمائے۔

دسویں ذمے داری

حقیقی توبہ پر متفق ہونا

اورلوگوں کے حقوق جواس کے ذمے ہوں انہیں ادا کرنا ،حضرت علیؑ علیہ السلام نے توبہ حقیقی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ایک موقع پر جب کسی نے آپ کی محفل میں ''استغفر اللہ'' کہاتو فرمایا تیری ماں تجھ پر ماتم کرے کیاتو جانتا ہے کہ استغفارکیا ہے؟ (کیونکہ استغفاراس کی زبان پہ تھا مگراس کا دل اس سے خالی تھا)حضرتؑ نے فرمایااستغفار چھ چیزوں پر مشتمل ہے۔

۱۔سابقہ کردار پرحسرت وندامت کرنا۔

۲۔ہمیشہ کے لیے ترک گناہ کاقصد کرلینا۔

۳۔لوگوں کے حقوق ادا کرنا تا کہ جب مرے تو بری الذمہ ہوکے جائے اورایسی حالت میں خداسے ملاقات کرے کہ اس کے دوش پرکسی کا حق نہ ہو۔

۴۔جس واجب کوچھوڑاتھااس کی قضا بجالائے۔

۵۔اگراس کا گوشت پوست (کھال) حرام چیزوں سے بڑھا تھاتو آخرت کے ہولناک مناظرکویادکر کےاتنا روئے کہ اس کاچمڑا ہڈیوں سے لگ جائے اوربدن پر پھرسے نیا گوشت پیدا ہو۔

۶۔اپنے بدن کوعبادت کی سختیوں کا ذائقہ چکھائے جس طرح خوشیوں اورمسکراہٹوں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں گناہ سے لطف اندوز ہوا تھا۔

توبہ درحقیقت ایک نعمت پروردگار ہے، معصوم فرماتے ہیں کہ جب کوئی گناہگار اور معصیت کار بندہ توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو خداوند عالمین اتنا خوش ہوتا ہے کہ جتنا کوئی مالدار شخص اپنے گم شدہ مال کے مل جانے پر خوش ہوتا ہے، اس سلسلے میں دعائے کمیل میں امیرالمومنینؑ کا ایک خوبصورت جملہ ہے یا سریع الرضا اغفر لمن لا یملك الا الدعا اے جلدی راضی ہونے والے، بخش دے اسے جس کے پاس دعا کے علاوہ کوئی ملکیت نہیں ہے۔

گیارہویں ذمے داری

ایک مومن کے دوسرے مومن پر حقوق

قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم المسلم علی اخیہ ثلاثون حقاً لا براۃ منہا الا بالاداء أوالعفو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مومن بھائی کے دوسرے مومن بھائی پر تیس حقوق ہیں۔ جس کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں اور ان حقوق میں کوتاہی کی صورت میں معافی مانگے۔

(۱) یغفر زلتہ اس کی غلطی کو معاف کرے۔ انسان غلطی کا پتلا ہے اس سے خطائیں سرزد ہوتی ہیں لغزش ہو جاتی ہے اس لیے ایک مومن کا دوسرے پر یہ حق رکھا گیا ہے کہ لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے تا کہ رشتہ واخوت برقرار رہے۔

(۲) یرحم عبرتہ اس کے غم میں رحم والا سلوک کرے۔ کسی مومن کے غم میں شریک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہونا، اوراس کی دلجوئی کرنا باعث اجر عظیم ہے۔خوشحالی میں تو بہت سے ساتھی مل جاتے ہیں البتہ بدحالی اور پریشانی میں اپنے بھی غیروں والا سلوک کرتے ہیں، واضح رہے کہ کسی مومن کی تکلیف یا مصیبت پر خوش ہونا منافقت کی علامت ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرے کی تشکیل میں یہ حق بتا کر واضح کردیا کہ اسلام کا قانون خودغرضی اور مفاد پرستی کو پسند نہیں کرتا بلکہ اسلام چاہتا ہے کہ تمام مسلمان ومومن بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں، اوران کو خوشحالی اور پریشان حالی میں برابر شریک رہنا چاہیے۔

(۳) ویستر عورته اوراس کے ننگ کوڈھانپے۔یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کرے، اس کے عیوب کولوگوں پر ظاہر نہ کرے، اسلام ایسے افراد کو پسند ہی نہیں کرتا جولوگوں کی برائیوں کو اچھالتے ہیں۔امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔من روی علی المومن روایة یرید بها شنیئه و هدم مروته لیسقط من أعین الناس أخرجه الله من ولا یته الی و لایة الشیطان فلایقبله الشیطان جو شخص کسی مومن کے بارے میں ایسی روایت بیان کرے، اس ارادے سے کہ اس کی توہین ہو، اوراس کی مروت کا پاس نہ کرے تا کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں گر جائے، خداوند کریم ایسے انسان کو اپنی ولایت سے نکال کر شیطان کا دوست بنا دیتا ہے اوراسے شیطان بھی قبول نہیں کرتا۔

(۴) ویقبل عثرته غربت میں اس کی کفالت کرے۔یعنی اگر کسی مومن پر ایسا وقت آجائے کہ وہ محتاج ہو جائے تو اس بات کا انتظار نہ کرے کہ وہ دست سوال دراز

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرے یا دربدر کی ٹھوکریں کھائے بلکہ چاہیے کہ حتی المقدر اس کی کفالت کرے اور اس کا خیال رکھے، خاص طور پر غریب عزیز وا قارب، اور ہمسایوں کا خیال رکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی قدر ہے۔من کان فی حاجة أخیه کان اللّٰه فی حاجته جو شخص اپنے بھائی کی حاجت بر آوری کرتا ہے، خداوند کریم اس شخص کی حاجات کو پورا کرتا ہے۔دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا ومن فرج عن مسلم کربة، فرج اللّٰه عنه بها کربته من کرب یوم القیامة اور جس نے بھی کسی مومن کی پریشانی کو دور کیا۔خداوند تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے قیامت کے دن کی پریشانی سے بچا لے گا۔

(۵) ویقبل معذرته اور اس کی معذرت کو قبول کرے۔کسی مومن کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے برادر مومن کی معذرت کو قبول نہ کرے، امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تمہارے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں آ کر معذرت کرے اور کہے کہ میں نے ایسا نہیں کہا تو قبول کرلو کیونکہ اس سے محبت اور دوستیاں بڑھتی ہیں، معاشرے میں امن وامان قائم ہوتا ہے۔فتنہ پردازی کرنے والوں کو فساد پھیلانے کا موقع بھی نہیں ملتا۔ویسے بھی مشہور مقولہ ہے، العذر عند الکرام مقبول عذرخواہی کریم افراد کے نزدیک قبول ہوتی ہے۔امیر المومنینؑ کے فرمان سے استفادہ ہوتا ہے کہ اپنے مومن بھائی کے امر کو احسن طریقہ پر رکھو یہاں تک کہ اس نے جو کچھ کہا یا کیا ہے تم پر واضح ہوجائے، اور جو بات بھی تمہارا بھائی تم سے کہے اس پر بدگمانی نہ کرو جب تک کہ تم اس میں خیر کا پہلو نکال سکتے ہو۔اس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فرمان سے واضح ہوا کہ مومن کو جھٹلانا بغیر کسی وجہ کے اوراس کی بات پر بدگمانی کرنا قانون فطرت کے خلاف ہےاوراسے اسلام پسند نہیں کرتا ۔

(۶)یـرد غیبتـه بدگوئی کرنے والوں سے اس کا دفاع کرے۔اگرکوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی غیبت کرتا ہوتو اسے روک دو،اس لیے کہ غیبت کرنے یا سننے سے دوبڑے نقصان ہوتے ہیں۔ایک تو غیبت کرنے والااور سننے والے دونوں کی نیکیاں۔جس کی غیبت کی جارہی ہے اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں،اور اس کے گناہ غیبت کرنے اور سننے والوں کے نامہ اعمال میں۔دوسرا نقصان یہ ہے کہ اگر غیبت کرنے والاتوبہ بھی کرلے تب بھی جنت میں جانے والوں میں سب سے آخری ہوگا۔

(۷)ویدیم نصیحته ہمیشہ اس کا خیر خواہ رہے۔ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ وہی سلوک کرے جودوسروں سے اپنے لیے پسند کرتا ہو،خیر خواہی انسان کودنیا وآخرت میں سرخروکرتی ہے بدخواہ انسان معاشرے میں ہمیشہ ذلیل رہتا ہے،اور اس کی علامت یہ ہے کہ کسی کی ترقی پر ناخوش ہونا اور کسی مومن کی بدحالی پرخوشی کا اظہار کرنا،آج کے اسلامی معاشرے کی زبوں حالی کا سب سے بڑا مسئلہ بدخواہی ہے،اور بدخواہی ایسا قبیح عمل ہے جو کہ حسد،کینہ،بغض،چغل خوری،غیبت جیسے امراض کوجنم دیتی ہے،جو کہ انسان مومن کے حسنات کوضائع اوربرباد کردیتی ہے۔ اسلامی معاشرے کے لیےضروری ہے کہ ہرشخص دوسرے مومن کا خیرخواہ ہو۔

(۸)و یحفظ خلته اس سے دوستی کی حفاظت کرے۔دوستی ایک ایسا رشتہ ہے جوکبھی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کبھی خونی رشتوں پر بھاری ہوتا ہے، امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بیس سالہ دوستی رشتہ داری میں بدل جاتی ہے، دوستی کی پہچان تین موقعوں پر ہوتی ہے۔ مولا متقیان امیرالمومنینؑ کا فرمان ہے لایکون الصدیق صدیقاً حتی یحفظ اخاہ فی ثلاث فی نکبتہ وغیبتہ ووفاتہ (۱) دوست اس وقت تک دوست نہیں سمجھا جاسکتا جب تک کہ تین موقعوں پر اپنے بھائی کی نگہداشت نہ کرے۔ مصیبت کے موقع پر اس کے پس پشت اور اس کے مرنے کے بعد دوستی کی حفاظت بہت ضروری ہوتی ہے۔ دوستی میں بدقماش اور فاسق لوگوں کی باتوں کی تحقیق ضروری ہوتی ہے۔ ورنہ وہ چغل خوریوں کے ذریعہ دوستی ختم کرا دیتے ہیں اس لیے اگر کوئی آ کر کسی سے اس کے دوست کے بارے میں کوئی بات کہے تو اس پر اقدام کرنے سے قبل ضروری ہے کہ اپنے دوست سے رابطہ کرے۔ صاحبان منصب، مالدار لوگ خاص طور پر اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، اور فاسق لوگ ان کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

۱۔ نہج البلاغہ۔ قول نمبر ۱۳۴۔

(۱۰) ویعود مرضہ اور بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ مریض کی عیادت کا اسلام میں بہت اجر و ثواب بھی بتایا گیا ہے، اور یہ مومن کا اخلاقی فریضہ بھی ہے کہ وہ اپنے مومن بھائی کی عیادت کرے۔ ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ من عاد مریضاً فجلس عندہ ساعۃ اجری اللہ تعالیٰ لہ اجر عمل الف سنۃ لا یعصی اللہ فیہا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

طرفة عین۔ جس نے مریض کی عیادت کی اور کچھ وقت اس کے پاس بیٹھا تو اللہ تبارک وتعالی اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جیسے ایک ہزار سال عمل کیا اور اس میں پلک جھپکنے کے برابر بھی معصیت الٰہی نہ کی ہو۔

(۱۱) ویشھد میتہ اس کی میت پر تشییع جنازہ کے لیے حاضر ہو جائے۔ قانون اسلامی میں مومن کے جنازے پر حاضری اور اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کی تاکید کی گئی ہے اور اس کا اجر و ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب مومن کو موت کی اطلاع ہو جائے تو مستحب ہے کہ اس کے جنازے میں شرکت کی جائے۔ اس طرح میت کو بھی ثواب ہوگا اور پڑھنے والے کو بھی اور ایک حدیث میں حضرت امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ پہلا تحفہ مومن کی قبر سے اس شخص کے لیے جو تشییع جنازہ میں شریک ہو، طلب مغفرت ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ چھٹے امامؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کسی کے جنازے میں دفن ہونے تک شرکت کرتا ہے، خداوند کریم ۷۰ ملائکہ کو اس پر موکل کرتا ہے کہ وہ قبر سے لے کر وقتِ حساب روزِ جزا تک اس کے ساتھ رہیں اور اس کے لیے طلبِ مغفرت کرتے رہیں۔

(۱۲) ویجیب ودعوتہ اس کی دعوت قبول کرے یا اس کی پکار کا جواب دے۔ جب کوئی مومن کسی مومن کی دعوت کرے تو اسے قبول کرنی چاہیے۔ کیونکہ معصومؑ کا فرمان ہے کہ بخیل آدمی دوسروں کی دعوت اس لیے رد کرتا ہے کہ اسے بھی ایسا ہی کرنا ہوگا۔ ایک دوسرے کی دعوت کرنا اور اسے قبول کرنا یہ معاشرے میں محبت کو بڑھاتی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے اور نفرتوں کو کم کرتی ہے۔ اگر کوئی مومن کسی وقت تمہیں مشکل میں پکارے تو اس کا جواب دو یعنی اس کی حتی المقدور مدد کرو۔ اگر جان بوجھ کر اور قدرت رکھتے ہوئے بھی کسی مومن کی مدد سے غفلت برتی جائے یا اجتناب کیا جائے تو یہ بات خداوند عالم کو بھی ناپسند ہے اور اسکے منتخب بندوں کو بھی ناپسند ہے۔ اگر آخرت میں اور دنیا میں اللہ اور اس کے رسول سے اپنی دادرسی کے خواہاں ہیں تو اس دنیا میں صاحبان ایمان کی پکار پر لبیک کہنا ہوگا۔

(۱۳) یقبل هدیته اس کا ہدیہ قبول کرے۔ جب کوئی مومن بھائی تمہیں ہدیہ دے تو اسے قبول کرو، اور اسے رد نہ کرو، بلکہ اس کے جواب میں اس سے بہتر ہدیہ دو، یہ عمل سنت و تعلیمات معصومینؑ کے مطابق ہے، اس عمل سے محبت، الفت، پیار میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۴) یکافی صلته اس کی نیکی کا بدلہ نیکی سے دے۔ یہ حق مومن انتہائی حساس ہے۔ قرآن مجید میں بھی قدرت نے اس کی جانب توجہ دلائی ہے۔ قانون قدرت ہے۔ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (۱) یقیناً احسان کا بدلہ احسان ہے یعنی نیکی کا بدلہ

۱۔ سورۂ رحمٰن آیت ۶۰۔

نیکی سے دو۔ لیکن عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جس کے ساتھ نیکی کی جاتی ہے وہ بدلہ برائی سے ہی دیتا ہے حضرت امام علی علیہ السلام کا فرمان ہے اتق الشر من أحسنت اليه اس کے شر سے ڈرو جس پر تم نے احسان کیا ہو۔ صاحبان ایمان کو ہرگز احسان فراموش نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ مومن احسان فراموش ہو ہی نہیں سکتا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(۱۵)یشکر نعمته اس کی نعمت کا شکریہ ادا کرے۔یہ ایک اسلامی اصول ہے کہ جب کوئی تم پر کوئی احسان کرے تمہارے ساتھ کوئی نیکی کرے یا تمہیں کوئی نعمت دے تو تمہیں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جب کسی کے دسترخوان پر بیٹھو تو کھانے کے بعد اپنے میزبان کے لیے دعائے خیر کرو یہ کھانے کا شکریہ ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ من لم یشکر الناس لم یشکر الله جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا۔اس حق کی رعایت مؤمن پر لازم ہے۔

(۱۶)یحسن نصرته احسن طریقے سے اس کی مدد کرے۔اسلام کا یہ زریں اصول ہے کہ مومن دوسرے مومن کے کام آئے اچھے وقتوں کے ساتھی تو بہت ملتے ہیں لیکن برے وقتوں کا ساتھی بڑی مشکل سے ملتا ہے۔حقیقت میں ایمان کا پتا ہی مصیبت کے وقت چلتا ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو صبح کرے اس حالت میں کہ وہ مسلمان کے امور کا اہتمام نہ کرے تو وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ہر مومن کا فریضۂ اخلاقی ہے کہ جس طرح بھی اس کے امکان میں ہو اپنے برادر ایمانی کی مدد کرے۔

(۱۷)ویحفظ حلیلته اور اس کے ناموس کی حفاظت کرے۔اسلام غیرت اور حمیت کا دین ہے اسی وجہ سے یہ فریضہ ہر مسلمان کا ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے ناموس کی حفاظت کرے۔اگر معاشرۂ اسلامی میں ہر مسلمان دوسرے مسلمان کی ناموس کی حفاظت کرنے لگے تو یقیناً معاشرہ بہت سی اخلاقی بیماریوں سے پاک ہو جائے گا اور اس طرح خود اس کی ناموس بھی محفوظ ہو جائے گی،دوسروں کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ناموس کی حفاظت صرف غیرت مند ہی کرسکتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میری ناموس کی حفاظت اسی میں ہے کہ دوسروں کی ناموس محفوظ رہے، بے غیرت انسان اس فکر سے بے نیاز ہوتا ہے۔ (ناموس، بہن، بیٹی، ماں، بیوی، بہو وغیرہ پر صادق آتا ہے)۔

(۱۸) ویقضی حاجته اوراس کی حاجت کو پورا کرے۔ یعنی اگر کوئی مومن بھائی کوئی حاجت لے کر تمہارے پاس آئے تو ضروری ہے کہ حسب مقدور اس کی حاجت روائی کی جائے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته جو بھی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے، اللہ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔ یقیناً بندہ ہر لحاظ سے اپنے خدا کا محتاج ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی تونگر کیوں نہ ہو، پھر بھی ایسی حالت میں اگر وہ اللہ کی مخلوق کی حاجت روائی کرے اور بالخصوص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرے تو خدا کی توجہ خاص کا حقدار ہوتا ہے۔

(۱۹) ویشفع مسألته اس کی حاجت میں شفاعت کرے۔ یہ مسئلہ اوپر والے جملے کی تکمیل کر رہا ہے کہ اگر خود حاجت روائی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو بری الذمہ نہیں ہوتا بلکہ اس مسئلے میں وہ اگر کسی سے کہہ سن کر مسئلے کو حل کرنے کی استعداد رکھتا ہو تو وقت نکال کر اس مومن بھائی کی شفاعت اور سفارش کے لیے اقدام کرے، جیسا کہ حدیث میں ہے۔ جس نے کسی مومن کی پریشانی دور کی تو خداوند عزوجل قیامت کے روز اس کی اذیت کو دور کرے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(۲۰)ویسمت عطسته اس کی چھینک پر ''یرحمک اللہ'' کہے۔خداوند عزوجل نے اسلامی معاشرے کی تشکیل میں دعا کو بھی خاص اہمیت عطا فرمائی ہے،کلمۂ خیر و دعائے خیر بہت سے فسادات اور فتنوں کا سدباب کرتی ہے۔اس لیے مختلف مواقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کا حکم دیا ہے،اور اسے عملی طور پر انجام دے کر اپنی سنت قرار دیا۔ملاقات کے وقت سلام قبل از کلام، خیر وعافیت کی دریافت، دسترخوان پر میزبان کے لیے دعائیہ کلمات، چھینکنے کے وقت کہے اللہ تم پر رحم کرے،تو چھینکنے والا عافاك الله کہے،خدا تمہاری لغزشوں کو بخشے وغیرہ۔لیکن آج کے ہمارے معاشرے میں دعا کا سلسلہ ناپید ہو گیا ہے جبکہ پرانے بزرگ اس فریضہ کو بخوبی انجام دیتے تھے۔لیکن جدیدیت اور مغربیت نے تمام دعاؤں اور اقدار کو (ہیلو، ہائے) سے بدل دیا ہے،اور یہ ہائے اسلامی معاشرے پر ایسی پڑی کہ آج دنیا میں امت مسلمہ رسوا ہو رہی ہے،اور اگر یہی صورتحال رہی تو انشاء اللہ حالات اس سے بھی زیادہ خراب ہوں گے،دعا بندے اور معبود کے درمیان ایک خوبصورت وسیلہ ہے،اور مومن کا اسلحہ ہے۔

(۲۱)ویرشد ضلته گمراہی میں اس کی ہدایت کرے۔اگر کوئی مسلمان بے دینی اور بے راہ روی کی جانب قدم بڑھائے،تو اس کے مومن بھائی پر حق ہے کہ اس کو حکمت عملی، اخلاق حسنہ اور تدبر کے ذریعے اس کو گمراہی سے روکے،اس طرح معاشرے کی اصلاح ہو جائے گی۔اور سکون وامن کا قیام ہوگا۔اپنے مومن بھائی کی گمراہی پر خاموشی اور چشم پوشی اختیار کرنا اخلاقی جرم ہے اور معاشرے کے فاسد ہونے کا سبب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے،اس وقت یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اگر یہ گمراہی پھیل جائے گی تو کل میرا بیٹا، بھائی اور میرے ہی گھر کے دوسرے افراد بھی اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔اس وقت پچھتاوا ہوتا ہے مگر بے سود۔

(۲۲)ویرد سلامہ اوراس کے سلام کا جواب دے۔سلام کرنا بجائے خود مستحب ہے مگراس کا جواب دینا واجب ہے۔اگر کوئی شخص تکبر یا ناراضی کے سبب سلام کا جواب نہ دے تو خداوند عالم کی بارگاہ میں گنہگار محسوب ہوگا۔سلام کرنا ایک عبادت ہےاور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔جو شخص سلام کرنے سے قبل کلام شروع کرے اس کی بات کا جواب نہ دو،اور جو تمہیں سلام کرے اس کے سلام کا جواب اس سے احسن طریقے سے دو مثلاً اگر کہے سلام علیکم ورحمۃ اللہ تو جواب میں کہو علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،سلام نفرتوں کو دور کرتا ہے۔سلام کے معنیٰ ہیں میں تمہارے ایمان کی سلامتی چاہتا ہوں۔تمہارے مال واولاد کی سلامتی اور تمہاری جان کی سلامتی،سلام نہ کرنا معاشرے میں فساد کی داغ بیل کا سبب ہوتا ہے۔

(۲۳)ویطیب کلامہ اس کے کلام کو حسن نیت پر محمول کرے یہ بھی اسلامی معاشرے کی تشکیل میں بہترین اصلاحی پہلو ہے۔اگر ایک مومن دوسرے مومن کے لیے حسن نیت اور حسن ظن رکھے گا تو محبت وپیار میں اضافہ ہوگا۔خلوص بڑھے گا۔بدنیتی اور بدگمانی انسان مومن کو ایک دوسرے سے دور کردیتی ہے۔

(۲۴)ویبر انعامہ اس کے انعام پر حسن سلوک کرے۔یعنی اگر کوئی مومن انعام دے تو اس کے جواب میں اس سے بہتر یا کم از کم اس جیسی نعمت اس کے لیے بھی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روا رکھے ۔ہدیہ اورتحائف کا ردوبدل بھی اسلامی معاشرے میں ایک خاص اہمیت کا حامل عمل ہے۔جس سے محبتوں میں اضافہ اورنفرتوں کا خاتمہ ہوتا ہے ۔

(۲۵)ویصدق أقسامه اوراس کی قسم کی تصدیق کرے ۔یعنی اگر وہ قسم کھا کر کوئی بات کہے تو اس کی قسم کو رد نہ کرے اوراسے جھوٹ پر محمول نہ کرے ۔البتہ یہ بات اسلام میں پسندیدہ نہیں ہے کہ آدمی غیر ضروری بات پر قسم کھائے ۔اس لیے کہ زیادہ قسم کھانا منافقوں کی علامات میں سے ہے ۔لیکن اگر ضروری سمجھے اورلازم ہوجائے کہ قسم کھا کر اپنی بات کو ثابت کرے تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

(۲۶)ویوالی ولیه ولا یعادیه اوراس کے دوست کو دوست رکھے اس کے ساتھ دشمنی نہ رکھے ۔ایک مومن کا دوسرے مومن پر یہ حق بھی اسلامی معاشرے میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے اس طرح حقوق کی پاسداری بھی ہوتی ہے،اورحق دوستی بھی ادا ہوتا ہے،اسی طرح ایک اورحق کا پتا چلتا ہے کہ جب ایک دوست دوسرے دوست سے دوستی کا سلوک روا رکھتا ہے،اوراس کے دوست سے دشمنی نہ کی جائے،تو یہ بات بھی لازم ہے کہ دوست کے دشمن سے بھی دوستی نہ کی جائے،اس مقام پر سمجھنا چاہیے کہ جب عامة المسلمین پر یہ حق رکھا گیا ہے تو خوداللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کو ضائع کرنا کب جائز ہوگا،اور جو خدا اور رسول کے حق کو پامال کرے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا ۔

(۲۷)وینصره ظالما أو مظلوما اوراس کی مدد کرے ظالم اورمظلوم دونوں حالتوں میں ۔ بظاہر تو اس فرمان میں ایسا معلوم ہوتا ہے کی ظالم مسلمان کی بھی مدد کی جائے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اورمظلومی کے عالم میں بھی اس کی مدد کی جائے۔لیکن ایسا نہیں ہے،مسئلہ یہ ہے کہ ظالم ہونے کی صورت میں مدد کا حکم یہ بتلا رہا ہے کہ اس کو ظلم کرنے سے روک کر اس کی مدد کی جائے ،اور جب اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی حمایت کر کے اس کی مدد کرے،ظالم کو ظلم سے روکنا اور دور رکھنا یہ ظالم کی مدد ہے،اگر انسان غور وفکر کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس فرمان میں اللہ کے رسولؐ نے کیسی حکمت بیان فرمائی ہے۔ اس فرمان میں معاشرے کو ظلم وبربریت سے پاک رکھنے کا سلیقہ سکھایا ہے،ہمارے معاشرے میں تو عام طور پر اگر ظالم سے دوستی ہے تو ظلم کرنے پر اسے بہادری اور شجاعت کا تمغہ امتیاز دیا جاتا ہے،اورمظلوم کے لیے نازیبا الفاظ روا رکھے جاتے ہیں اور ظلم نہ کرنے والے کو بزدل کہا جاتا ہے،جب کہ اسلام عفوو درگزر کا دین ہے معاشرے میں امن وسکون پیدا کرنے کے لیے ظلم کو روکنا اور مظلوم کی حمایت کرنا ضروری ہے۔وصیت امیرالمومنینؑ کا جملہ ہےکونا للظّالم خصماً وللمظلوم عوناً اے!حسنؑ اور حسینؑ ظالم کے دشمن رہنا،اور مظلوم کے مددگار۔

(۲۸)یعینه علی أخذ حقه اس کے حق کو حاصل کرنے میں اس کی مدد کرنا۔آج کے معاشرے میں طاقتور غاصب کی کسی تعلق داری کی بنیاد پر مجرمانہ خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔یا اپنے آپ کو مشکلات سے بچانے کیلیے غیر جانبداری کے نام پر کنارہ کشی اختیار کی جاتی ہے۔جس کے نتیجے میں غاصبوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں، اوراس طرح کمزور افراد کے حقوق پامال کیے جاتے ہیں،اسلام اپنے معاشرے کے تمام افراد پر حق کے حصول میں ایک دوسرے کی مدد و معانت کے قانون سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تمام افراد کے حقوق کی پاسداری چاہتا ہے، تا کہ ہر ایک اپنا حق پائے اور معاشرے میں عدل وانصاف کا پاکیزہ نظام قائم رہے۔

(۲۹۔۳۰) ولا یسلّمہ و یخذلہ نہ اسے دشمنوں کے سپرد کرے، اور نہ ہی اسے (بے یار و مددگار) چھوڑے۔ یہ فرمان بھی ماقبل فرمان کے تابع ہے اور اس میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو حقوق کے حصول میں نہ تنہا چھوڑے اور نہ ہی اسے ظالم کے سپرد کر دے۔ آج پوری دنیا میں مسلمان جو ذلت کا شکار ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ ممالک دوسرے مسلم ممالک میں مسلمانوں پر ظلم ہوتا دیکھ کر یا تو خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں یا غیر مسلموں یعنی یہود و نصاریٰ کے خوف سے اپنے اندر سکت نہیں پاتے کہ کچھ کریں، خدا کا خوف دل میں نہیں رہا۔ لیکن مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ غیر مسلم قوتیں یکے بعد دیگرے مسلم امت کو ظلم کا نشانہ بناتی رہتی ہیں جس کے عنوانات مختلف ہیں، اور جب کہیں مسلمان اپنے حق کی آواز بلند کرتا ہے تو اُسے دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے، اور حد یہ کہ ان کے پٹھو مسلمان حکمران یہود و نصاریٰ کے دہشت گردوں کے ہم آواز ہو جاتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج انفرادی حقوق سے لیکر اجتماعی حقوق تک مسلمان خود بھی ایک دوسرے کو محروم کرتے ہیں اور دشمنوں کے ہاتھوں رسوا بھی ہوتے ہیں۔ خداوند عالم امت مسلمہ کو اس ذلت ورسوائی سے نجات عطا فرمائے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.com